نقاشی

عرف

پیپر میشی

مصنفۂ

سید مرتضیٰ رضوی

اتر پردیش اردو اکادمی، لکھنؤ

Marfat.com

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

Marfat.com

Marfat.com

سلسلہ مطبوعات ۱۳۶

نقاشی

عرف

پیپر میشی

ذخیرہ محمد اقبال مجددی

مصنفہ

سید مرتضیٰ رضوی

سابق پیپر میشی آرٹ انسٹرکٹر

سرینگر۔ کشمیر

اتر پردیش اُردو اکادمی، لکھنؤ

Marfat.com

© اتر پردیش اردو اکادمی

136811

نقاشی عرف پیپرمیشی

سید مرتضیٰ رضوی

پہلا ایڈیشن ۱۹۸۳

تعداد ۱۰۰۰

قیمت ۵ روپے

ستیش چندر سریواستو سکریٹری اتر پردیش اردو اکادمی نے نشاط پریس (ٹانڈہ) سے چھپواکر بلہرہ ہاؤس، قیصر باغ، لکھنؤ ۲۲۶۰۰۱ سے شائع کیا۔

Marfat.com

شیر کشمیر
شیخ محمد عبداللہ کی یادوں کے نام

ع: سوختن بر شمعِ کشتہ، کارِ ہر پروانہ نیست

سید مرتضیٰ

Marfat.com

ترتیب

معروضات	
پیش لفظ	۶
ترغیب	۷
نقاشی	۹
نقاشی • ڈرائنگ •	۱۰
نقاشی کے فائدے	۱۰
مساحت (جیومیٹری)	۱۳
خطوط	۱۴
زاویے	۱۵
اضلاع اور حدود	۱۶
دائرہ	۱۷
عملی کام	۱۸
عملی مساحت	۲۳
پھول بوٹوں کی خاکہ کشی	۳۱
عملی کام	۳۱
علم مناظر کشی	۶۷
سانچا	۷۲
ساختہ سازی کے لیے سامان	۷۴
ساختہ سازی کے لیے سامان	۷۶
ساختہ	۸۲
گتہ کے ساختہ کی تیاری	۸۲
سِل بٹّا	۸۶
گچ	۸۸
گچ لپائی	۸۹
حریزہ	۹۲
رنگ	۹۵
رنگوں کی تیاری	۱۰۳
طرح کی خاکہ کشی	۱۰۷
رنگ آمیزی	۱۱۰

Marfat.com

معروضات

پیپر میشی کا فن کشمیر میں کب سے رائج ہوا ہوگا یہ بتانا بہت مشکل ہے۔ اگرچہ اس کا نام بتاتا ہے کہ یہ نام انگریزوں کی آمد کے بعد ہی ملا ہوگا۔ تاہم کشمیر میں نقش ونگار، سوزن کاری، شال بافی اور اس طرح کی جملہ صنعت وحرفت، کشمیریوں کے خون میں رچی بسی ہے جس کا سلسلہ مقامی ہونے کے ساتھ ساتھ، تاشقند، بخارا اور سمرقند کے علاقوں سے بھی جا ملتا ہے۔ یہ فن کشمیر کا مقامی فن ہے۔ گر یہ دلچسپیاں وسطی ایشیا کے مذکورہ بالا علاقوں تک پہنچ گئی ہیں۔ تاہم پیپر میشی کا فن صرف کشمیر ہی میں اتنی اہمیت کا حامل ہے۔ چینی صنعتوں میں بھی پرانے وقتوں میں اس طرح کے نمونے مل جاتے ہیں۔ اس نقاشی اور مصوری کی حدیں اتنی قریب ہیں کہ مصور کی دوسری منزل ہم پیپر میشی کو سمجھتے ہیں۔ مخصوص طور پر اس علاقے میں، اس فن کے ترقی پانے کے بہت سے اسباب ہیں جنہیں تہذیبی، جمالیاتی اور معاشی صورتوں تک پھیلایا جا سکتا ہے۔ پھر قدرت کی گلکاریاں اور حسین مناظر نے وادیٔ کشمیر میں جو فطری جمالیاتی ذوق پیدا کیا ہے اسے بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ کشمیری نقاشی اور نازک صنعتوں کو جو اہمیت حاصل ہے وہ ایران اور چین کے علاوہ شاید ہی کہیں ملتی ہو۔ پھر پیپر میشی کا جواب کہاں۔ ان دلچسپیوں سے اہل کشمیر کے ذوق جمال کا کچھ اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

یہ کتاب اسی نقطۂ نظر سے لکھی گئی ہے۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ اسے کشمیر کی کلچرل اکیڈمی ہی شائع کرتی۔ مگر اس اکیڈمی نے اپنے متعدد پروگراموں کی بھیڑ میں اس کتاب کے انتخاب میں تعجیل نہ کی۔ اسی درمیان میں میری ملاقات ڈاکٹر سید محمد عقیل پروفیسر اور صدر شعبۂ اردو، الہ آباد یونیورسٹی سے ہوئی جنھوں نے مجھے مشورہ دیا کہ میں اس کتاب کو اترپردیش اردو اکیڈمی کو بھیج دوں۔ اترپردیش اردو اکیڈمی ایسی بہت سی علمی ادبی اور تہذیبی کتابیں شائع کرتی ہے۔ ڈاکٹر عقیل صاحب نے اس کتاب کے لیے اترپردیش اردو اکیڈمی سے سفارش بھی کی اور اس طرح یہ کتاب اب حلیۂ طبع سے آراستہ ہو رہی ہے۔ اس کتاب کے تین حصے ہیں بصرف ایک حصہ اردو اکیڈمی شائع کر رہی ہے۔ میں اترپردیش اردو اکیڈمی اور اسکے ارباب حل وعقد کا بیحد مشکور ہوں کہ نقاشی کے فن پر اردو میں یہ پہلی کتاب شائع کر کے اس نے مجھ پر اور اہل کشمیر پر بڑا احسان کیا ہے کیوں کہ اس فن کا خصوصی فائدہ اہل کشمیر ہی اٹھائیں گے۔

سید مرتضیٰ رضوی
جلالی منزل نو شاہی مسجد سرینگر کشمیر

یکم دسمبر ۱۹۸۲ء

Marfat.com

پیش لفظ

اُتر پردیش اردو اکیڈیمی نے اس درمیان بہت سی علمی اور ادبی کتابیں شائع کی ہیں۔ ایسی کتابیں بھی جو اب اردو دنیا سے نایاب ہوتی جا رہی تھیں۔ کچھ ایسی ہیں جن کے صرف چند نسخے باقی رہ گئے تھے کہ انہیں صرف حوالوں ہی میں تلاش کیا جا سکتا تھا۔ مگر عام قاری کی نظروں سے یہ کتابیں اوجھل تھیں۔ میرا خیال ہے کہ اکیڈمی کا یہ بھی ایک اہم کام ہے کہ نئی کتابوں کے ساتھ ساتھ اہم نایاب کتابوں کو پھر سے شائع کرے اور یہ کام ہم کر رہے ہیں۔ پھر ادبی کتابوں کے ساتھ ہمارا یہ پروگرام بھی ہے کہ فنون لطیفہ، مصوّری اور موسیقی پر بھی اردو میں کتابیں شائع ہوں۔ صنعت و حرفت پر بھی کتابیں لکھوائی جائیں تاکہ اردو کا مکمل ادبی اور تہذیبی ارتقا ہو سکے اور اس ادب میں ایک طرح کی ہمہ جہتی پیدا ہو۔ یہ تصوّر کہ اردو ادب، صرف، شعر و شاعری اور چند داستانوں اور افسانوں کا نام ہے۔ اس تصور کو اس طرح بدلا جا سکتا ہے کہ اردو اکیڈمی، ہر علم و فن کی کتابیں شائع کرنے میں کوشاں ہو۔

"نقاشی عرف پیپرمیشی" کشمیر کے فن نقاشی، کے ایک استاد کی کتاب ہے۔ جو کشمیر کے ایک فن "پیپرمیشی" پر لکھی گئی ہے۔ سید مرتضٰی صاحب چوں کہ اس فن کی تعلیم دیتے رہے ہیں اس لیے ان سے بہتر، ہمیں اور کون مل سکتا تھا۔ ہم نے ان کی اس کتاب کا انتخاب اس لیے کیا کہ یہ اشاعت، اکیڈمی کی ہمہ جہتی اشاعت کی طرف ایک اور قدم ہوگا۔

ہمارے علم و اطلاع کے مطابق فنِ پیپرمیشی پر یہ اردو میں پہلی کتاب ہے جسے شائع کرنے کا فخر اتر پردیش اردو اکیڈمی کو حاصل ہے۔

محمود الٰہی

چیرمین

اتر پردیش اردو اکیڈمی

لکھنؤ

۵ جنوری ۱۹۸۳ء

Marfat.com

ترغیب

یوں تو دنیا کے ہر گوشہ میں دست کار یا فن کار طرح طرح کے کام انجام دیتے ہیں۔ لیکن ہر قسم کی فن کاری کے تحت کوئی بھی چیز تیار کرنے کی مہارت ہونی لازمی ہے۔ اس سلسلہ میں یورپی فن کار اعلیٰ قسم کی ٹریننگ حاصل کرکے اپنے اپنے متعلقہ فنوں کی دھاک بٹھانے والے ہوئے ہیں۔

اس کے برعکس کشمیر کے فن کاروں یا دست کاروں کو نہ کہیں باضابطہ تربیت حاصل کرنے کا کوئی انتظام ہے نا ہی آج کل کے مشینی دور میں کوئی مشینی امداد مہیا ہے (جیساکہ یورپی فن کار استعمال کرتے ہیں) تاکہ ہر کام کی تیاری میں جلدی ہونے کے علاوہ یکسوئی اور صفائی لانے میں مدد مل سکے۔ پھر بھی کشمیری کاریگر اپنی محنت شاقہ سے ایسے نادر نمونے بناتے ہیں جنہیں دیکھ کر کشمیر سے باہر تمام لوگ کشمیریوں کی ذہانت پر انگشت بدنداں رہ جاتے ہیں۔ دست کاریوں کے قدرداں یورپی عوام جب کشمیر آتے ہیں تو ایسے کاریگروں کو اپنی نگاہوں سے دیکھ کر اپنے یقین کو مستحکم کرتے ہیں اور اُن کے دلوں میں ان کشمیری دست کاروں کی قدر و منزلت کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ یورپی کاریگروں اور فن کاروں کا کشمیر میں آکر یہاں کے کاریگروں کو خراج تحسین دینے پر کیا یہ تاثر لیا جائے گا کہ وہ خود کاریگر نہیں ہیں (اس لیے وہ یہاں آکر اپنے سے اعلیٰ کاریگروں سے ملتے ہیں اور اپنے اپنے ملکوں میں فخراً کشمیری فن پاروں کو حاصل کرنے کے لیے نقدی نہ ہونے کی صورت میں اپنی من چاہی اشیا کا تبادلہ کرتے ہیں اتنا ہی نہیں بلکہ یہ کشمیری چیزیں اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کو تحفتاً دینے میں فخر محسوس کرتے ہیں) یہ لوگ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ اس سوال کا مختصر جواب یہ ہے کہ کشمیری کاریگر بغیر مشینوں اور سائنٹیفک

Marfat.com

ٹریننگ کے ایسے فن پاروں کو پیش کرتے ہیں جو مشینوں سے کام لینے والے ماہرین کے لیے حیرت انگیز ہے۔ یہ نمونے دیکھ کر یورپ کا ریگروں اور فنی نقادوں کی عقل دنگ رہ جاتی ہے کیوں کہ وہ کوئی بھی معمولی سا کام بغیر کسی خاکہ یا ڈرائنگ کے انجام نہیں دے سکتے۔ یہاں پھر ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ کشمیری کاریگر تمام طرح کی ڈیزائین کو کیسے بغیر کسی خاکہ کشی کے انجام دیتے ہیں۔ ایسا صرف مختلف "طروح" ڈیزاین کے خاکوں پر مشقیں کرنے سے ہی ہو سکتا ہے۔ جب کہ طروح کے خاکے ازبر ہوتے ہیں تو خود بخود آزاد دستی کے تحت بغیر کسی خاکہ کے "طروح" کی تکمیل ہو سکتی ہے۔ اس طرح ظاہر ہے کہ کشمیر کے اس ورثے کو قائم رکھنے کے لیے پوری ذہانت کے ساتھ سخت محنت کی ضرورت ہے جو ایک باعزت اور مہذب شہری کے لیے اچنبھے میں ڈالنے والی بات نہیں بلکہ ایک عقل مند انسان کو اس نکتہ پر سوچنے پر مجبور کر سکتی ہے کہ کیا وہ ایسا باعزت پیشہ اختیار کر کے اپنی اور وطن کی عزت و توقیر بڑھا سکتا ہے۔ یا اس کے برخلاف اپنے اسلاف کے ورثے گنوا دے۔ جہاں تک کشمیری نوخیزوں کا تعلق ہے وہ اپنے اسلاف کے ورثہ کو بچانے کے لیے فکر مند ہیں۔ اسے مزید ترقی دینے کے لیے کوشاں ہیں۔ لیکن اس کے لیے ترغیب کی ضرورت ہے۔ یہ ترغیب انہیں اسکولوں میں باضابطہ صنعتی تربیت دینے سے ہی مل سکتی ہے۔ جہاں ان کا ماٹو MOTTO یہ ہونا چاہیے "در ہنر کوش گر تو دارای ہوش"۔

سری نگر۔ کشمیر۔ جنوری ۱۹۸۳ء

سید مرتضیٰ رضوی

Marfat.com

نقاشی

جیسے جیسے زمانہ ترقی کرتا ہے سجاوٹ اور آرائشی سامانوں کو ہی کیا، روزمرہ ضرورتوں کی اشیاء کو مختلف اقسام کے نقش نگاروں سے سجایا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ پھول بوٹوں یا نقوش سے آراستہ کپڑے جو صرف عورتوں کے لیے مختص تھے۔ زیبائش تن کو اضافہ کرنے کے لیے مردوں کو بھی استعمال کرنے پر آمادہ کیا۔ غرض جو چیز وجود میں آتی ہے کسی نہ کسی نباتات و جمادات، چرند و پرند، انسان و حیوان کو منظری یا غیر منظری صورت میں رواں دواں آرائش کیے بغیر نہیں آتی۔ حقیقتاً یہ چیزیں آرائش یا زیبائش کے بغیر سیدھے سادے طور پر دل کو نہیں بھاتیں۔ دنیا کی ان چیزوں کو جو ہماری نظروں سے گذرتی ہیں۔ یہ نقش و نگار اور زیبائش مہیا کرنے والے ہم (نقاش) ہیں۔ یہ نقاشی کیسے کی جاتی ہے؟ اس کے سمجھنے اور سیکھنے کی خاطر علم کی ضرورت ہے۔

ایک مبتدی نقش نگاروں یا پھول بوٹوں کی بناوٹ اور سجاوٹ پہلے نقل کی صورت میں سیکھتا ہے اور دھیرے دھیرے فہم و فراست میں اضافہ ہونے پر اپنے خیال و گمان کے مطابق قدرتی اور غیر قدرتی پیداواروں کو ترتیب دے کر نئے نئے نقشے تیار کرکے دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے۔ قدرتی اور غیر قدرتی اثمار و اشجار کی نقل کرنا اور ان کو مختلف حد بندیوں میں آراستہ کرنا بجائے خود ایک فن ہے جس کے سیکھنے کی خاطر کسی معیار کا ہونا لازمی ہے۔

جس طرح بچہ ابتداءً چل نہیں سکتا اور اسے ہاتھ تھام کر چلانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اور کئی دنوں تک ایسا کرنے کے بعد وہ پھر خود چلنا سیکھ جاتا ہے۔ اسی طرح ہر کام کے سیکھنے کا ایک طریقہ اور ڈھنگ ہوتا ہے۔ جس قسم (کپڑے، کاغذ، لکڑی، سونا، چاندی، پیتل وغیرہ) پر کسی بھی قسم کی نقش نگاری (خواہ پھول بوٹوں، چرند و پرند۔

Marfat.com

انسانی صورتوں قدرتی یا غیر قدرتی منظروں وغیرہ کی) کرنی ہوتی ہے اسے وہی کر سکتا ہے جو ایسا کرنے کی قدرت رکھتا ہے اور ایسی ہی قدرت یا لیاقت رکھنے والا نقاش ہے جس نے اپنی مشق سے نقاشی کا ایسا ہنر حاصل کیا ہے۔

"نقاشی" ڈرائنگ

بولنے اور لکھنے کی طرح (ڈرائنگ) نقاشی بھی ایک قسم کا طریقۂ اظہار ہے۔ بولنے میں آوازوں کے ذریعہ ہم اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔ لکھنے میں خاص مقررہ حروف کے ذریعہ آوازوں کا اظہار کرتے ہیں۔ جب کہ ڈرائنگ میں خود اشیاء کا نقشہ اتار کر مقصد کا اظہار کرتے ہیں۔ لکھنے اور ڈرائنگ میں ہم اپنی آنکھوں اور ہاتھوں کو استعمال کرتے ہیں۔ مگر بولنے میں صرف اپنی زبان کو۔ جب کہ لکھنا اور ڈرائنگ دوسری طرح بھی مشابہہ ہیں۔ یعنی دونوں کے ذریعہ ہم اپنے خیالات کو کاغذ پر ظاہر کر سکتے ہیں۔ اور دیگر اشخاص تک پہنچا سکتے ہیں۔ خیالات کو دوسرے اشخاص تک پہنچانے کا ذریعہ ہونے کے لحاظ سے ڈرائنگ کو تحریر سے بہتر کہہ سکتے ہیں۔ کیوں کہ لکھنا تو انہیں لوگوں کی سمجھ میں آتا ہے جو اس خاص زبان کے حروف سے واقف ہوں۔ مگر ڈرائنگ صرف آنکھوں کی مدد سے سمجھی جا سکتی ہے اور دیکھنے والے میں ذوق اور حس موجود ہو۔

نقاشی کے عملی فائدے

نقاشی (ڈرائنگ) کے بہت سے عملی فائدے ہیں۔ ڈرائنگ کی قابلیت رکھنے والے اور غیر قابلیت والے انسانوں میں بڑا فرق ہوتا ہے جیسا کہ ان دو دست کاروں میں ہوتا ہے۔ جن میں سے ایک تو دوسرے کاریگروں کی نگرانی بھی کر سکتا ہے اور دوسرا صرف کسی لائق استاد کے ماتحت رہ کر اپنا کام کرتا ہے۔ چونکہ اول الذکر دست کار میں جلدی سے خاکہ کھینچ لینے کی قابلیت ہوتی ہے۔ اس لیے جس شے یا اس کے کسی جزو کو دیکھتا ہے، فوراً اس کا نقشہ اتار سکتا ہے۔ جو خاکے یا نقشے دیگر اشخاص اس کے پاس بھیجتے ہیں۔ انہیں

Marfat.com

فوراً ایک نظر میں سمجھ سکتا ہے۔ اور اپنے خیالات کا بھی ایسا نقشہ اتار سکتا ہے جو دوسرا دست کار یا اس کے نگراں و مالکان فوراً بآسانی سمجھ سکتے ہیں۔ لیکن جن اشخاص کو ڈرائنگ آتی ہے۔ ان میں صرف یہی قابلیت نہیں ہوتی کہ وہ خود جلدی سے اشیاء کے خاکے کھینچ لیں۔ یا دیگر اشخاص کے کام کو سمجھ سکیں۔ بلکہ اشیا اور دیگر اثمار کے نقشے کھینچنے کی متواتر کوششوں میں انہیں اشیاء کا بغور مطالعہ کرنا اور ان اشیاء کے مختلف حصوں کے محل و مقامات کو باحتیاط تمام مقابلہ کر کے دیکھنا پڑتا ہے۔ مختلف حصوں اور اجزا کا باہمی مقابلہ کرنا اور طول و عرض کا نہایت صحت کے ساتھ ٹھیک ٹھیک اندازہ لگانا ہوتا ہے۔ ان تمام کاموں میں آنکھوں اور نظر کو متواتر کام میں لانا پڑتا ہے اور اس طرح اس حس کی خوب تربیت ہوتی ہے۔ بلکہ وہ اشیا کا صرف بغور مشاہدہ ہی نہیں کرتے، کاغذ پر ان کا نقشہ بھی اتارتے ہیں اور یہ کام کرتے کرتے انہیں اپنے ہاتھوں کے اعصاب پر رفتہ رفتہ اتنا قابو ہو جاتا ہے کہ وہ آنکھ کے اشاروں پر چلنے لگتے ہیں پس ہم دیکھتے ہیں کہ ڈرائنگ سیکھنے سے ہاتھ اور آنکھ دونوں کی تربیت ہوتی ہے۔ اور طلبا کو اشیاء کے حصوں اور ان کی شکل و صورت کا جلد اور صحت کے ساتھ مشاہدہ کرنا آجاتا ہے۔ اشیاء کا نقشہ اتارنے وقت بھی طلبا اپنے کام میں محو ہو جاتے ہیں۔ ٹھیک اور صحیح نقشے کھینچنے کی کوشش میں رہتے ہیں اور اس کوشش میں ان کی توجہ کو تقویت پہنچتی ہے۔ اس کے علاوہ طلبا کو کبھی متواتر کسی شے پر نظر ڈالنی پڑتی ہے اور کبھی اس کے نقشے پر۔ اس طرح اس کی صورت بار بار نظر کے سامنے آتی ہے۔ اشیا کے حصوں کا نقشہ کھینچتے وقت ان میں اور ان کے خاکوں میں ایک تعلق پیدا ہوتا ہے۔ پس اس قسم کے تعلق اور تکرار سے قوت حافظہ کو بہت فائدہ پہنچتا ہے۔ علاوہ ازیں نقشے کے ہر حصے کا اصل سے مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ اور یہ فیصلہ بھی کرنا ہوتا ہے کہ ہر ایک خط کہاں سے شروع ہونا چاہیے اور کس طرف اس کا رخ ہونا چاہیے، کہاں اس کا خاتمہ ہونا چاہیے اور یہ کہ آیا یہ خط اصل کو ٹھیک طور پر ظاہر کرتا ہے یا نہیں۔ اس طرح طلبا کی قوت فیصلہ کی تربیت ہوتی ہے۔ مگر ڈرائنگ کا یہیں خاتمہ نہیں ہوتا۔ کیوں کہ صرف اشیاء کے خاکے ہی نہیں کھینچنے پڑتے ہیں بلکہ بعض اوقات نئے نقشے اپنی اپج سے بھی تیار کرنے پڑتے ہیں۔ اس قسم کے نقشے کھینچنے میں خیالات کو یکجا کر کے قوت متخیلہ سے کام لینا پڑتا ہے۔ آذی

فائدہ یہ ہے کہ مختلف حصوں کے تناسب اور رنگوں کی موافقت کا مشاہدہ کرنے سے رفتہ رفتہ اشکال کی خوب صورتی عمدہ اور بھلی لگتی ہے۔ جس سے تربیتِ مذاق میں اضافہ ہوتا ہے۔ پس ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ڈرائنگ سے ہاتھ اور آنکھ کی تربیت ہوتی ہے، قوت مشاہدہ بڑھتی ہے، توجہ تقویت پاتی ہے، قوت حافظہ زیادہ ہوتی ہے قوت فیصلہ کی ترقی ہوتی ہے۔ اکثر اوقات متخیلہ بھی استعمال کی جاتی ہے۔ اور رفتہ رفتہ طلبا کا مذاق بڑھتا ہے اور شعور کے پختہ ہو جانے پر وہ ایک ماہر فن کار بن جاتا ہے۔

Marfat.com

مساحت (جیومیٹری)

جب ہم کوئی منقش چیز دیکھتے ہیں جس کو عرف عام میں پیپر میشی (PAPIER MACHE) کہتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ پیپروں کو بنانے کے لیے خاکہ کشی کی کتنی ضرورت ہے۔ ہر کام یا ہنر کے لیے اصول ہوتے ہیں جن اصولوں کے تحت کوئی بھی کام صحیح طریقہ پر انجام پاتا ہے۔ اسی طرح نقشہ کشی کے لیے بھی بہت سے اصول وضع کیے گئے ہیں۔ جن کو جیومیٹریکل یا مساحتی اصول کہتے ہیں۔ کیوں کہ ان ہی اصولوں کے تحت ہمارے ہنر کا ہر نقشہ تیار ہوتا ہے اس لیے ہم بھی ان اصولوں کا اعادہ کردیں جو اصول اس ہنر کو انجام دینے کے لیے ضروری ہیں۔ ان اصولوں کو عملی شکل دینے کے لیے چند اوزاروں کی ضرورت ہے جن کے نام اور تعریفیں ذیل میں دی جاتی ہیں۔

(۱) پنسل:۔ نقشہ کشی کے ہر کام کو انجام دینے کے لیے بہت ضروری ہے۔ اسے نہ زیادہ سخت ہونا چاہیے اور نہ زیادہ نرم۔

(۲) ایک فٹ اسکیل:۔ نقشہ کشی میں صحیح خطوط بنانے اور صحیح پیمائش کے لیے بے حد ضروری ہے۔

(۳) سیٹ سکوائر:۔ نقشہ کشی کے لیے خطوط اور زاویے صحیح بنانے کے لیے۔

(۴) پرکار:۔ تقسیم خطوط اور دائرے وغیرہ بنانے کے لیے۔

(۵) مسطر:۔ حدود و خطوط کی تقسیم کے لیے۔

(۶) ربر:۔ اچھے قسم کا۔

یہ تمام اوزار کاغذ پر استعمال کیے جاتے ہیں۔ اس لیے نقشہ کشی کے لیے بنیادی ضرورت کاغذ کی ہوتی ہے۔ اس قسم کی نقشہ کشی کے لیے خاص قسم کا ڈرائنگ کاغذ ہوتا ہے۔ کوشش کرنی چاہیے کہ تمام چیزیں اچھی حاصل ہوں۔ کاغذ کے علاوہ کبھی اوزار

Marfat.com

کے لیے جیو میٹری بکس بہت ضروری ہے۔ ہر طالب علم کے پاس ایک ایسا بکس ہونا چاہیے تاکہ ضرورت کے وقت ایک دوسرے کا محتاج نہ رہنا پڑے۔

حقیقتاً جیو میٹری کے معنی پیمائش زمین ہے۔ جیو کے معنی زمین، میٹری کے معنی پیمائش ہے۔ ہمارے ہنر میں لفظ زمین کا تذکرہ آئے گا۔ کیوں کہ جو جگہ سطح پر بغیر کسی نقش کے رہ جاتی ہے وہ زمین کہلاتی ہے۔ اس لیے ہم کبھی اپنے ہنر میں استعمال ہونے والی ہر شے کی سطح کو زمین کے نام سے اصطلاح میں استعمال کرتے ہیں۔ ہر خیال کو عملی شکل دینے کے لیے فرضی نشان کا مقرر کرنا ضروری ہے جس کو نقطہ کہتے ہیں۔ پس نقطہ ایک محل وقوع (LOCATION) کو ظاہر کرتا ہے اس لیے اس میں نہ لمبائی ہوتی ہے نہ چوڑائی۔ یعنی اس کی کوئی ناپ نہیں۔ جو نقطہ ہم پنسل یا قلم سے بناتے ہیں وہ ایک خیالی نقطہ کو ظاہر کرتا ہے۔ پنسل سے بنائے ہوئے نقطہ کی کوئی نہ کوئی جسامت ضرور ہوتی ہے خواہ وہ کتنی ہی کم کیوں نہ ہو۔ اس لیے نقطہ کو باریک سے باریک بنانا چاہیے۔ اس طرح ظاہر ہوا کہ نقطہ ایک فرضی نشان ہے جو کسی جگہ واقع ہو۔ اگرچہ اس کی جسامت تسلیم نہیں کی جاتی ہے۔

خطوط

خطوط کی تو کئی قسمیں ہیں۔ خط جو دو نقطوں کے درمیان یکساں واقع ہو۔ اور اس کی موٹائی زیادہ نہ ہو ——————

ڈرائنگ میں مختلف خط استعمال کیے جاتے ہیں:

(۱) نقطہ دار .... (۲) باریک ————

(۳) موٹا خط ———— (۴) افقی خط خط مستقیم جو ٹھیک ہو۔ جیسے پانی کی سطح۔ ————

(۵) متوازی خط:۔ جن کو دونوں طرف خواہ کتنی دور تک بڑھائیں آپس میں نہیں ملتے اور ان کا فاصلہ ہر جگہ برابر ہوتا ہے۔ ════

(۶) عمودی خط جو بالکل کھڑے اور سیدھے ہوں ||

Marfat.com

(۷) ترچھے خط :- جو نہ افقی ہو اور بالکل عمودی جیسے لکھتے وقت قلم کو پکڑتے ہیں۔

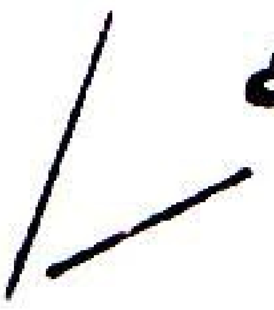

(۸) خطوطِ غیر متوازی :- کسی ایک طرف کو جھکے ہوئے۔ ترچھے دو خط جن کو اگر تھوڑی دور بڑھایا جائے تو آپس میں ملتے ہیں۔

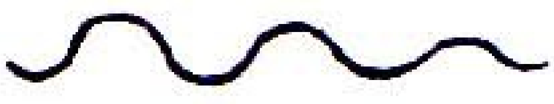

(۹) خط منحنی :- جو ٹیڑھا میڑھا ہوا کرتا ہے۔

اب ہمارے پاس حسب ضرورت سامان بھی ہے۔ نقطہ اور خطوط کی تعریفیں بھی ذہن نشین کر لی گئی ہیں۔ اب ان تعریفوں کے مطابق نقطہ اور خطوط کا استعمال کریں۔

زاویئے

زاویہ :- دو خطوط کے ایک نقطہ پر ملنے سے زاویہ پیدا ہوتا ہے، جسے انگریزی میں اینگل کہتے ہیں۔ زاویہ کے کئی اقسام اور نام ہیں۔ قائمہ، حادہ، مستقیم، منفرجہ اور معکوس۔

زاویہ قائمہ :- ۹۰° نوے درجہ کا ہوتا ہے۔ درجہ کو انگریزی میں ڈگری کہتے ہیں۔ اور لکھتے وقت ڈگری کی علامت زیرو کی صورت میں اعداد کے اوپر دائیں طرف علامتی طور پر لکھی جاتی ہے۔ جیسے : ۹۰°۔ اس طرح زاویہ کا درجہ معلوم ہوتا ہے۔

زاویہ قائمہ :- خط مستقیم کے انتہا پر عمودی خط کے ۹۰° انتہا کو ملانے سے ۹۰° درجہ کا قائمہ بن جاتا ہے۔ زاویہ کی علامت بنے ہوئے کونے میں چھوٹا سا قوس لگانے سے ظاہر ہوتی ہے۔ راس وہ نقطہ ہے جہاں دو خط مل کر زاویہ کی شکل پیدا ہوتی ہے۔

زاویہ مستقیم :- خط مستقیم کے درمیان دوسرا خط عمودی صورت میں کھڑا کیا جائے اور دونوں جانب قائمہ زاویہ کو واضح کر کے دونوں جانب زاویہ کی علامتیں بنا کر زاویہ مستقیم کہلائے گا۔ اس طرح اس کے دونوں زاویے قائمے ہوں گے ۹۰° ۹۰° تاہم خطِ مستقیم میں دو قائموں کے نشان سے بھی زاویہ مستقیم ظاہر کیا جاتا ہے جس کی شکل اس طرح پر بھی بنائی جاتی ہے۔

Marfat.com

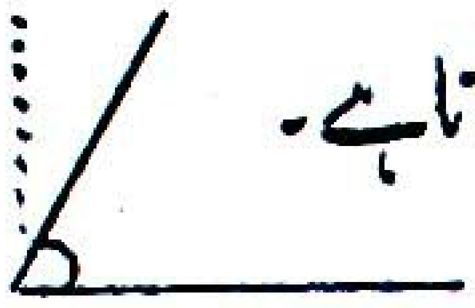

زاویہ حادّہ :۔ یہ زاویہ قائمہ سے کم درجوں کا ہوتا ہے۔
اور یہ زاویہ ایک درجہ سے ۸۹ تک ہو سکتا ہے۔

زاویہ منفرجہ: زاویہ قائمہ یعنی ۹۰ درجوں سے زیادہ اور ۱۸۰ سے کم کا ہوتا ہے۔ اس کے درجے ۹۱ سے ۱۷۹ تک ہوتے ہیں۔

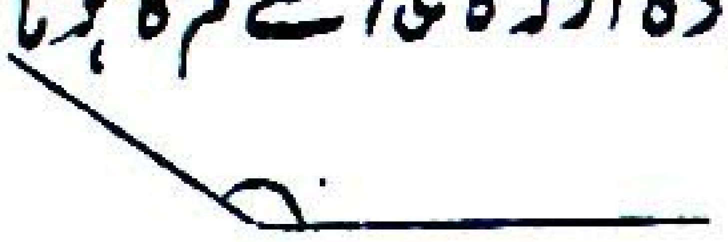

زاویہ معکوس :۔ درجوں میں دو قائموں یعنی ۱۸۰ سے زیادہ درجوں کا ہوتا ہے۔ اور اس کے درجے ۱۸۱ سے اوپر ہوتے ہیں۔

اضلاع اور حدود

دو سے زیادہ خطوط سے جو کوئی شکل وجود میں آتی ہے اضلاع کے لحاظ سے اپنی اپنی شکلوں اور ناموں سے موسوم ہوتے ہیں۔ اس طرح ہر شکل کے ہر خط کو ضلع کہتے ہیں۔ جب کہ تین خطوں سے مثلث اور چار خطوں سے مربع اور مستطیل پانچ خطوں سے مخمس وغیرہا۔

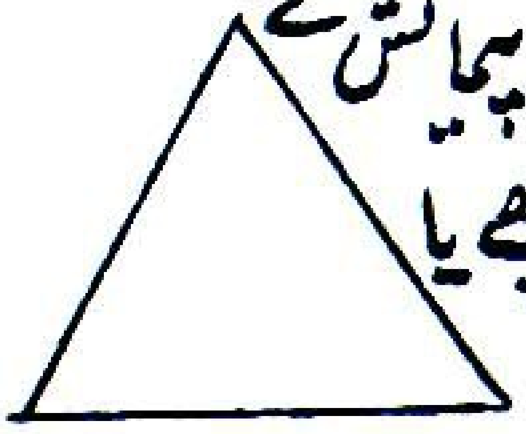

مثلث :۔ تین ضلعوں سے بنتا ہے۔ یہ تینوں خط برابر پیمائش کے ہوں تو صحیح مثلث بنتا ہے۔ یہ تین خطوط ایک افقی اور دو ترچھے یا غیر متوازی کہلاتے ہیں۔ جب کہ مثلث کے ہر خط کو ضلع کہتے ہیں۔

بنانے کا طریقہ :۔ دو انچ کا ایک خط افقی ___2___ صورت میں کھینچیں۔ سیٹ سکوائر کا کونہ خط کے برابر نصف پر اس طرح رکھ دیں کہ سٹ سکوائر کا زاویہ قائمہ بنائے قائمہ کے خط کو نقطہ دار کھینچیں اور نقطہ الف سے نقطہ دار خط تک دو انچ کا خط لگائیں۔ اسی طرح نقطہ ب سے نقطہ ج تک دو انچ کا خط لگائیں۔

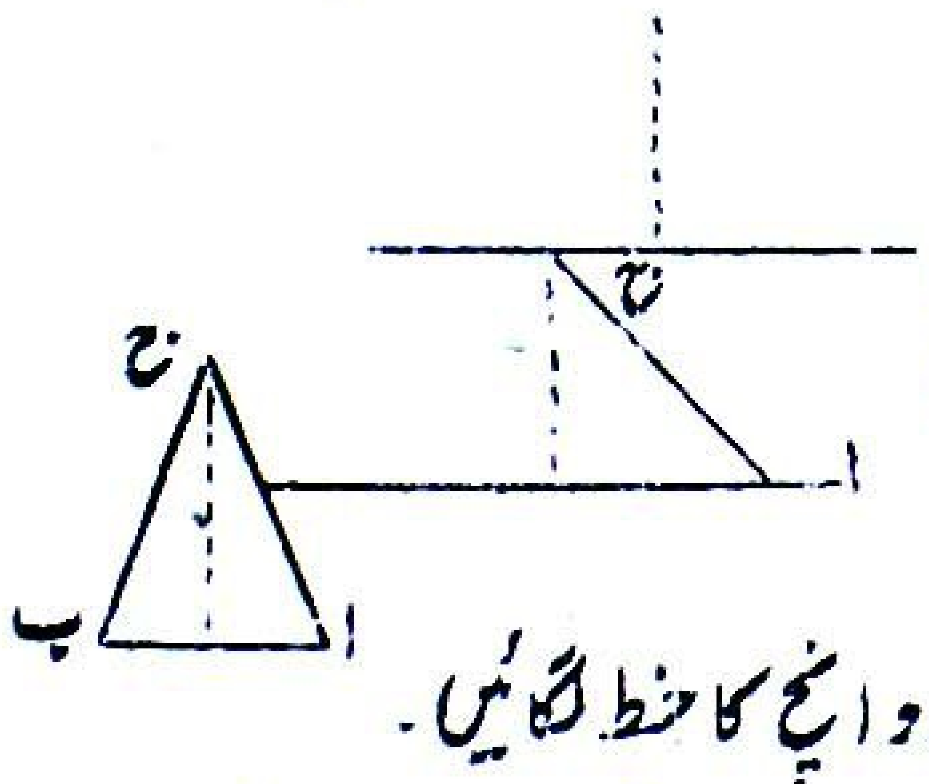

اس طرح دو انچ والے تین ضلعوں والا ایک مثلث تیار ہوا۔

مربع :۔ جو چار خطوں یا چار برابر پیمائش والے ضلعوں سے بنتا ہے۔ یہ چار

Marfat.com

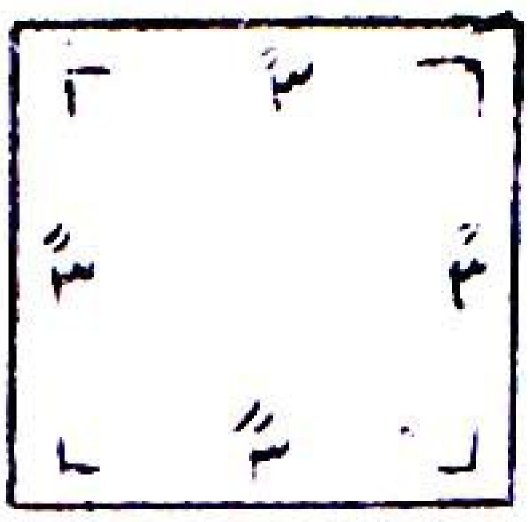

ضلعے دو متوازی عمودی اور دو متوازی افقی خطوں سے بنتا ہے۔ جنکی لمبائی اور چوڑائی میں کوئی فرق نہیں ہونا چاہیے۔ مثلاً ایک مربع کی چوڑائی اگر تین انچ ہے تو لمبائی بھی تین انچ ہونی چاہیے ورنہ مستطیل کہلائے گا۔

مستطیل :- مربع کی طرح چار ضلعوں یا چار خطوں سے بنتا ہے۔ ان میں سے دو عمودی متوازی اور دو افقی متوازی۔ لیکن عمودی اور افقی خطوں یا ضلعوں کی پیمائش میں فرق ہونے سے ہی مستطیل کہلائے گا۔ مثلاً ایک مستطیل کی لمبائی چھ انچ ہے، جب کہ اس کی اونچائی (عمودی اضلاع) چھ انچ سے کم ہونے ضروری ہیں۔ یعنی لمبائی اور چوڑائی میں فرق ہونا ضروری ہے۔

دائرہ

دائرہ وہ ہموار سطح ہے جو ایک گول خط سے گھری ہوتی ہو۔ جسے محیط کہتے ہیں۔ اور اس کے اندر ایک نقطہ پیدا ہو جس پر سے جتنے خط محیط کھینچے جائیں آپس میں برابر ہوں۔ مرکز وہ نشان ہے جو کسی محدود جگہ کے درمیان ہو تو مرکز کہلاتا ہے۔ پرکار کے نوکیلے سرے سے دائرہ بنانے کے لیے درمیان میں جو نقطہ بنتا ہے اسی کو مرکز کہتے ہیں۔

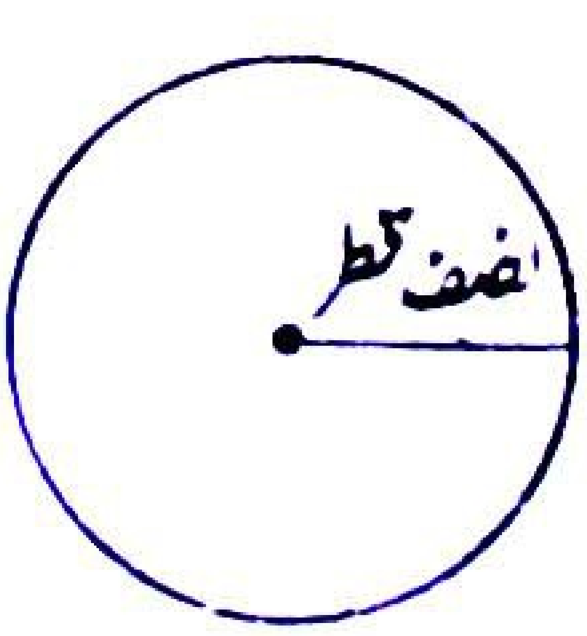

نصف قطر :- وہ خط مستقیم ہے جو مرکز سے محیط تک کھینچا جائے۔

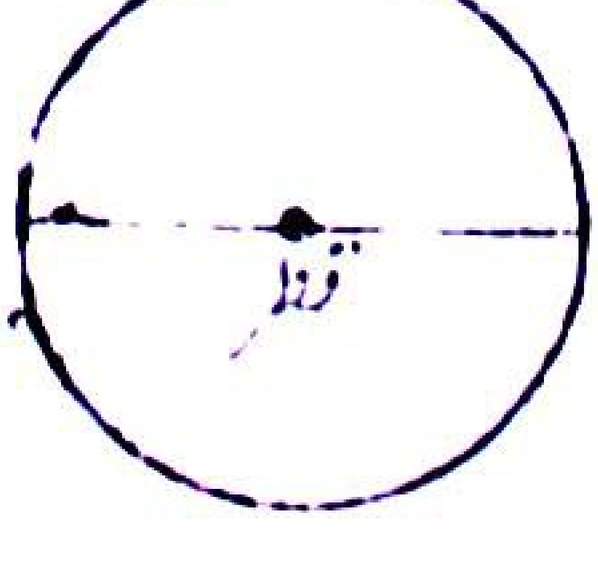

قطر :- اس خط کو کہتے ہیں جو مرکز سے دونوں طرف عمودی یا افقی سیدھا ہو، گذر کر خط محیط تک پہنچے۔ ایسا خط دائرے کو دو برابر حصوں میں تقسیم کرتا ہے دونوں

Marfat.com

قطر اپنی نوعیت کے لحاظ سے عمودی اور افقی قطر کہلاتے ہیں

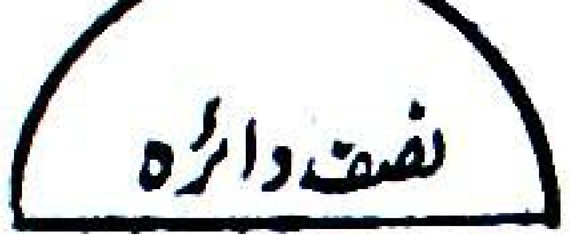

نصف دائرہ :۔ وہ ہموار شکل ہے جو قطر اور محیط کے نصف حصہ سے گھری ہو۔

قوس :۔ دائرہ یا خطِ محیط کے کسی حصہ کو قوس کہتے ہیں۔

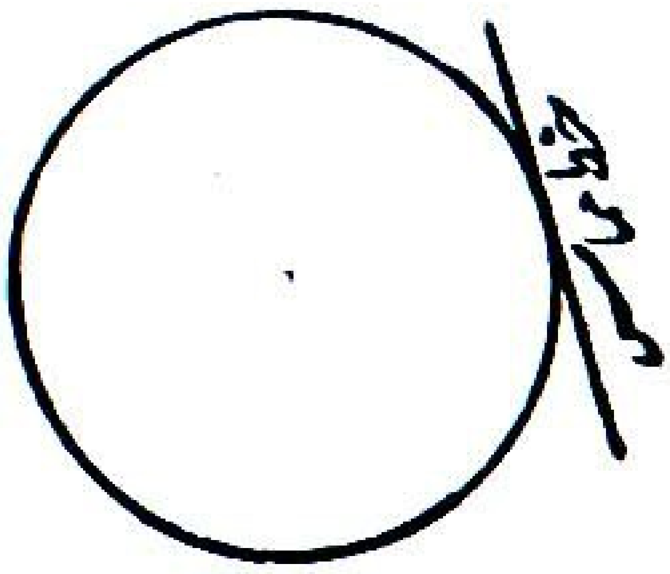

خط مماس :۔ وہ خطِ مستقیم ہے جو دائرہ کے محیط کو چھوتا ہوا گذرے مگر دائرہ کو قطع نہ کرے۔ یہ خط دائرہ کے باہر کھینچا جاتا ہے۔

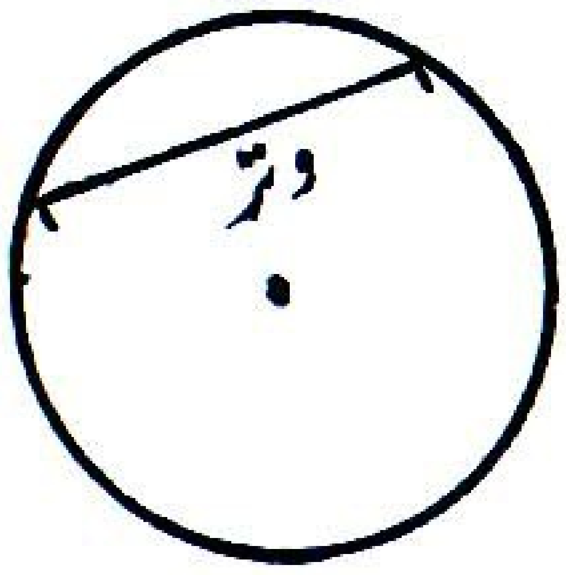

وتر :۔ وہ مستقیم خط ہے جو خط محیط کو اندر کی طرف دو جگہوں پر مس کرتا ہوا کھینچا جائے، وتر کہلاتا ہے۔

عملی کام

ہمارے پاس پرکار ہے۔ اس کے ایک بازو کا سرا سوئی کے سرے کے مانند ہے اور دوسرے بازو پر پنسل گانٹھنے کے لیے سوراخ اور ایک پیچ دار کیل لگی ہے۔ اس جگہ پنسل کو باندھ کر دوسرے بازو کے سرے کے برابر کریں۔

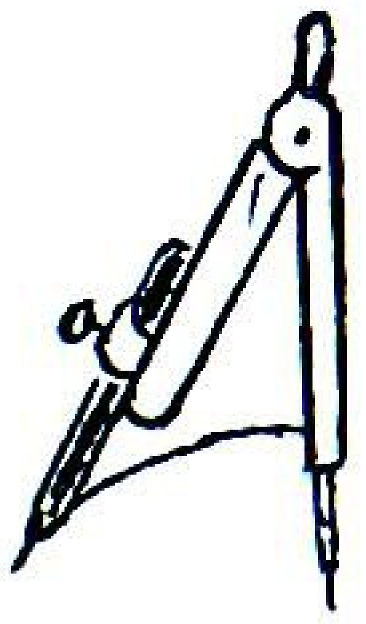

اس طرح دونوں بازو برابر ہوں گے۔ پرکار کا سرا کاغذ پر کسی جگہ دباؤ۔ پنسل والے بازو کو کھول کر کاغذ پر دباتے ہوئے اس طرح پھراؤ کہ پنسل خط دیتی جائے اور پرکار کا سرا اپنی جگہ پر قائم رہے۔ پنسل والے بازو کو اس وقت تک پھراتے جائیں جب تک پنسل پورا دائرہ بنائے۔

اب ہم سیکھے اور سمجھے ہوئے خطوط کو عملی شکل دے کر حاشیوں اور کناروں کی صورت میں آسان شکلیں بنا سکیں گے۔ خطوں کا یہ میلان سمجھنے کی کوشش کی جائے۔ اور بغور خطوں کی صورتوں کو پہچان کر استعمال کیا جائے تو بالکل کم وقت اور محنت صرف

Marfat.com

کرکے اچھے خاکے اور نقشے تیار ہو سکتے ہیں۔

پرکار اور سکیل کے امداد سے خطوط اور قوسوں سے بنے ہوئے اشکال کو سیکھ کر بڑی طرح کی بنیاد بنا سکتے ہیں:

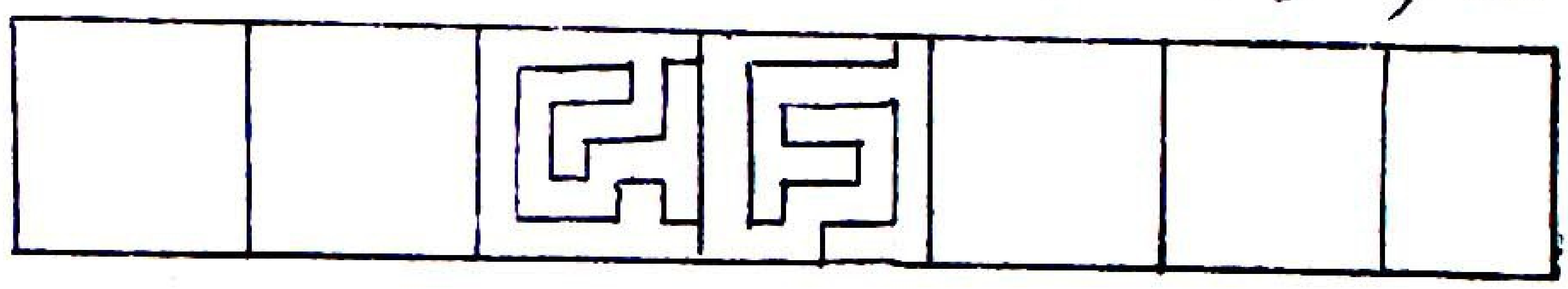

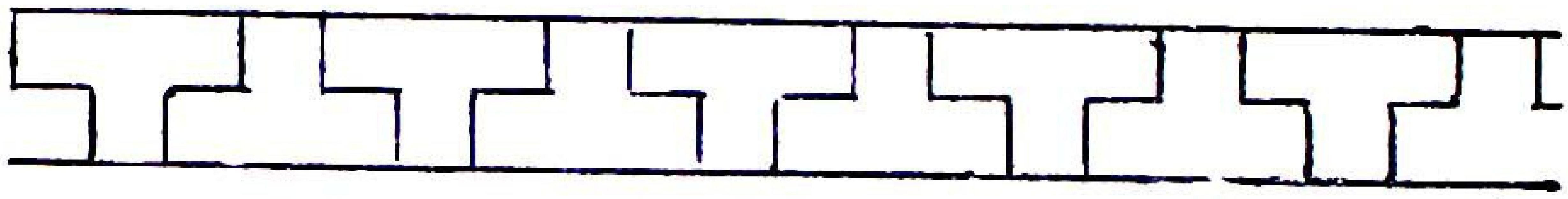

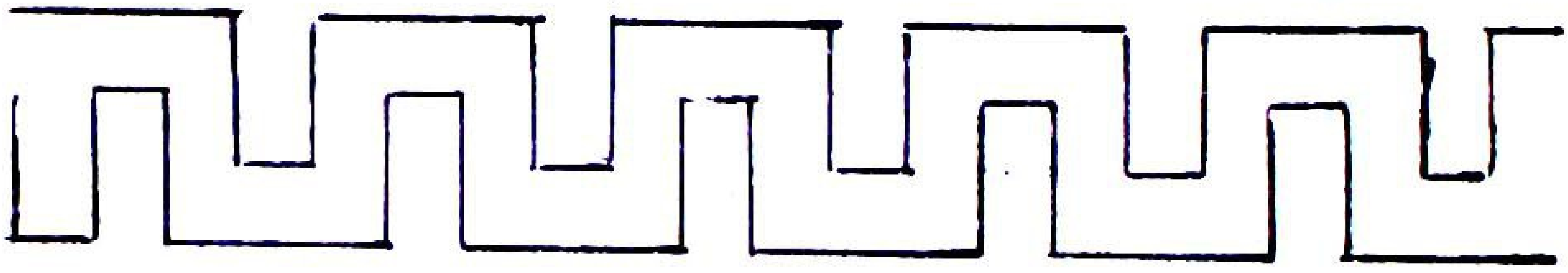

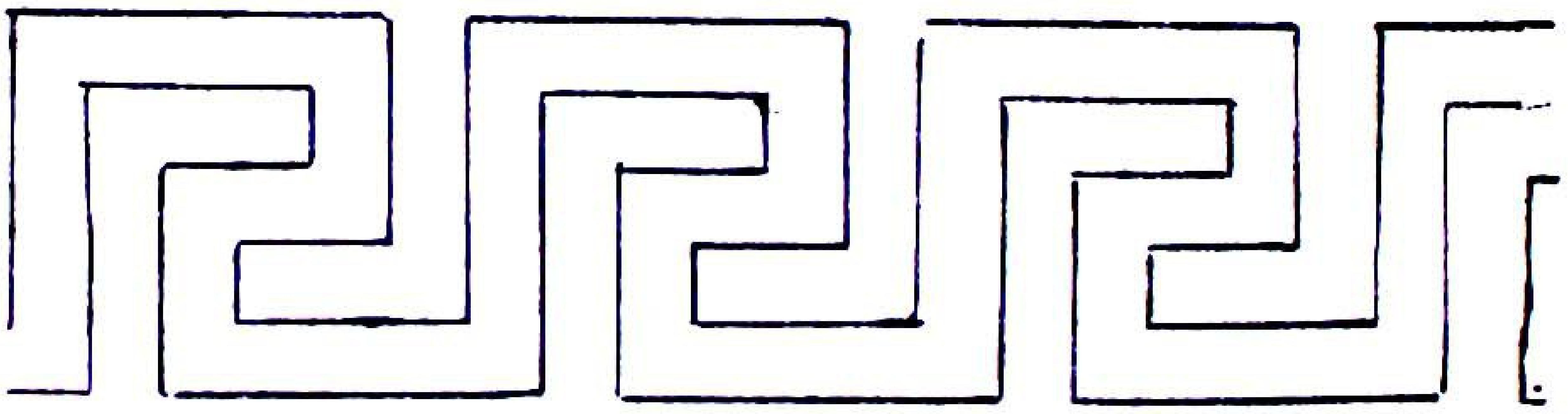

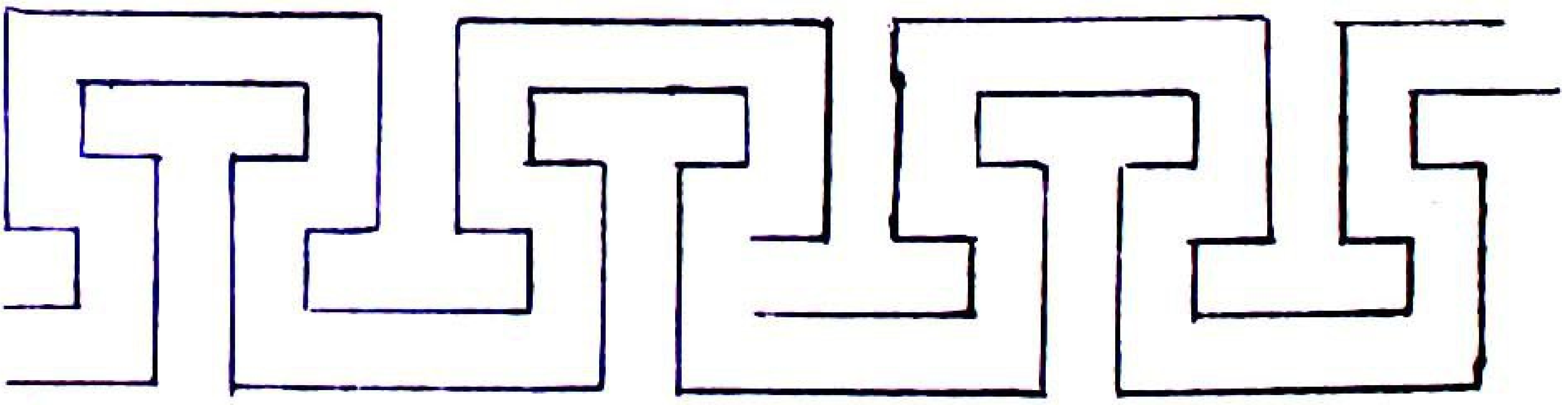

ان حاشیوں اور نقشوں کو گریک فرٹس GRECK FRETS کہتے ہیں۔ بیرمشی میں ایسے حاشیے چینی طرز میں بنائے جاتے ہیں۔

Marfat.com

۱
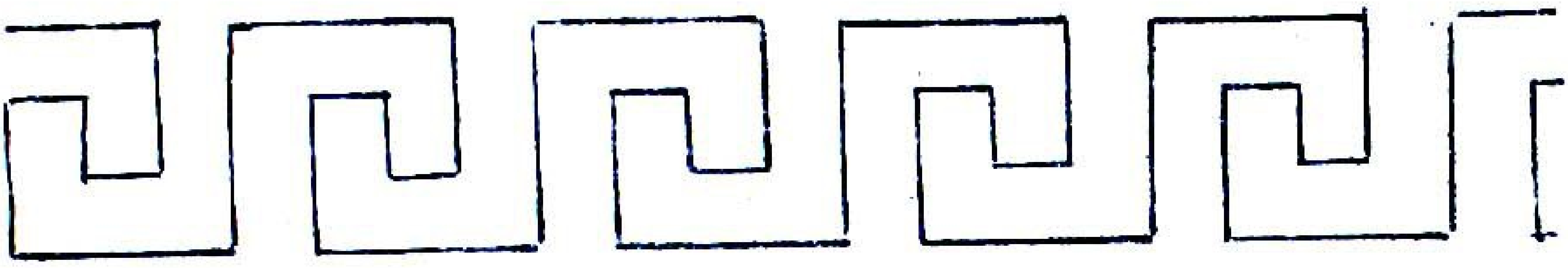

۲
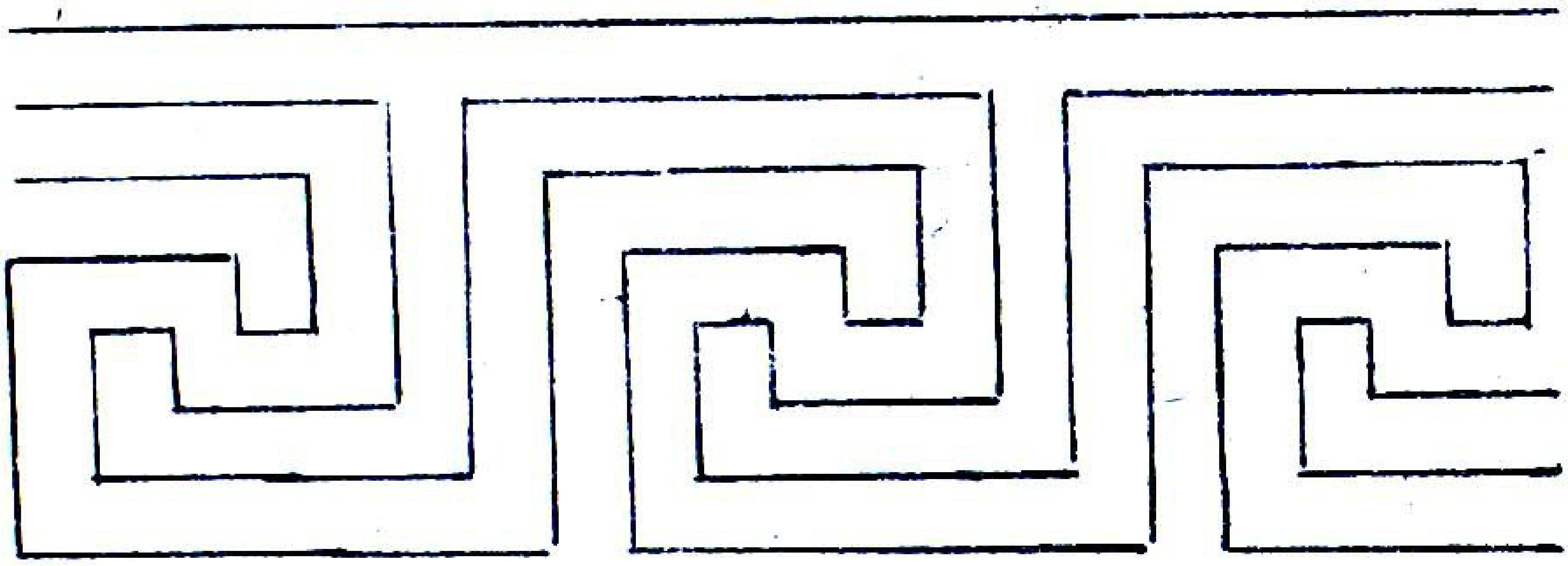

۳
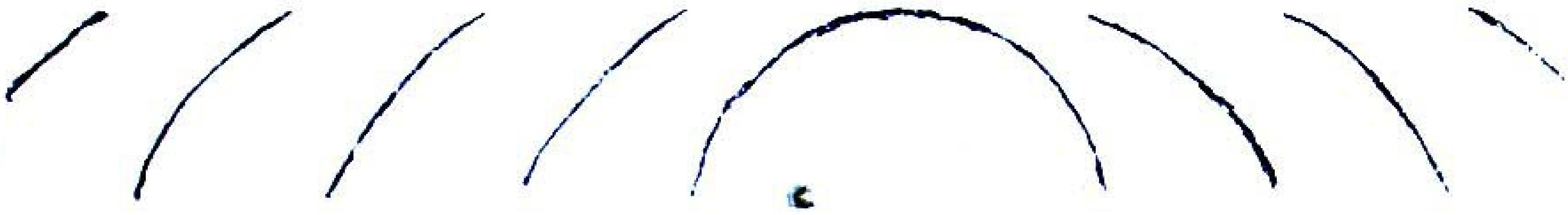

۴
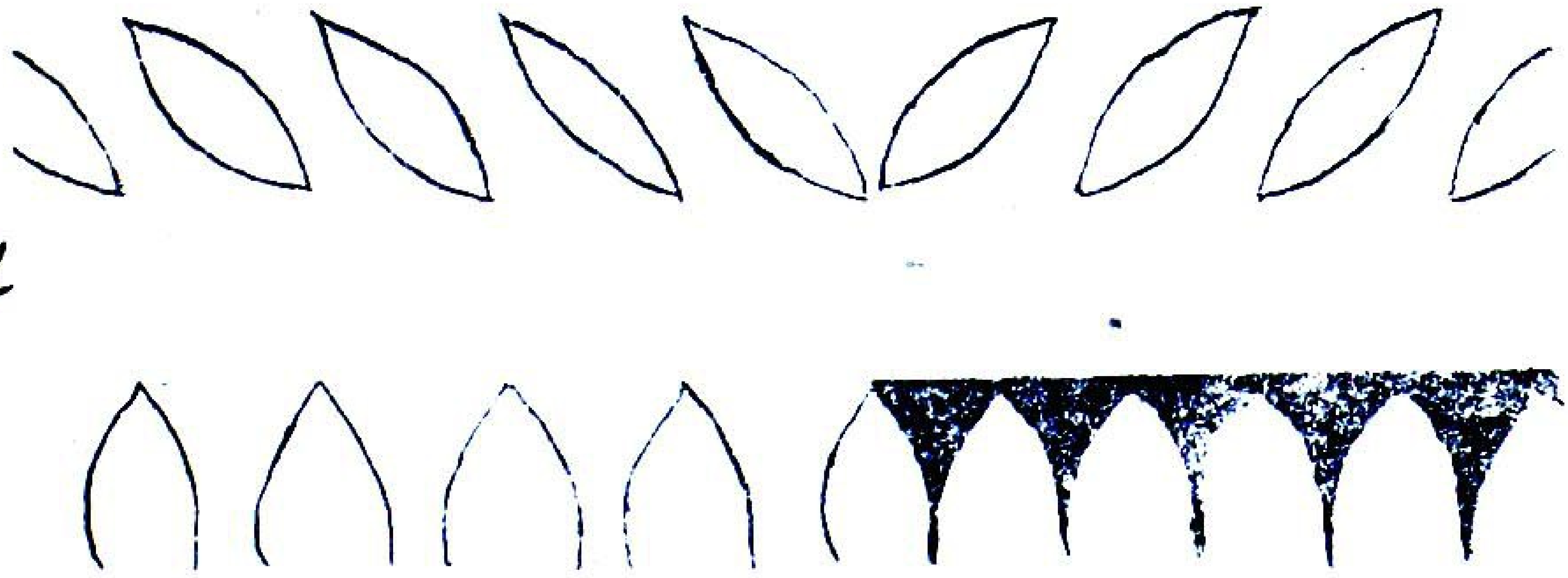

حاشیہ: ۱؎ دستے بیرمیتی میں چینی طرز کے بنائے جاتے ہیں۔
۳؎ قوسی خطوط محرابی طرز کی تشکیل دینے کے کام آتے ہیں۔
۴؎ دو دائرے سے لگائے ہوئے قوسیں ایک پتی کی بناوٹ کے علاوہ ایک
طرح کی شکل دیتے ہیں۔

Marfat.com

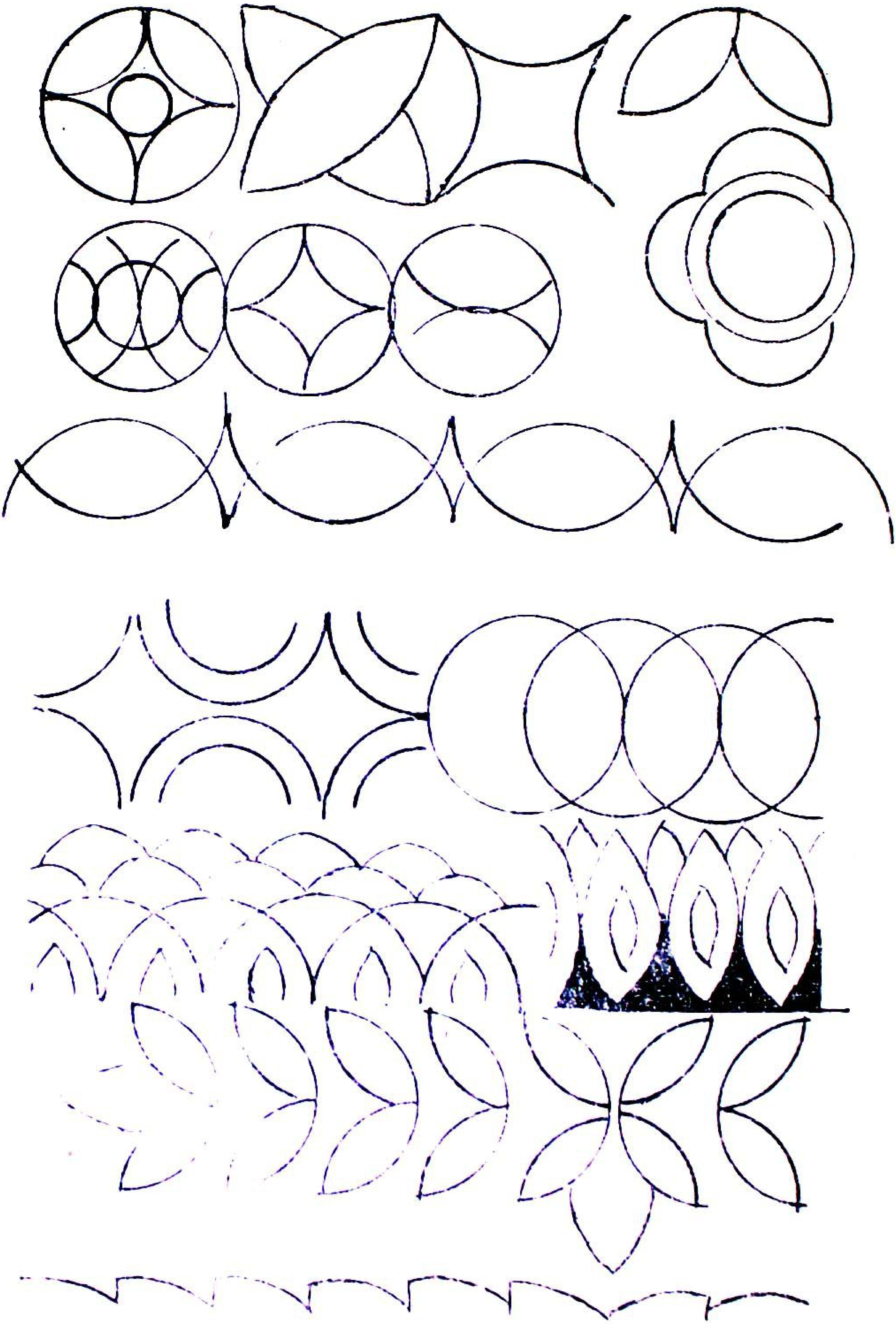

Marfat.com

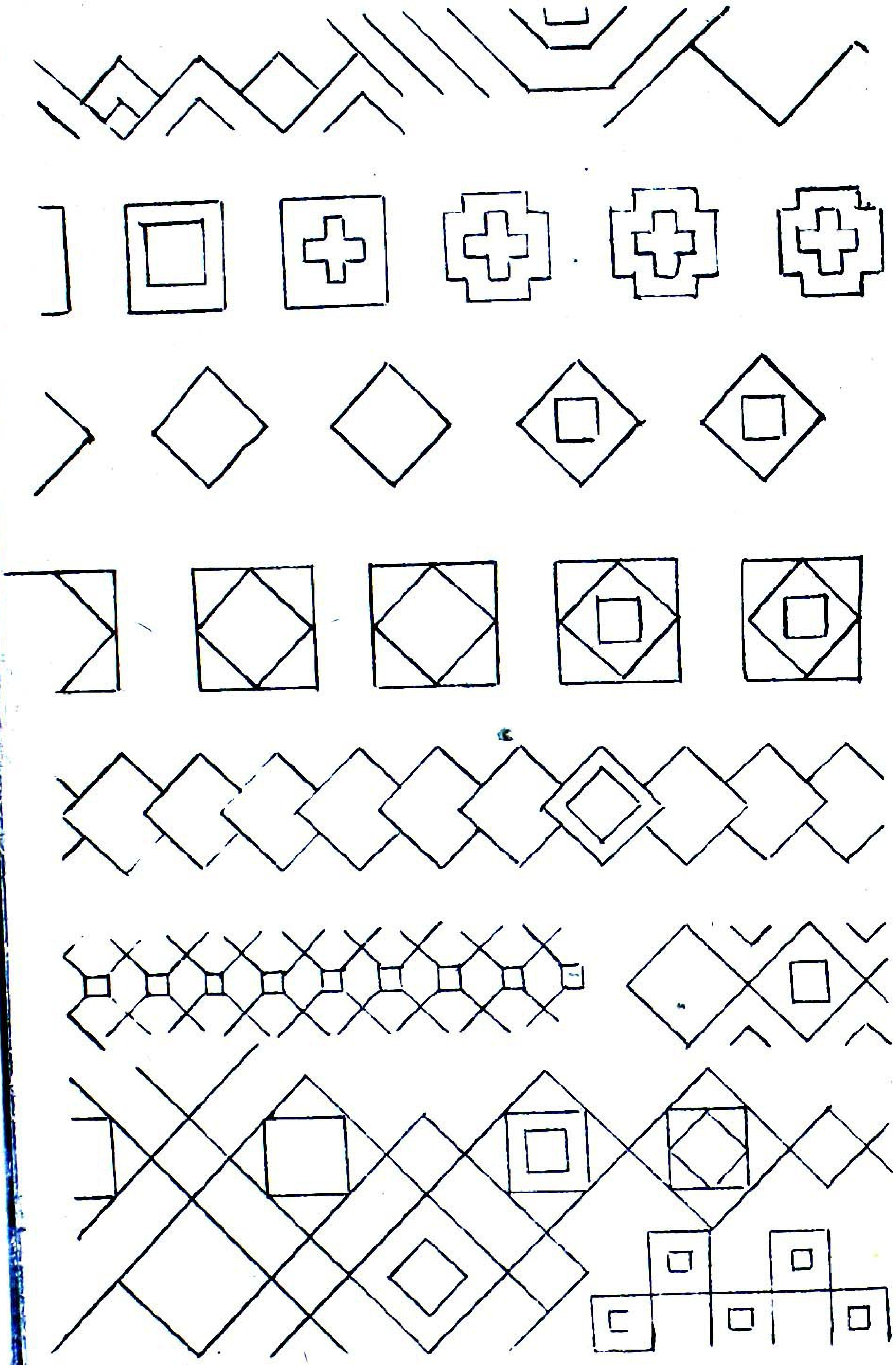

136811

Marfat.com

قوسی خطوط سے بنا ہوا پہلا خاکہ نقشہ کی بنیاد ہے۔ اور دوسرا خاکہ عملی صورت میں نقشہ تیار ہے۔ اگلے صفحوں پر چند ایک خاکے اور نقشے تیار دکھائے گئے ہیں۔ جن کو نقل کر کے ایسے ہی خاکے اور نقشے بنائیں آگے چل کر یہی نقشے مختلف رنگوں میں پیش ہوں گے اور جہاں کہیں بھی چاہیں استعمال کر سکتے ہیں۔

عملی مساحت

ہم نے مساحتی بنیادوں پر چند ایک شکلوں کی بناوٹوں اور ترکیبوں کو سمجھ لیا ہے۔ ضروری امر ہے کہ چند اور شکلوں کو ذہن نشین کریں تاکہ آگے چل کر کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہو۔ بلکہ آئندہ نئی نئی شکلوں کے بنانے کے قابل ہو جائیں۔ یوں تو مربع، مستطیل، مثلث اور گول شکلوں میں بہت ساری چیزیں بنائی جاتی ہیں۔ اس لیے ایسی شکلوں کی بناوٹ کو سیکھنے کی ضرورت ہے کہ کس طرح پیمائش اور طول و عرض کی حدیں مقرر کر کے شکلوں کی تصویریں عمل میں لائی جاتی ہیں۔ اور کس طرح ایسی شکلوں کا استعمال فن نقاشی میں کیا جاتا ہے۔

جب ہم دو خطوں کو متوازی کھینچتے ہیں تو کوئی شکل معین نہیں ہوتی لیکن جس وقت ان دو خطوں کو دائیں بائیں دو عمودی خطوں سے ملائیں گے تو ایک مستطیل بن جائے گا جب ہم نقاشی میں کوئی خاکہ بنانے کے لیے ایک حاشیہ کی حدیں مقرر کر کے شکل کو معین کرتے ہیں اس وقت اسی مستطیل کی طرح شکل بن جاتی ہے۔ جب ہم سے کہا جائے گا کہ ایک حاشیہ چھ انچ لمبا ڈیڑھ انچ چوڑا یا اونچا کھینچو تو اس طرح کا مستطیل کھینچ کر ہم کہیں گے کہ یہ حاشیہ ہے اور جب کہا جائے کہ پانچ انچ چوڑا اور پانچ انچ لمبا ایک مربع بناؤ اور اس کے چاروں طرف ایک انچ چوڑائی والا حاشیہ دکھاؤ۔ جب ہم ایسی شکل بنا کر دکھائیں گے۔ لیکن معلوم نہیں کہ حاشیہ کے اندر جو تین انچوں والا مربع بنا لیا اس کو مربع ہی کہتے ہیں؟ اس وقت اس کو

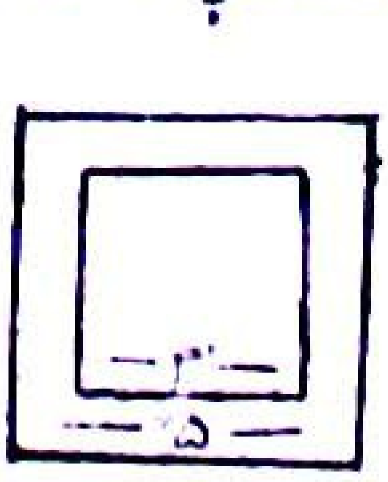

Marfat.com

مربع نہیں کہتے بلکہ یہ مربع متن کہلاتا ہے اور باہر والا خط حاشیہ کہلاتا ہے۔ اس طرح کے حاشیہ کو انگریزی میں بورڈر (BORDER) کہتے ہیں۔ جس طرح کسی کپڑے پر گوٹ لگی ہوتی ہے اس کو حاشیہ کہتے ہیں۔ اس طرح اگر دوسرے کپڑے پر گوٹ کے بجائے کسی چوڑائی کے ناپ پر دست کاری کی گئی ہے۔ اس دست کاری کیے ہوئے کنارہ کو بھی حاشیہ کہتے ہیں۔ اور چار کناروں کے درمیان والے حصہ کو "متن" کہتے ہیں۔ اس متن یا حاشیوں کے درمیانی حصہ کو سنٹر (CENTER) کہتے ہیں۔ پس یہ ثابت ہوا کہ جس کسی چیز کے کنارے محدود کیے گئے ہوں ضرور اس کے درمیان ایک حصہ اور ہوگا۔ خواہ کپڑا ہو کاغذ ہو یا اور کوئی چیز ہو۔ کسی بھی محدود حصہ میں جو کوئی بھی خاکہ ہو اور اس خاکے کا حاشیہ بھی ہو اور متن بھی اسے "محشّی" کہتے ہیں اور بغیر حاشیہ بیل بوٹے دار نقشہ کو "مصرّا" کہتے ہیں

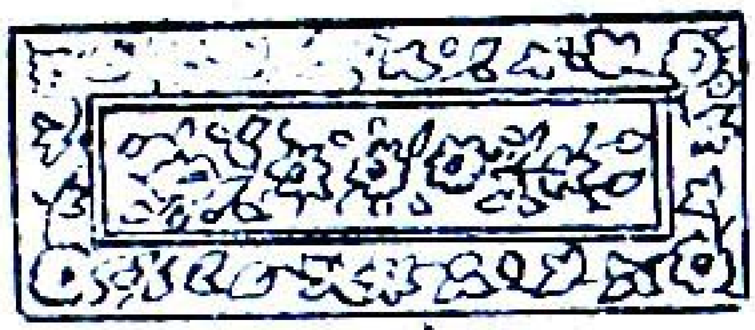

"محشّی"

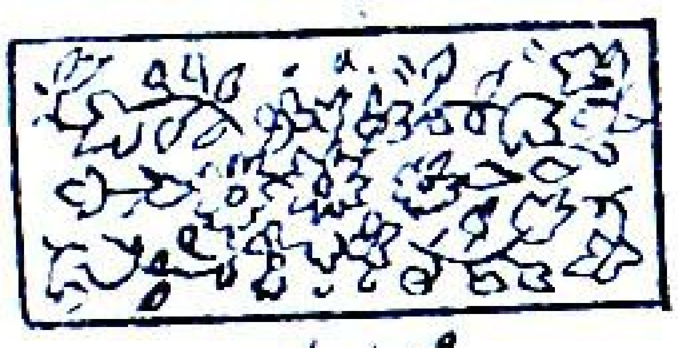

"مصرّا"

پس جب ہم کسی مربع، مستطیل، گول یا بیضوی شکل والی چیز پر کسی طرح کی بیل بوٹیاں بنائیں گے اور اس چیز کا کوئی حاشیہ سادہ یا کام دار معین نہیں ہوگا تو اس چیز کو مصرّا کہیں گے۔ اسی طرح جس کسی شکل والی چیز کا حاشیہ معین کریں گے تو اس چیز کو محشّی کہیں گے۔

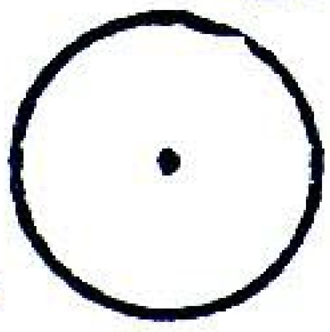

دائرہ کو فنی اصطلاح میں چاند کہتے ہیں۔ اگر ہم مستطیل یا مربعی شکل والی چیز پر ایک یا ایک سے زیادہ دائرے بنا کر ان میں بیل بوٹیاں بنائیں تو ایسی چیز کو چاند دار کہتے ہیں۔ خصوصاً جب چیز کے درمیان میں ایک ہی دائرہ ہو تو وہ ایک دم چاندار چیز کہلاتا ہے

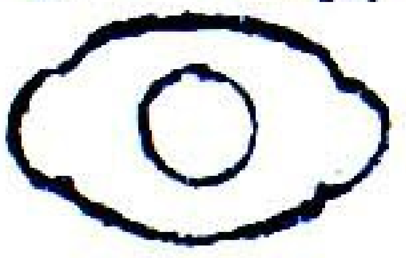

مثلاً مجمع (TRAY) کے درمیان چاند ہے اس کو چاندار مجمع[1] کہتے ہیں۔ اسی طرح جب ہم ایک چیز کے درمیان میں ہم مرکزی دو یا دو سے زیادہ دائرے بنائیں تو مرکزی دائرہ چاند اور متوازی دائرے دَور کہلائیں گے۔ جس چیز پر ہم مرکزی دائرے بنا کر بیل بوٹے بنائے جائیں گے تو یہ چیز

---

[1] کشمیری زبان میں مجمع تھالی کو کہتے ہیں۔

Marfat.com

دوردار کہلائے گی۔

اسی طرح جب ہم کسی چیز کے درمیان ایک دائرہ اور چار کونوں پر دائرہ کی چار چوتھائیاں بنائیں گے۔ اور ان تمام معینہ جگہوں پر بیل بوٹیاں بنائیں تو ایسے نقشہ کو چار باغ یا چاند چوتھائی والا نقشہ کہتے ہیں۔ یاد رہے کہ مستطیل مربع یا دائرہ اور بیضوی وغیرہ شکلوں کے ¼ حصہ کو چوتھائی کہتے ہیں۔

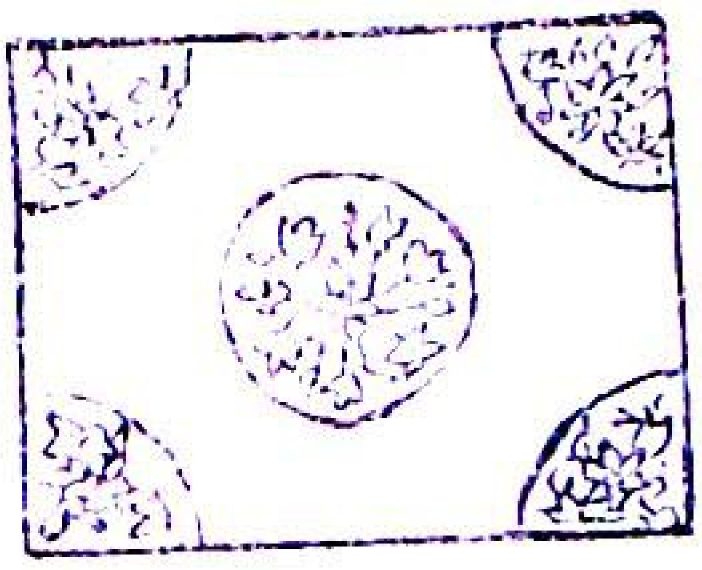

جب ہم کوئی مستطیل مربع یا دائرہ کسی بھی پیمائش کا اس غرض کے لیے معین کرتے ہیں تو وہاں ایک نقشہ ہوگا۔ اس وقت ہمیں معلوم کرنا پڑتا ہے کہ کیا یہ نقشہ اس چیز کی پیمائش کے برابر ہے یا نصف یا چوتھے حصہ کے برابر بنانا ہے۔ اگر چیز کی پیمائش نقشہ کی پیمائش کے برابر ہے تو نقشہ برابر کا نقشہ کہلائے گا۔ اگر نقشہ مختصرا بنانا ہو تو چاروں طرف حاشیہ آئے گا۔

اسی طرح اگر مصرا بنانا ہو تو بغیر حاشیہ کے بن جائے گا۔ لیکن اگر نقشہ کی پیمائش چیز کی پیمائش کا نصف ہو اور نقشہ مختصرا بنانا ہو تو نقشہ نصف بنانے پر اس کا ایک کنارہ بغیر حاشیہ کے ہوگا اور تین کناروں کے ساتھ ساتھ حاشیہ بنانا ہوگا۔

اسی طرح اگر نقشہ کی پیمائش، چیز کی پیمائش کے چوتھائی حصہ کے برابر ہو تو نقشہ بھی چوتھائی حصہ کا بنانا پڑے گا۔ اور ایسے نقشہ کی چوتھائی کے دو کنارے بغیر حاشیہ کے ہوں گے اور باقی کناروں پر حاشیہ ہوگا۔ اس قسم کے نقشہ کو چوتھائی کہتے ہیں۔

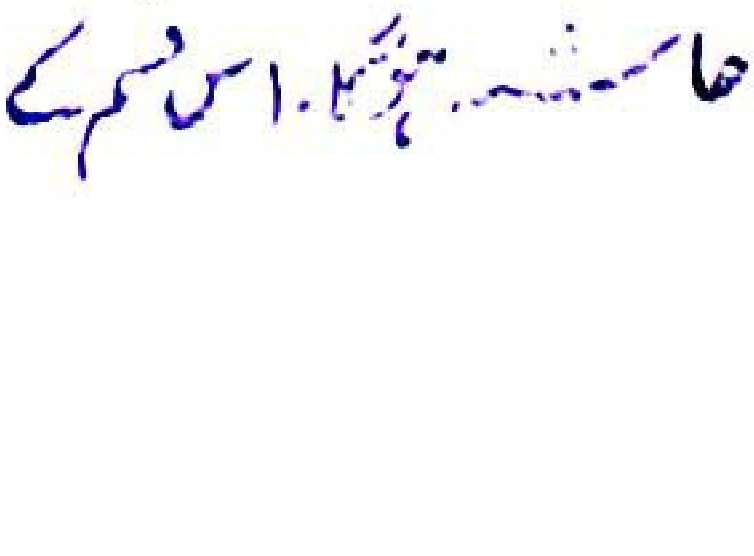

Marfat.com

ذیل میں دی ہوئی شکلوں کی ترتیبوں کو سمجھ کر طرحوں میں استعمال کرنے کی خاطر ایسی ہی متعدد دلیکن مختلف شکلیں بنانے کی کوشش کیجیے۔

(۱)

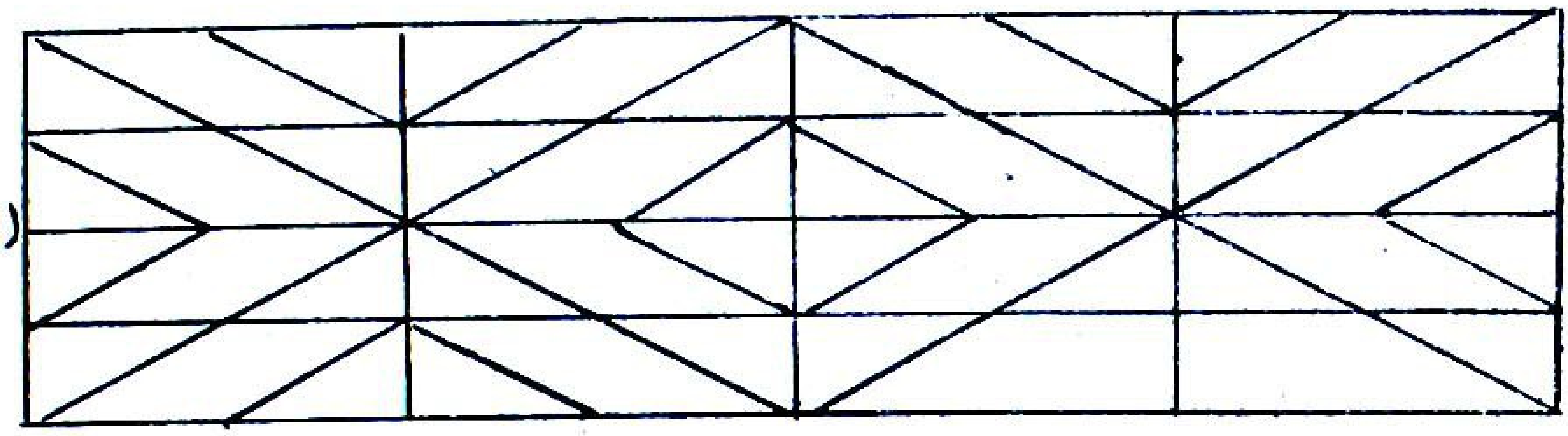

نمبر ۱، ۲ جو سیدھے اور ترچھے خطوں سے عمل میں آتے ہیں۔ ایسی بنیادوں پر متعدد طرح بنا سکیں گے۔ ایسی مختلف شکلوں کو عمل میں لانے کے لیے تجربے کریں۔

(۲)

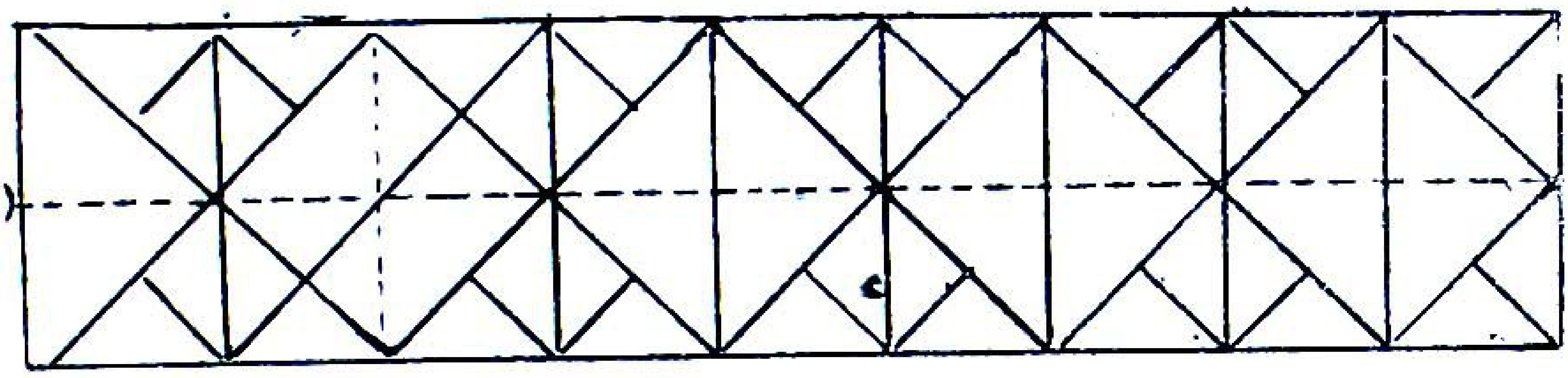

(۱)

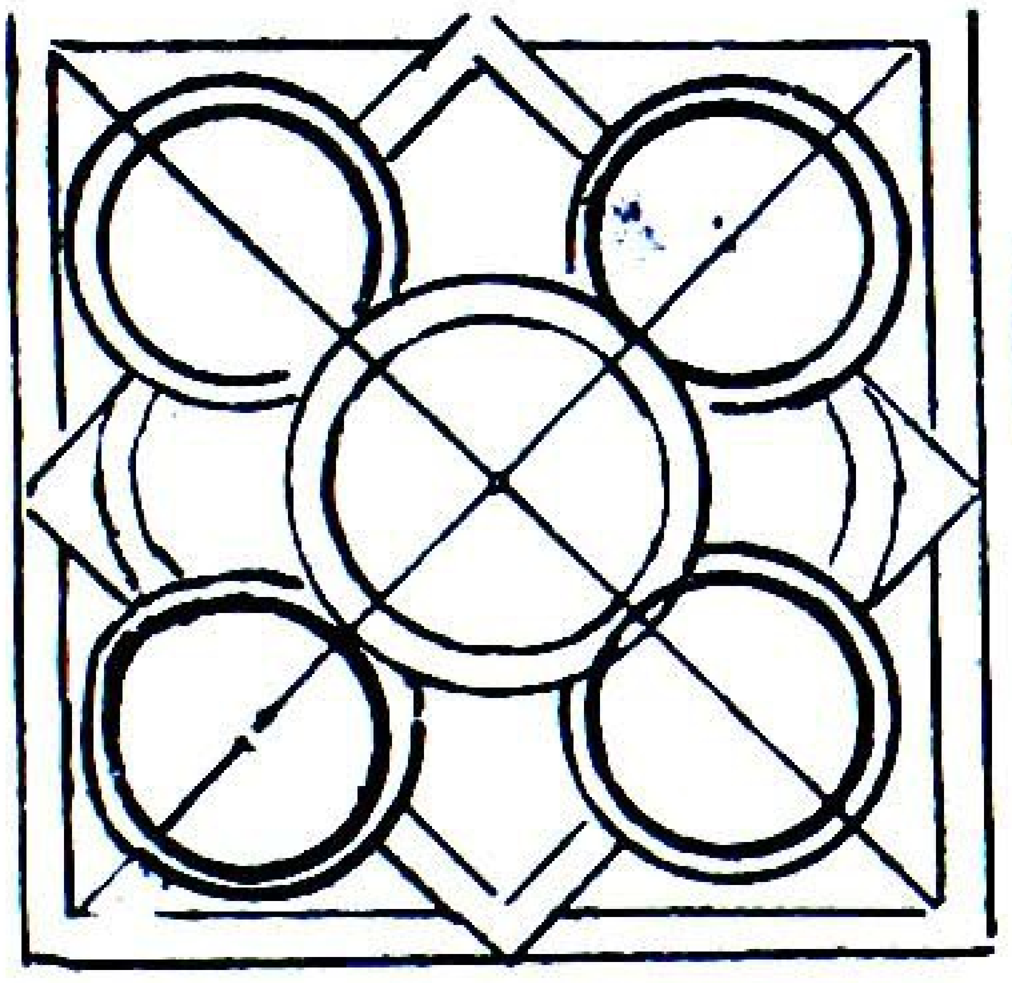

(۲)

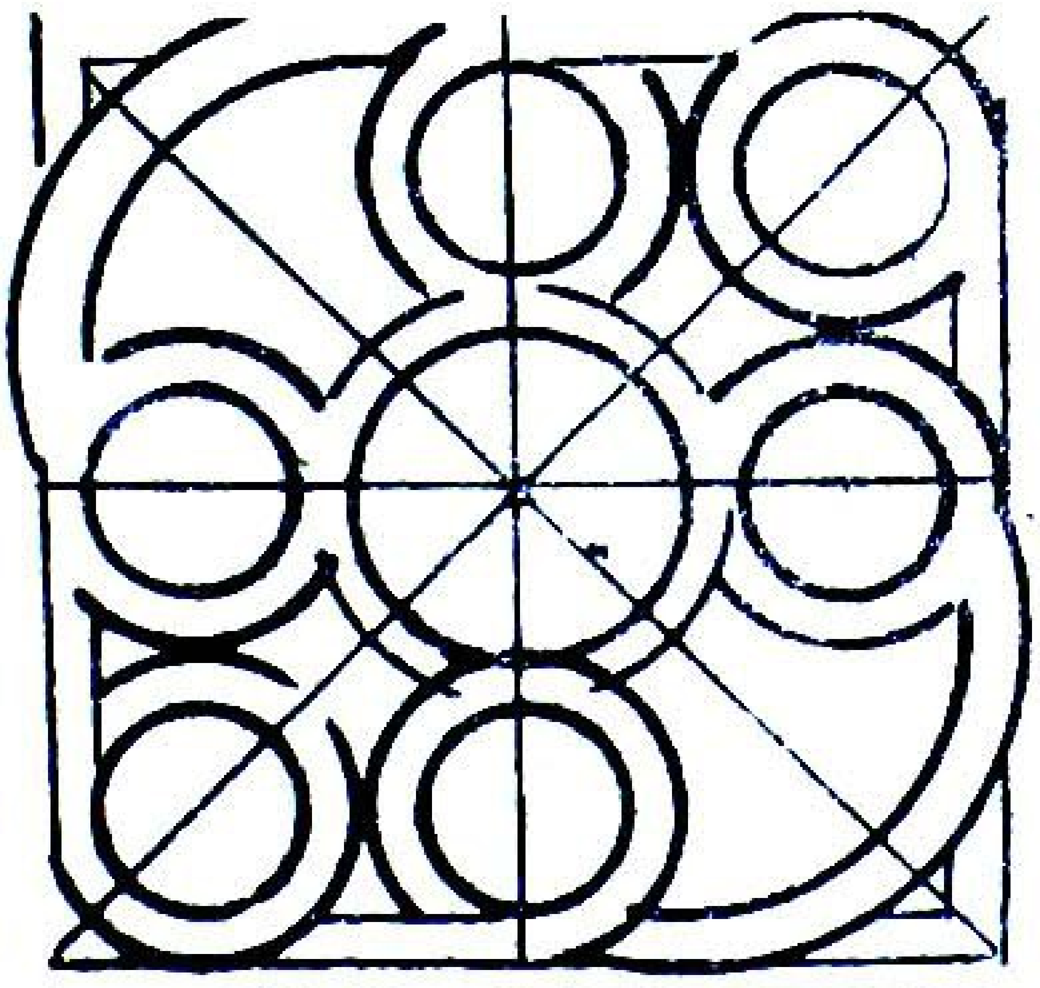

شکل نمبر ۱، ۲، ۳ دائروں اور نصف کو متعدد ترتیبیں دے کر ایسی شکلیں وجود میں آتی ہیں۔ ایسی مختلف شکلوں کو عمل میں لانے کی خاطر تجربے کریں۔

(۳)

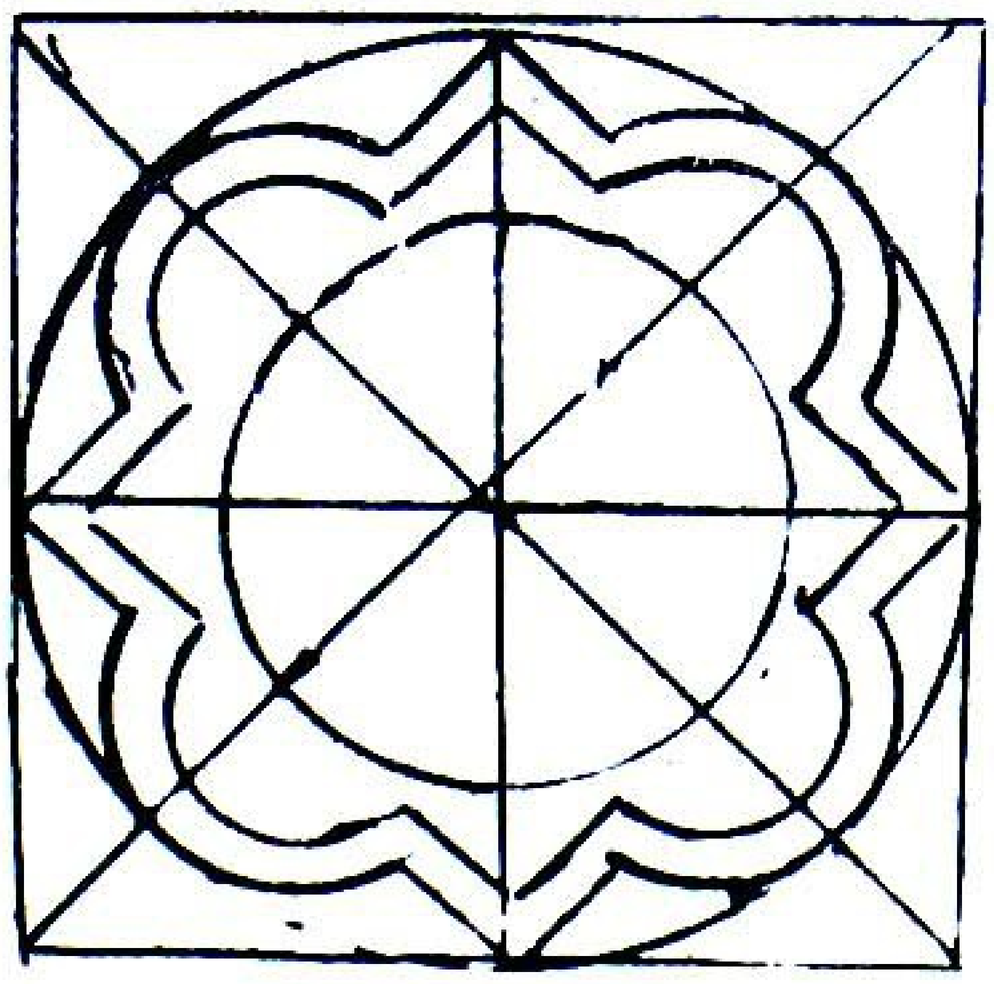

Marfat.com

(۱)

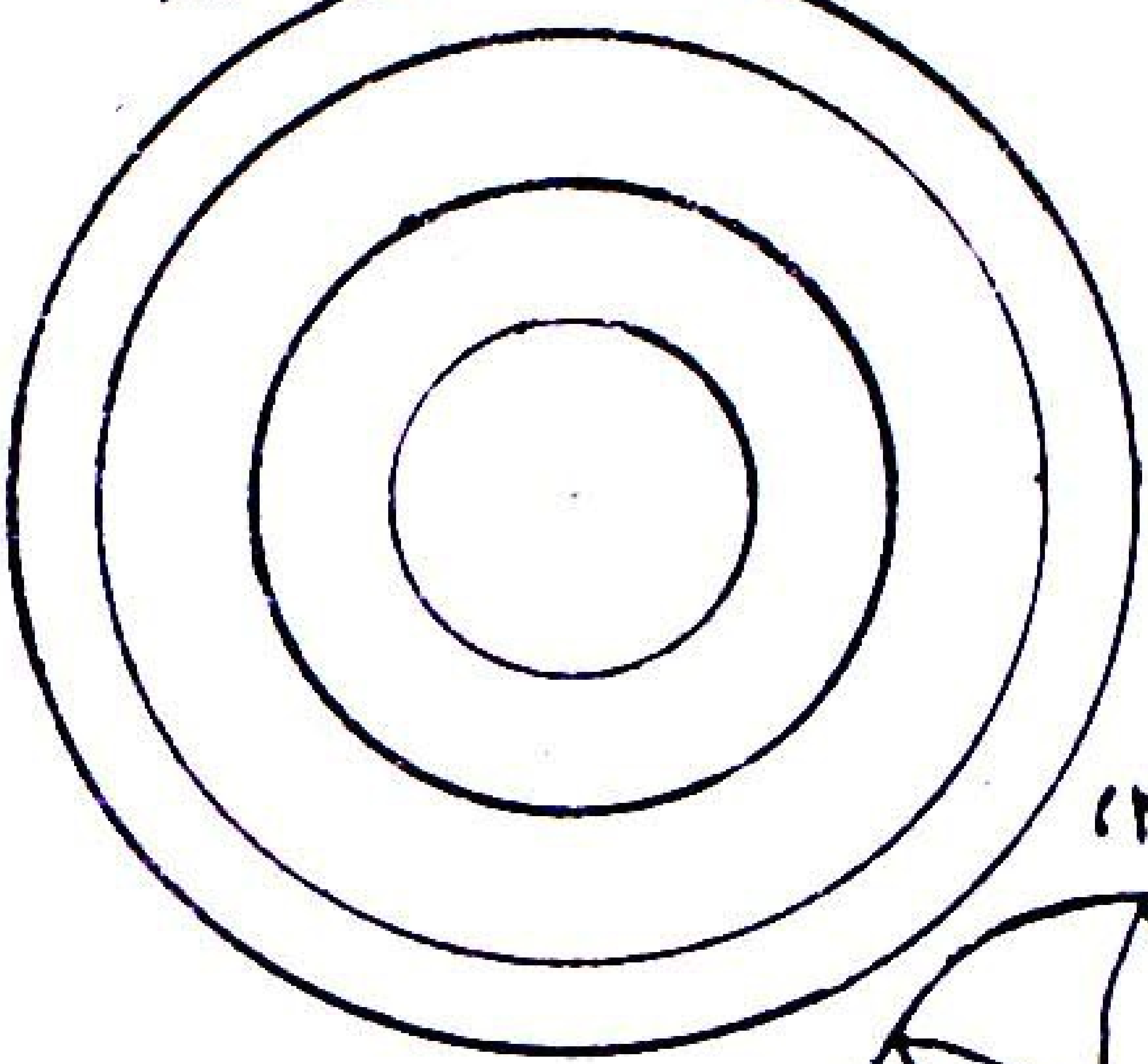

(۳)

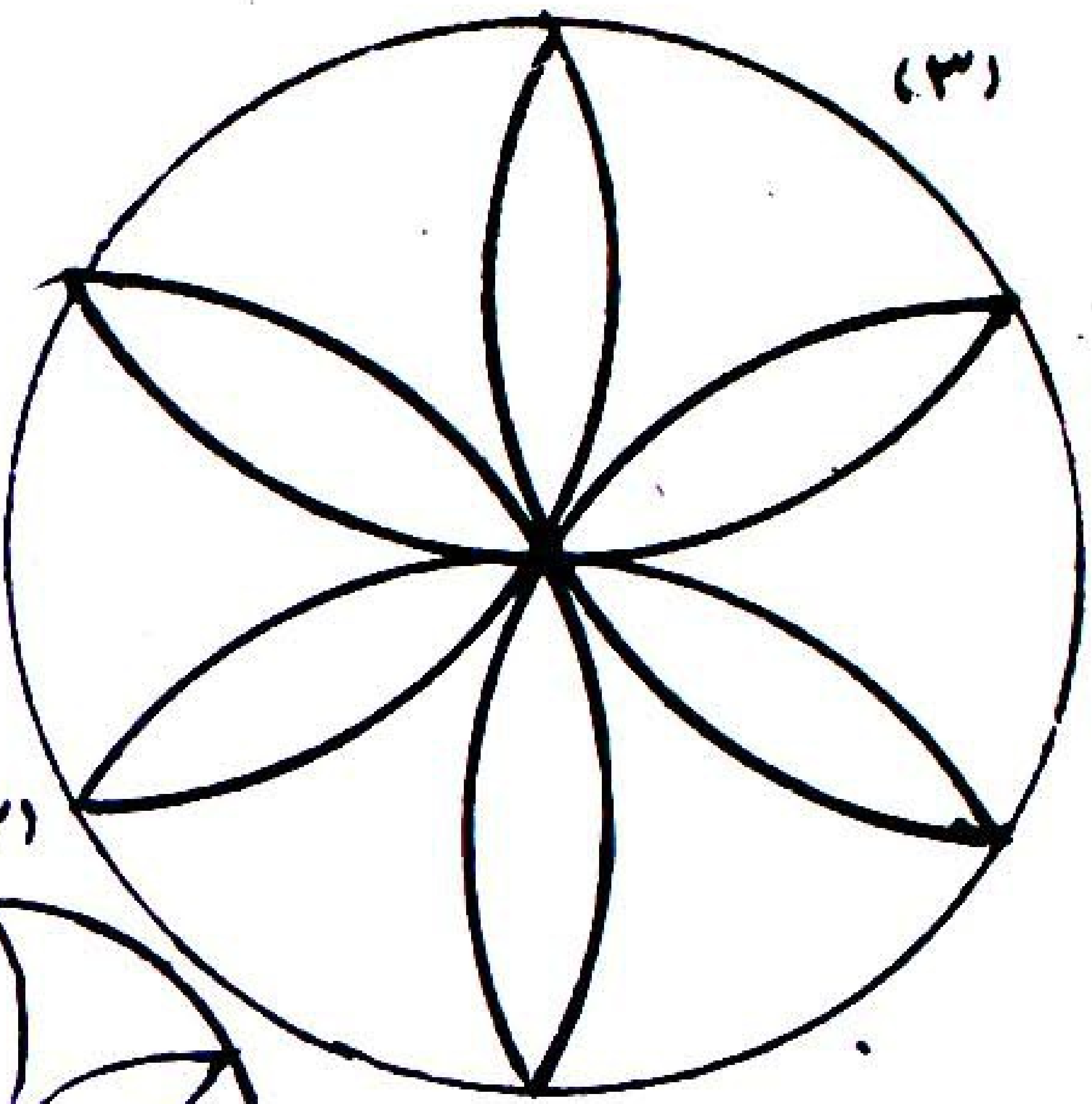

(۲)

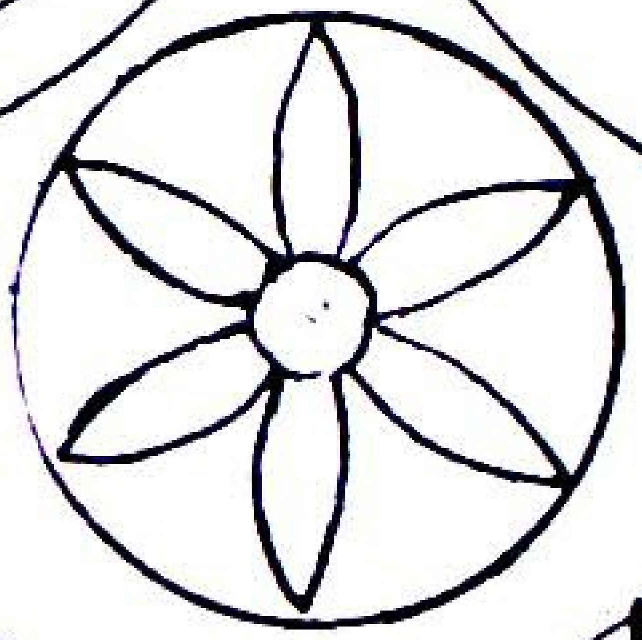

(۴)

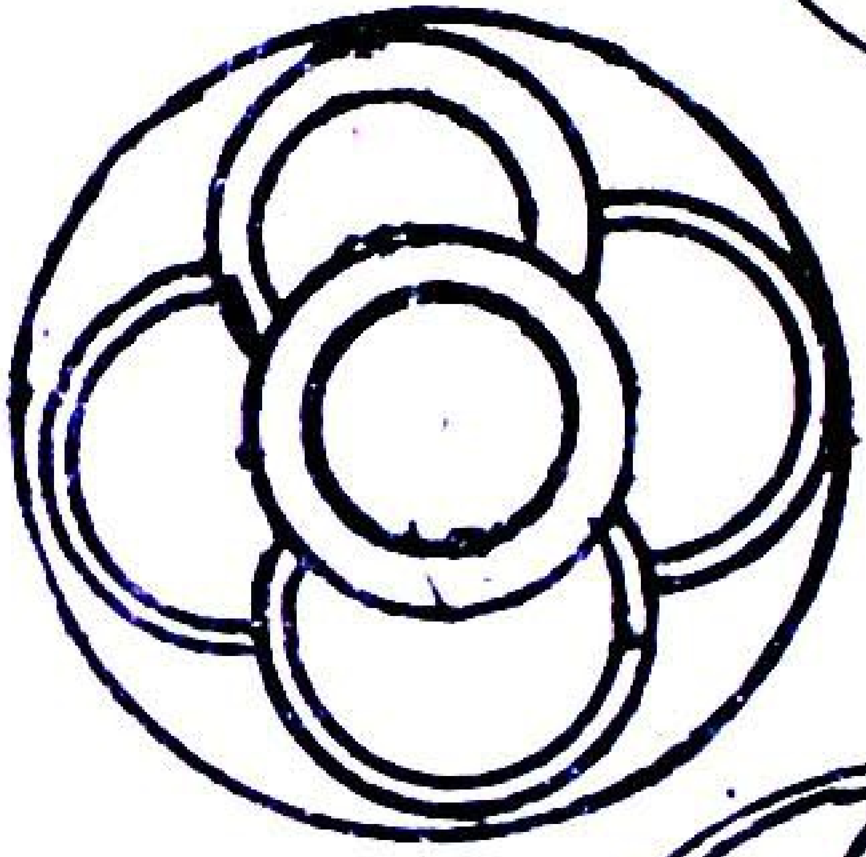

(۵)

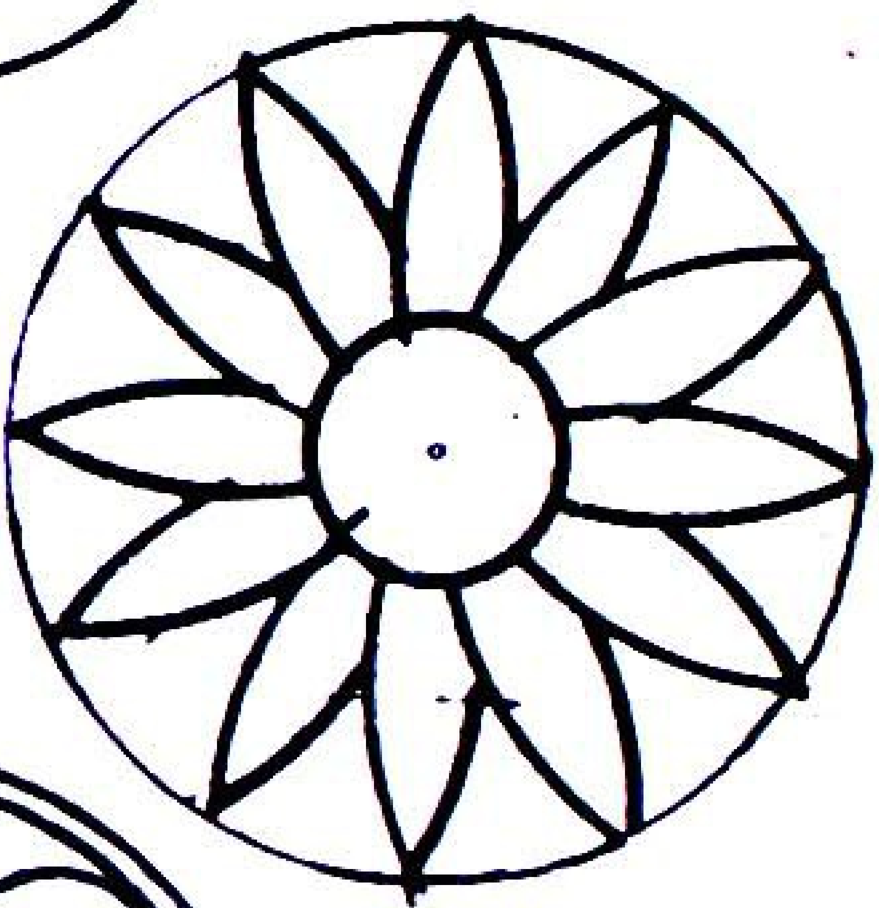

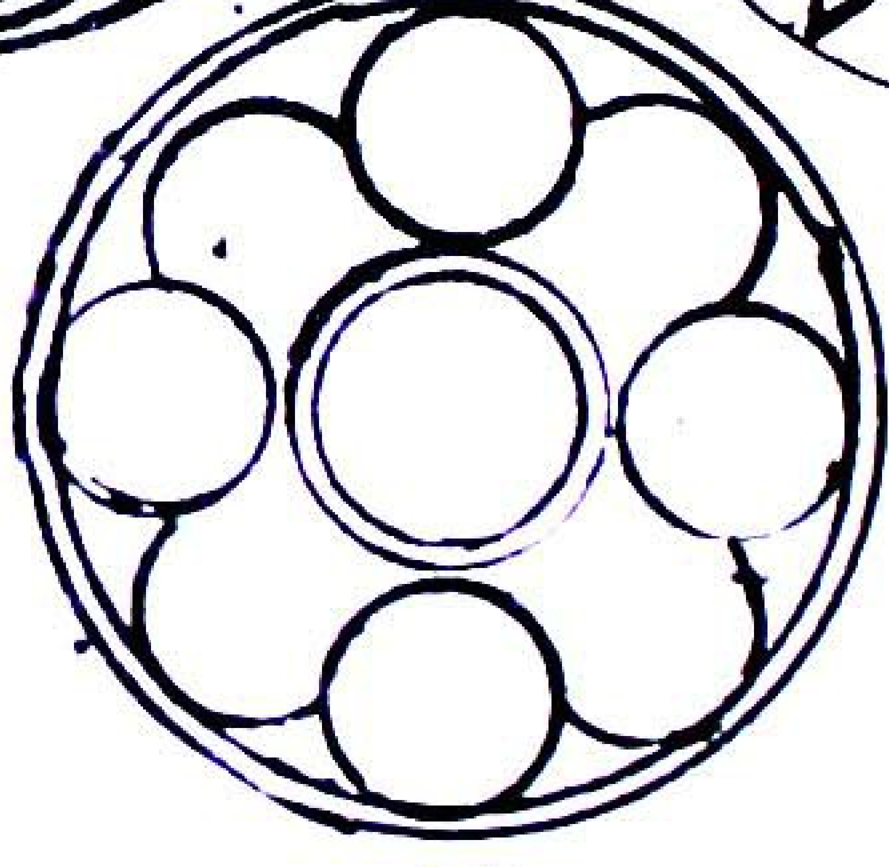

(۶)

نمبر۱ ہم مرکزی دائرے جو اس وقت صرف دائرے کے خطوط نظر آتے ہیں آگے چل کر ایک طرح کی بنیاد ہوگی ایسے ہی متوازی دائرے دور کہلاتے ہیں۔ نمبر ۲، ۳، ۵ قوسوں اور نصف دائروں کے میلان سے پھولوں کے خاکے بنے ہیں۔ نمبر ۴، ۶ بنے ہوئے نقشے آگے چل کر کارآمد ہیں۔ متعدد تجربہ کرکے ذہن نشین کریں۔

Marfat.com

شکل نمبر ۱، ۲ تین مرکزوں پر نصف دائروں کے
سرے ملا کر ان گھونگھر یالے خطوں کی ضرورت کی خاطر تجربے کریں ۔

(۲) (۱)

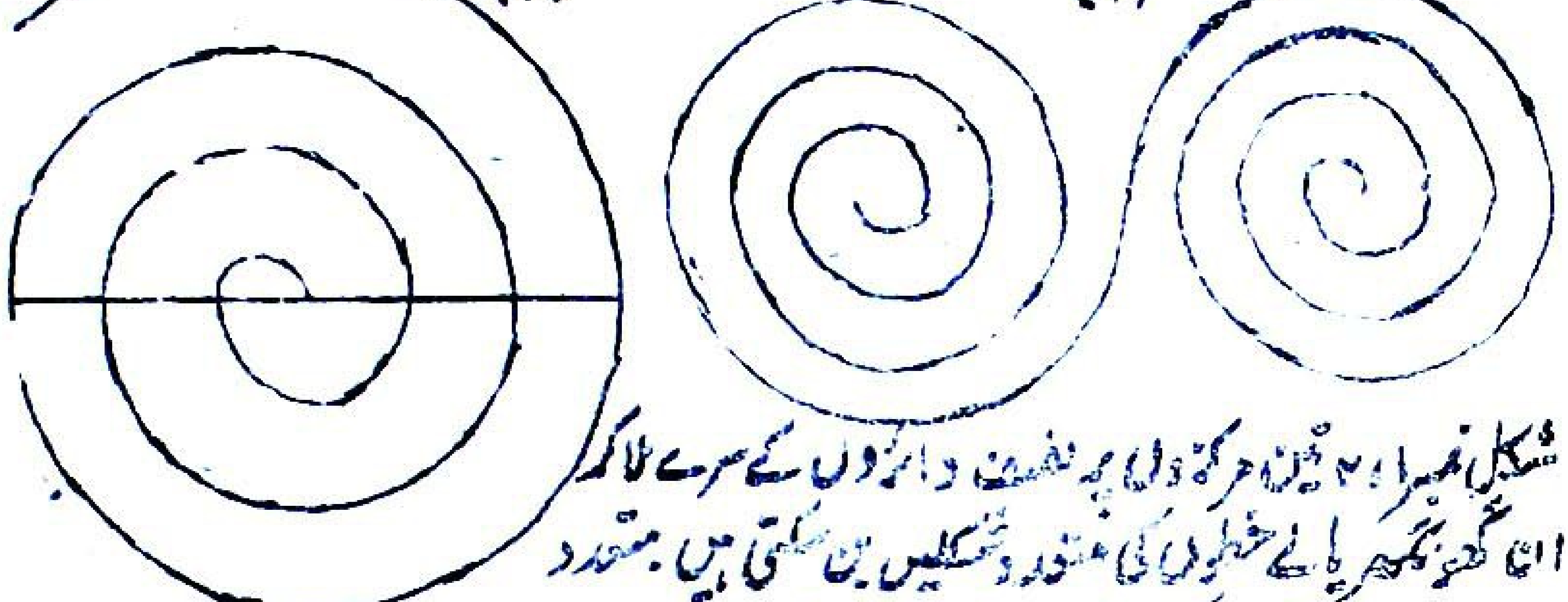

شکل نمبر ۱، ۲ تین مرکزوں پر نصف دائروں کے سرے ملا کر
ان گھونگھر یالے خطوں کی متعدد شکلیں بن سکتی ہیں متعدد
طرحوں میں ایسے خطوں کی ضرورت کی خاطر تجربے کریں ۔

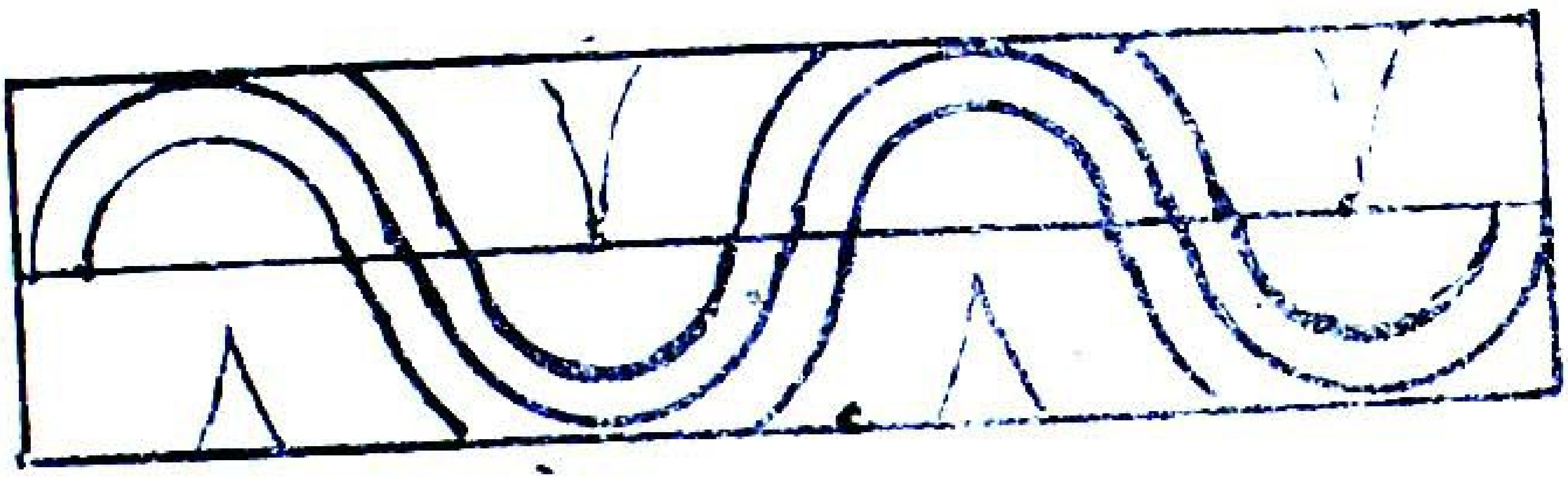

قوسوں اور خطوں کے میلان سے ایسی مختلف شکلیں بنا کر طرحوں میں اضافہ کریں

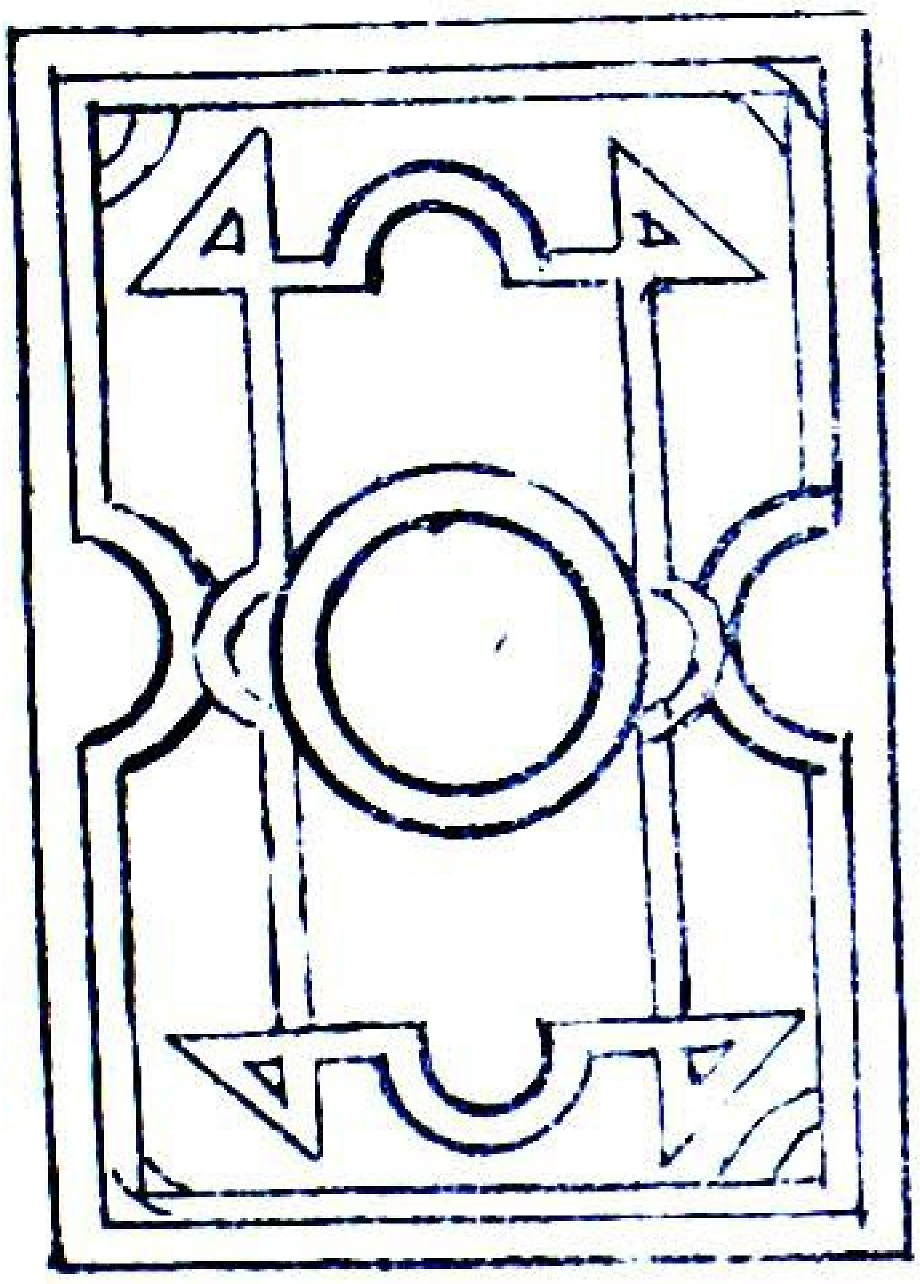

نصف دائروں کے میلان سے متعدد حاشیے بنا سکتے ہیں۔ تجربہ کریں ۔

Marfat.com

(۱)

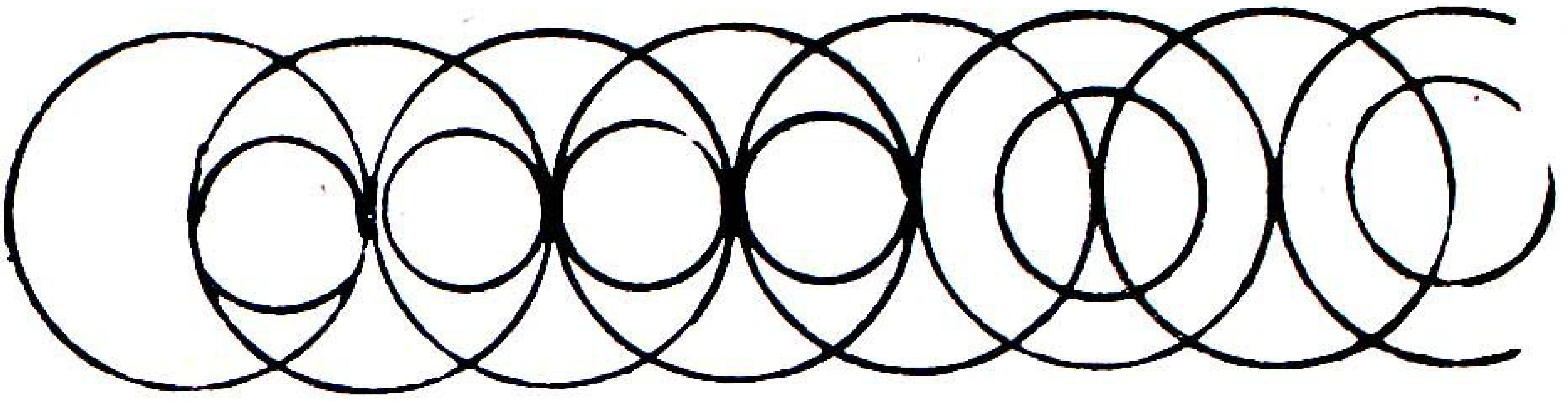

دائروں کا یہ میلان کئی قسم کے خاکوں کی بنیاد ہے

(۲)

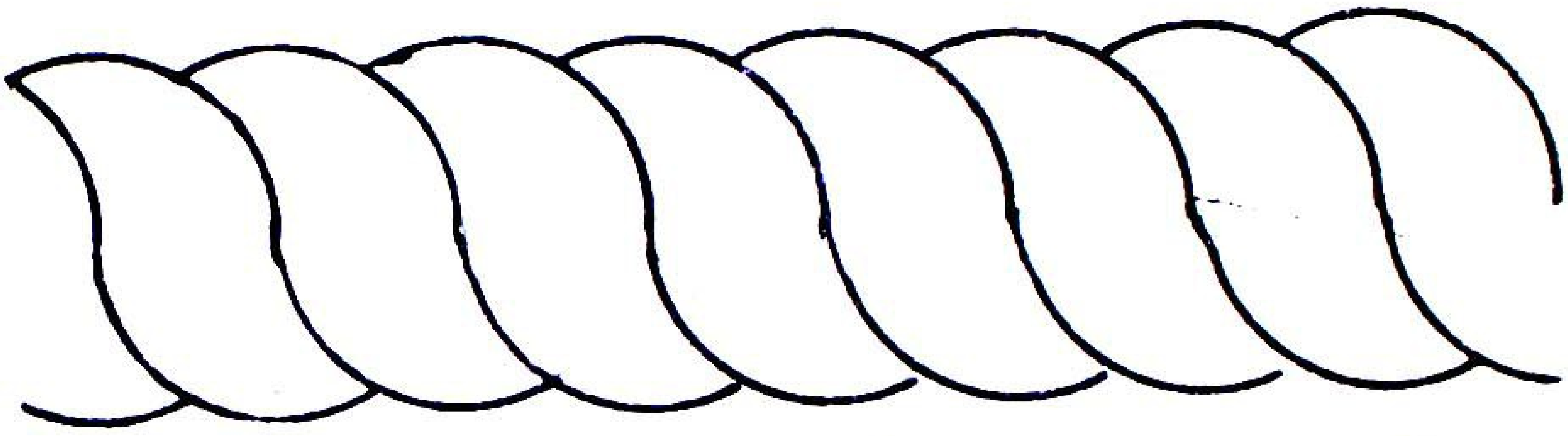

قوسوں سے بنا ہوا یہ رسی کا خاکہ جس کو انگریزی میں کیبل پیٹرن (CABLE - PITTERN) کہتے ہیں۔ جو آگے چل کر "پیرمیشی کے گنڈری دار" طرح آزاد دست خاکہ کی صورت میں بنانا ہے۔

(۳)

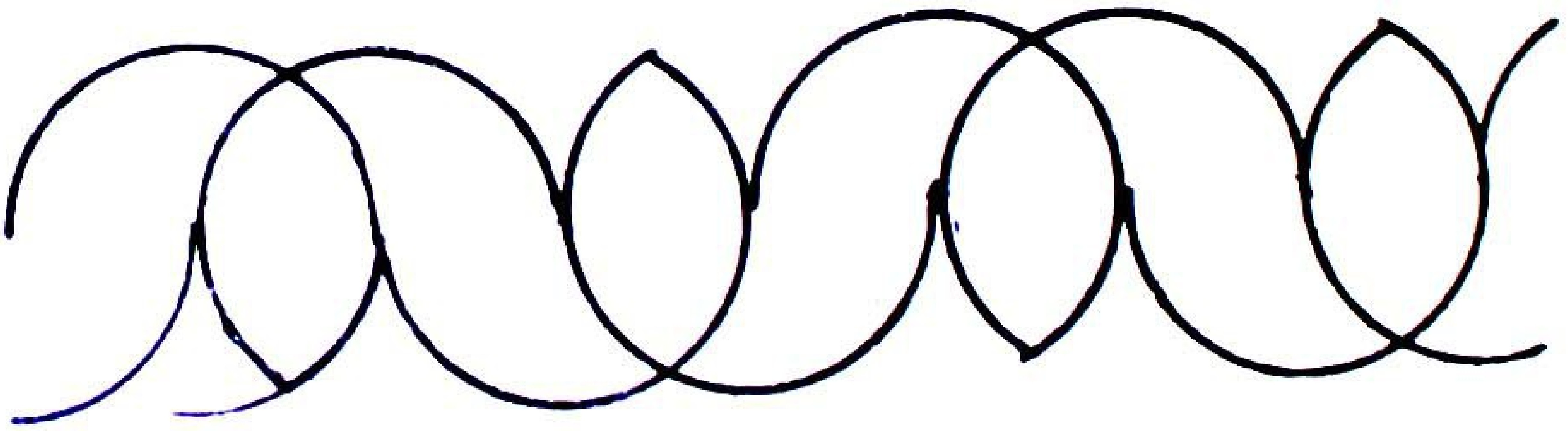

حاشیہ نمبر ۱، ۲، ۳ پرکار کے قوسوں سے وجود میں لائے گئے ہیں۔ یوں تو صرف لکیروں کی جمع بندی ہے۔ لیکن یہ خاکے آگے چل کر "دور دار" طرحوں میں کام آئیں گے۔ اور ضروری ہے کہ ایسے خاکے ذہن نشین ہوں۔ کیونکہ طرحوں کی صورت دیتے وقت پرکار کا استعمال بالکل ترک کیا جاتا ہے۔

Marfat.com

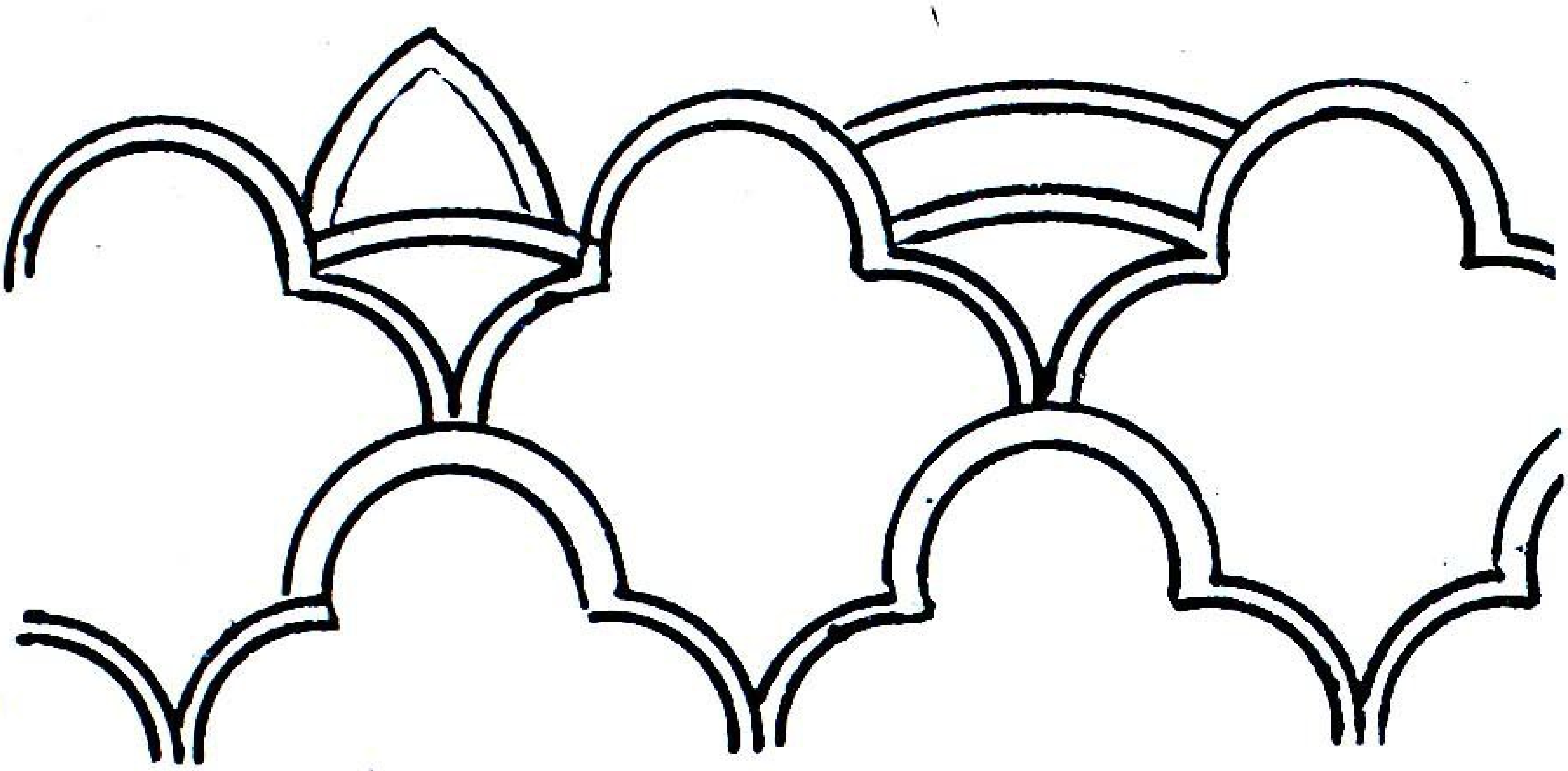

"بھاگ دار طرح"

محدود اور غیر محدود جگہوں پر ایسی محرابی شکلیں چمن بندی کرنے میں بہت کام آتی ہیں۔ تجربہ کرکے بناؤں ترکیبوں کو ذہن نشین کریں۔

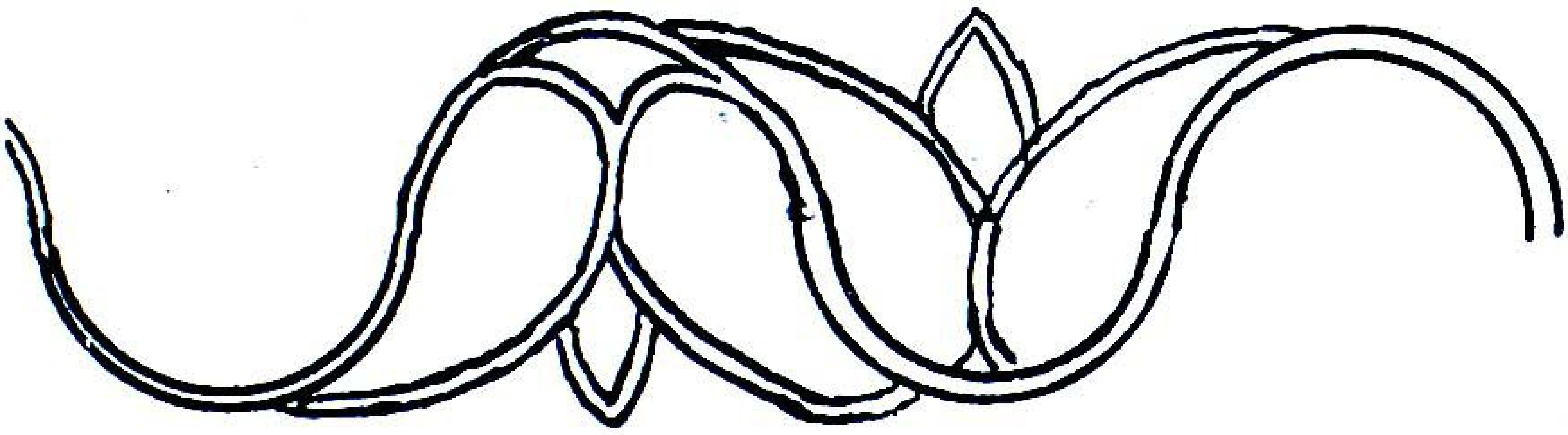

مختلف مرکزوں سے قوسوں کا یہ میلان "شال طرح" کے باداموں کے بنیادی خاکہ کو ظاہر کرتا ہے۔

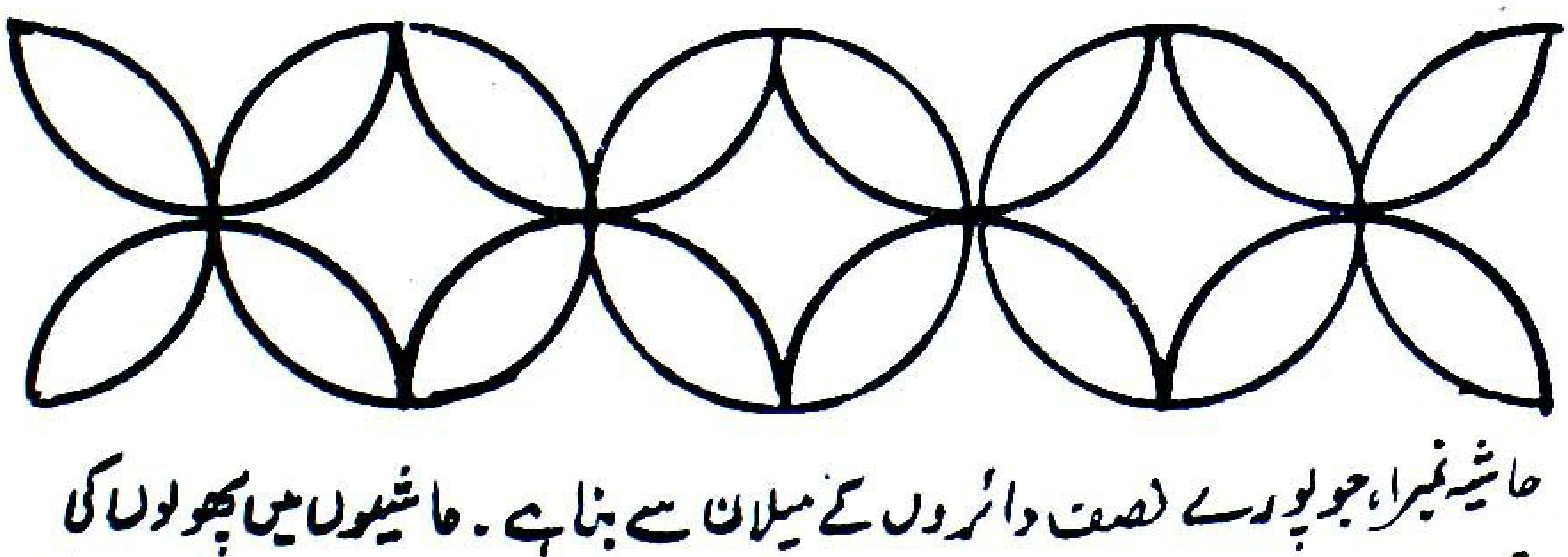

حاشیہ نمبر ا جو پورے نصف دائروں کے میلان سے بنا ہے۔ حاشیوں میں پھولوں کی ڈنٹھل کا کام دیتا ہے۔ ایسی ڈنٹھل کو چلتی بیل کہتے ہیں۔ حاشیہ نمبر ۲ جو پورے اور نصف دائروں کے میلان سے بندھا ہے۔ چار برگ والے پھولوں اور کئی قسم کے حاشیوں کی بنیاد ہے۔

حاشیہ نمبر ا جو

Marfat.com

پھول بوٹوں کی خاکہ کشی

ہمارے ہنر میں مختلف خطوط سے بنی ہوئی خاکہ کشی چمن بندی وغیرہ سجاوٹی خاکوں کے علاوہ پھولوں کی خاکہ کشی کا سیکھنا ضروری ہے۔ کیوں کہ پھول ہی ہمارے ہنر کی بنیاد ہیں۔ یوں تو پھولوں کی پنکھڑیاں شکلوں کے لحاظ سے زیادہ تعداد کی بنی ہیں البتہ معمولی تبدیلی سے ایک پنکھڑی دوسری شکل میں تبدیل ہوتی ہے۔ اسی طرح ایک شکل والی پنکھڑیوں کی تعداد کو گھٹانے اور بڑھانے سے بھی پھولوں کی شکلیں تبدیل ہو جاتی ہیں۔

عملی کام

صرف دو قوسوں کو مختلف لمبائیوں اور چوڑائیوں کا اختلاف رکھ کر ایک دوسرے کے ساتھ ملا کر کئی پھول پتوں کو بنایا جا سکتا ہے۔

جب ایک عمودی خط پر سرے ملتے ہوئے مقابلہ کے دو قوسوں سے ایک پتی بن جاتی ہے 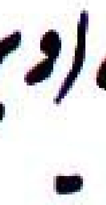 نمبر ۱

ایسی ہی پتی کے اوپر والی نوک کے بجائے ایک چھوٹے سے قوس 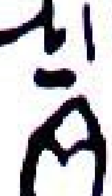 کی شکل میں تبدیل کرنے سے دوسری شکل کی پتی بن جاتی ہے۔ اسی طرح نمبر ۱ شکل والی پتی کے اوپر والی نوک کو اندر کی طرف نوک والے قوس کی شکل نمبر ۳ میں تبدیل کریں تو تیسری پتی بن جاتی ہے۔ نمبر ۲ پتی کے قوسی سرے کے درمیان ایک دوسرے کے خلاف ʌ ملائیں تو یہ پتی چوتھی شکل میں تبدیل ہو گئی۔ نمبر ایک نمبر ۴ پتی کو اوپر والی نوک کے ساتھ دائیں بائیں دو قوس اندر کو دیں۔ اس طرح نمبر ۵

Marfat.com

یہ پتی پانچویں شکل میں تبدیل ہو گئی۔

نمبر ۱ پتی کے ۱/۲ حصہ کو مٹا کر 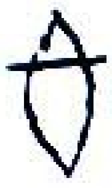 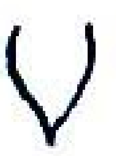 دندانے دار خط سے چار دندانے
جیسے بنائیں۔ اس طرح یہ پتی چھٹی شکل میں تبدیل ہو گئی۔

جب نمبر ۲ قوسی شکل والی پتی کے پانچ دندانے قوسی انداز میں بنائیں تو یہ ساتویں شکل میں تبدیل ہو گئی۔ اس طرح ہم نے سمجھ لیا کہ صرف دو قوسوں کے سرے مقابلہ میں ملانے سے جو پتی بن گئی معمولی تبدیلی کرنے سے سات شکلوں میں تبدیل ہو گئی۔

جیسا کہ کہا گیا ہے کہ پتیوں کی تعداد کو گھٹانے اور بڑھانے سے پھولوں کی شکلوں میں تبدیلی ہوتی ہے۔

ہم نے جو پنکھڑیاں سات شکلوں میں بنائیں ایک ایک پنکھڑی کے بڑھانے پر پھول مختلف شکلوں میں تبدیل ہو جائیں گے۔ پھول کی ہر پنکھڑی اُس پہ مرکز ہوتی ہے۔ جب کہ قدرت کے بنائے ہوئے ہر پھول کا مرکز چھوٹے دائرے کی شکل کا، درمیان میں نمایاں ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ترتیب وار مختلف تعدادوں کی پنکھڑیاں وابستہ ہوتی ہیں۔ جیسے تعداد کے بڑھانے یا گھٹانے سے پھولوں کی شکلوں میں تبدیلی ہوتی ہے اسی طرح پنکھڑیوں کی لمبائی اور چوڑائی بڑھانے سے بھی شکلوں میں تبدیلی ہوتی ہے۔ جب پنکھڑیوں کی تعداد کم یا زیادہ کی جائے تو بہت سے پھول بن جاتے ہیں اور ان کی شکلیں بھی مختلف بنتی ہیں۔ اور اگر پنکھڑیاں لمبائی میں زیادہ لمبی یا چوڑائی میں زیادہ چوڑی کی جائیں تو اس طرح گھاس کی مختلف پتیاں بن سکتی ہیں جس طرح ہم نے پہلے نمبر ۱ پر پھول پتی بنائی۔ اس شکل کے اکثر گھاس کی پتیاں ہوتی ہیں۔ فرق انکی وابستگی اور رنگوں میں ہوتا ہے۔ 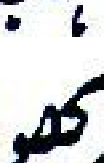 مثلاً نمبر ۱ پتی ایک عمودی خط کے سرے پر رکھ دیں۔ اور اس عمودی خط کے دائیں 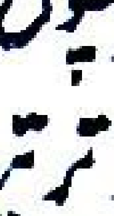 بائیں چھوٹے ترچھے خط جوڑ کر ان کے ساتھ پہلے کی طرح پتیوں کو وابستہ کر دیں تو یہ تینوں گھاس کے پتے کہلائیں گے

جب کہ عمودی خط کو اور بڑا کر دیں اور دائیں بائیں چھوٹے ترچھے خطوں کے سروں کے ساتھ اسی طرح پتیوں کو وابستہ کریں تو ایک ٹہنی بن جائے گی

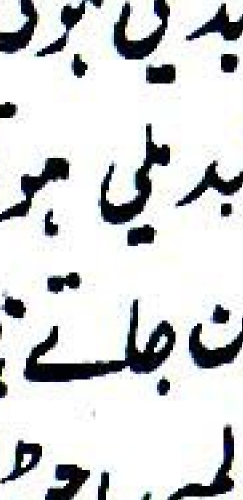

جب کہ نمبر ۱ پتی میں اسی انداز میں دندانے دار نوکیں بنا دیں تو اس

Marfat.com

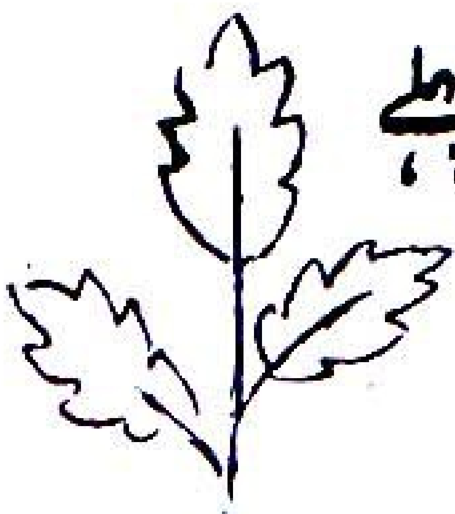

طرح پتی کی شکل تبدیل ہو جائے گی۔ اس طریقہ پر بنائے ہوئے پتوں کو پہلے کی طرح عمودی اور ترچھے خطوں کے سروں پر بنائیں تو دوسرے قسم کی گھاس کی ٹہنی بن جائے گی۔

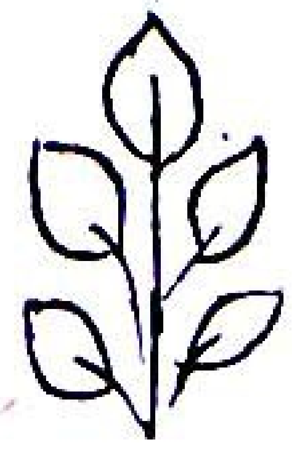

پہلے نمبر کی پتی کو ذرا چوڑی بنا کر 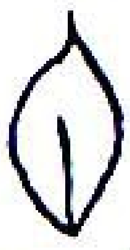 اور اس طرح ترچھے خطوں پر جوڑ کر تیسرے قسم کی ٹہنی بن جائے گی۔ ان دونوں شکل کی پتیوں کی لمبائی زیادہ کر دیں تو اور دو قسموں کی پتیاں بن جائیں گی۔ اگر دو قوسوں کو ذرا ایک دوسرے سے دور

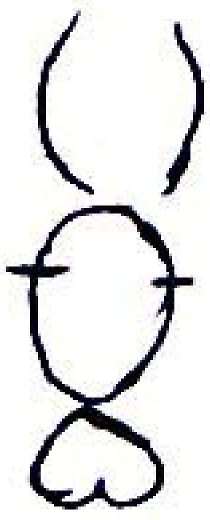

اور مقابل میں رکھیں اور سرے کے ساتھ ایک چھوٹے افقی قوس کو عمودی قوسوں کے سروں سے ملا دیں۔ اور نچلے سروں کے ساتھ یا پانچویں ہندسہ کے انداز پر ملا دیں تو 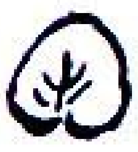 ایک اور قسم کی گھاس کی پتی بن جائے گی۔ جب اس 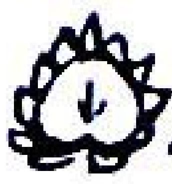 پتی کو دندانے دار بنائیں تو دوسری شکل میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

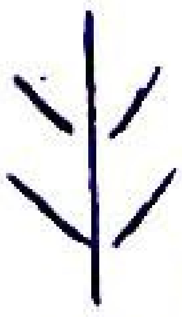

ایک عمودی خط کے دائیں بائیں جانب دو دو ترچھے خط لگائیں

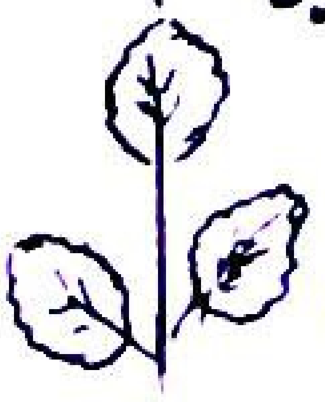

ان کے باہر (ہر خط کے سرے کی) جانب پہلی شکل والی پتی کی طرح قوسوں کو ایک دوسرے کے ساتھ ملا دیں تو یہ ایک اور شکل کا پتا بن گیا

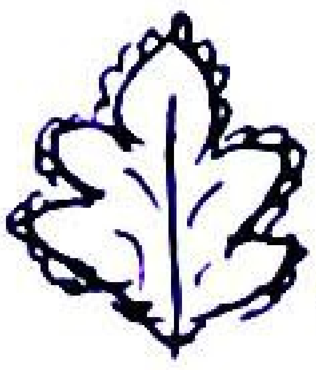

اس پتے کے باہری خط کو دندانے دار بنانے سے دوسری شکل بن جائے گی۔

مطلب یہی ہے کہ ہر شکل معمولی تبدیلی سے دوسری، .... تیسری شکل میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ اسی طرح بنائی ہوئی پتیاں مختلف بیلوں کے ساتھ وابستہ رکھنے سے مختلف شکلیں تیار ہوتی ہیں۔ اگلے صفحے پر مندرجہ بالا سبق کے مطابق پھولوں کے خاکے تیار کرنے کی ترکیبیں دکھائی گئی ہیں۔

Marfat.com

Marfat.com

مختلف شکلوں کی پتیاں جو گھاس پتوں کی صورت میں بھی استعمال ہو سکتی ہیں اور پھول پتیوں کی شکل میں بھی۔ جب کہ الٹی سیدھی کر کے وہ بھی سادہ طرح سے عمل میں آ سکتی ہیں۔

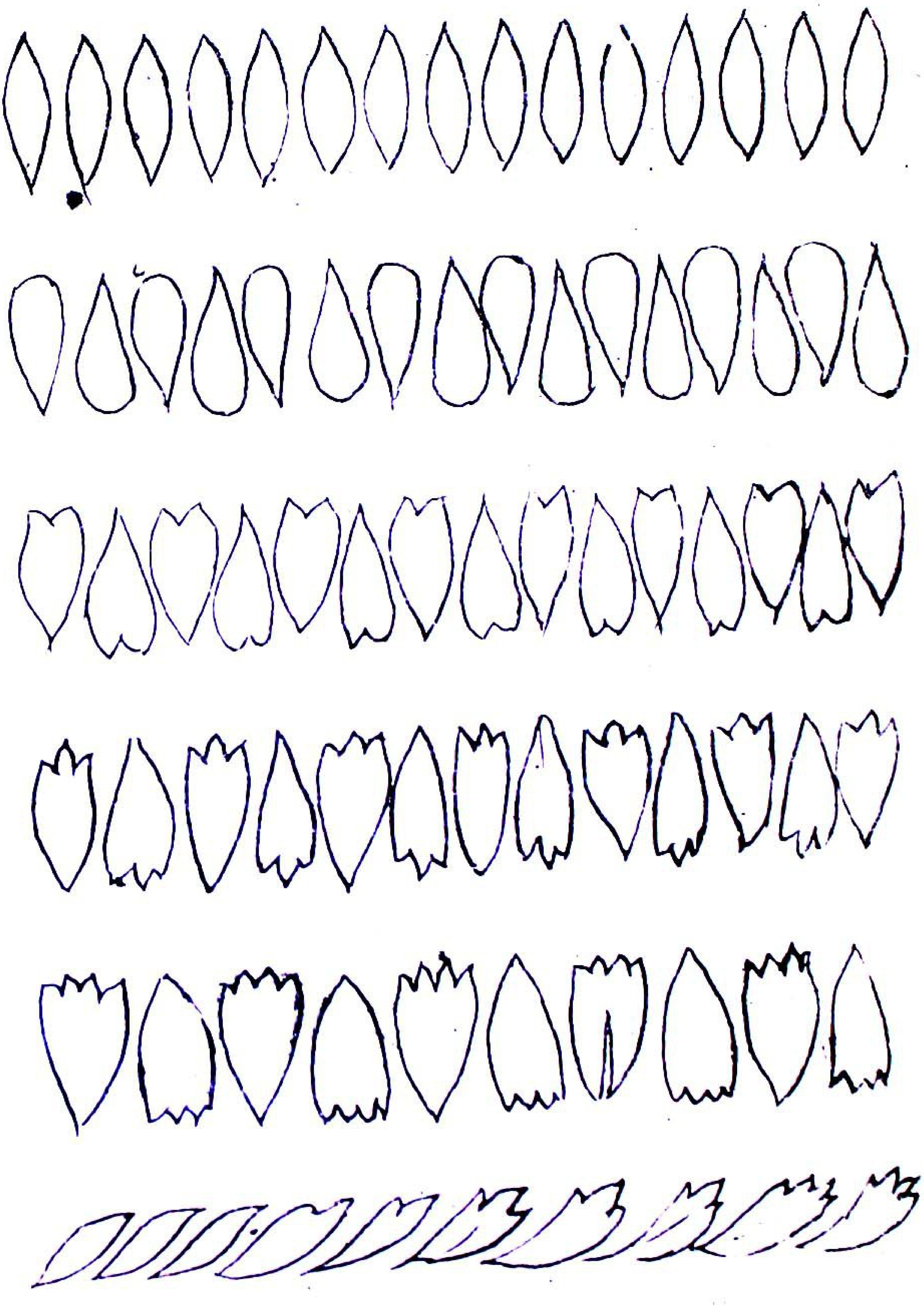

Marfat.com

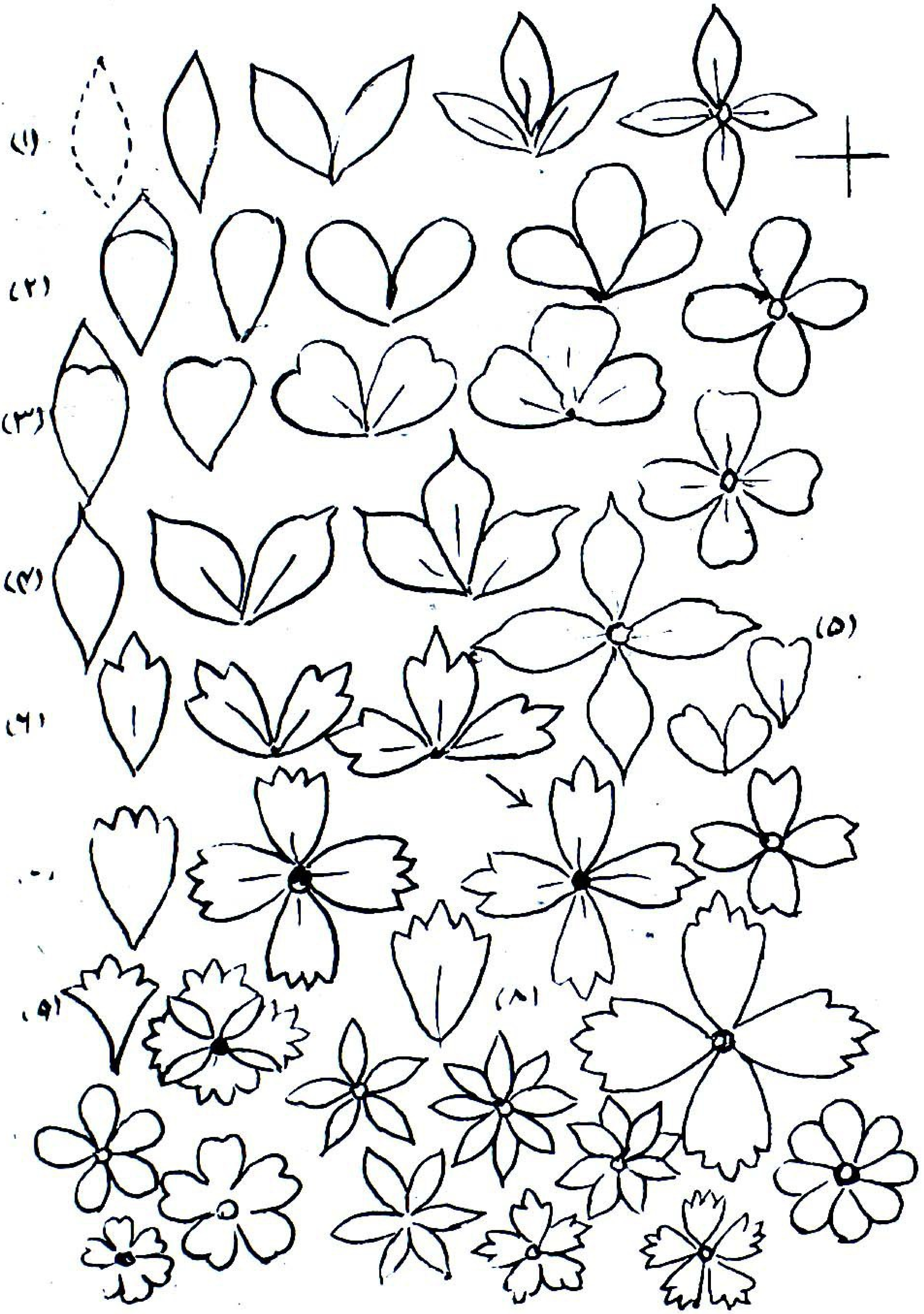

Marfat.com

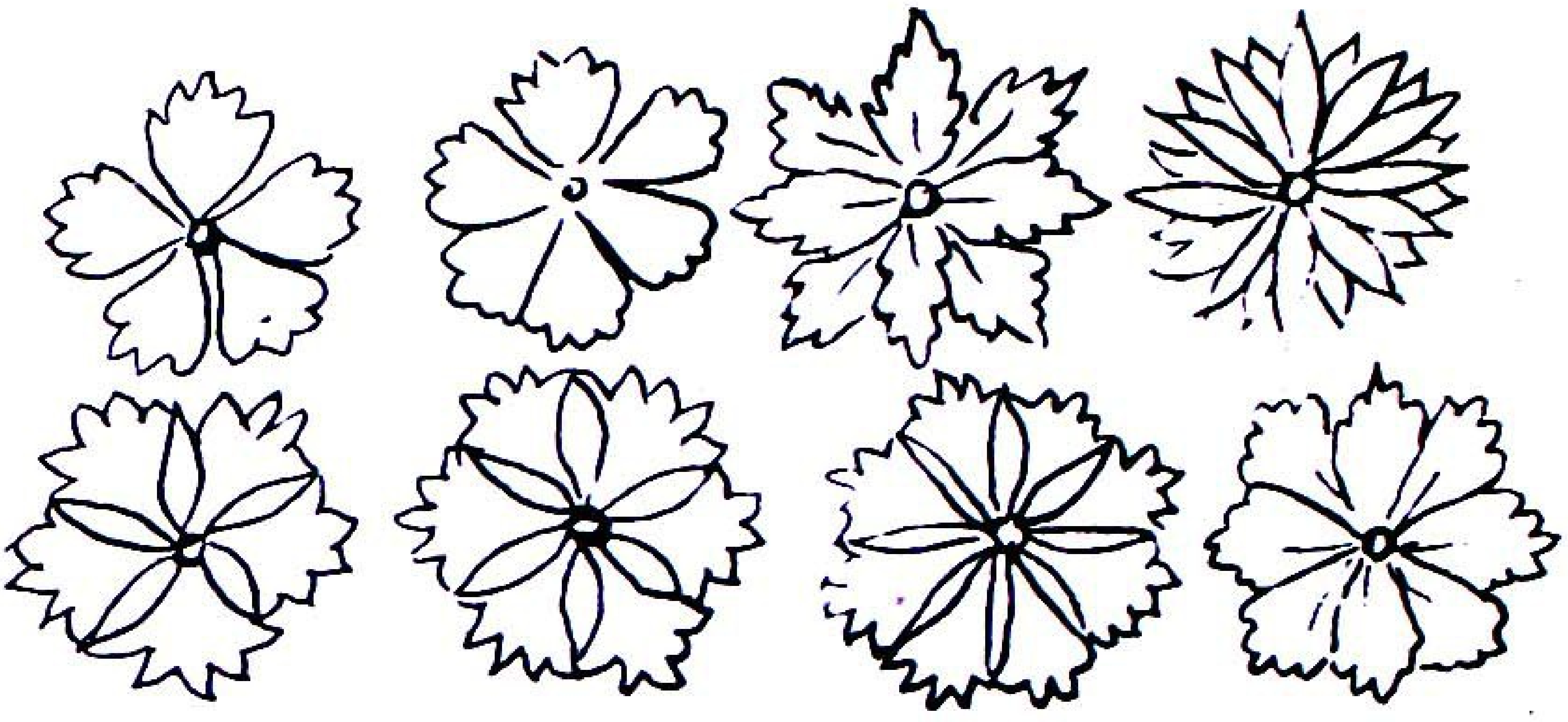

ان پھول پتیوں کو چار پنکھڑیوں کے پھول کی شکل دینے کی خاطر دو (مستقیم ا
افقی اور عمودی خطوط کا کراس لگائیں —+— اور خطوں کے سروں کی جانب پتیوں
کا سلسلہ تیار کریں۔ تو چار پتیوں والا پھول تیار ہوگا۔ اسی طرح ایک نقطہ مرکز پر
ایک عارضی دائرہ کا خطِ محیط لگا کر مرکز کے نقطے سے چھ برابر کے حصے بنائیں اور

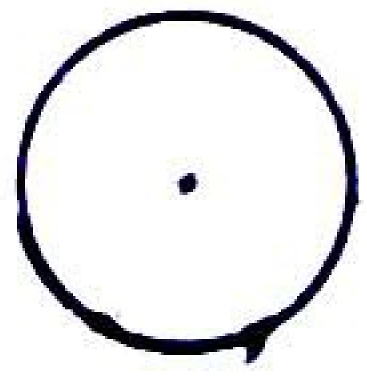

ان پر پتیوں کا سلسلہ تیار کریں تو چھ پنکھڑیوں کا پھول تیار ہو
گا۔ اسی طرح آٹھ دس بارہ سولہ حصے بنا کر مطلوبہ پنکھڑیوں
والے پھول تیار ہو سکتے ہیں۔

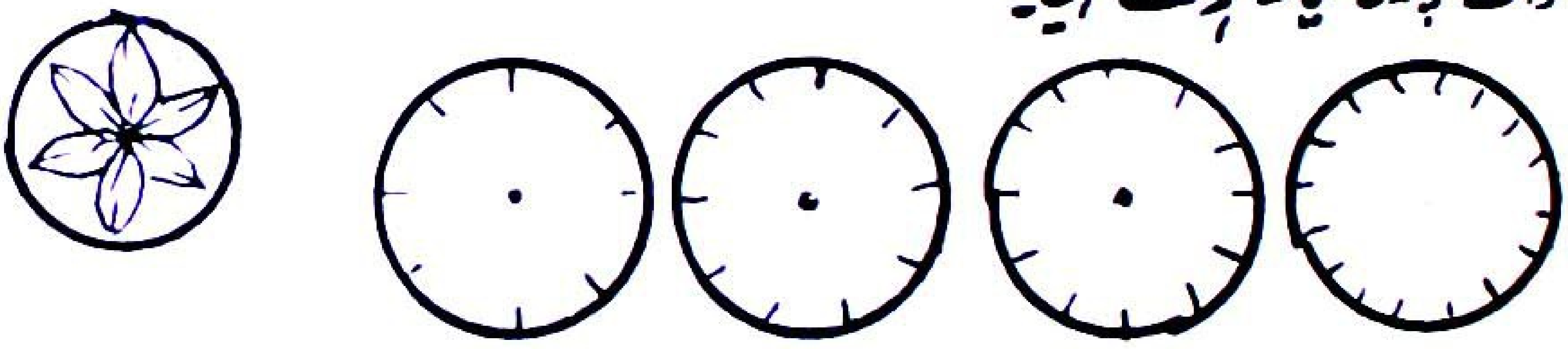

ان تمام (ایک پتی۔ دو پتی اور تین پتیاں والے) شگوفوں کو اپنے اپنے
متعلقہ پھولوں کے ساتھ وابستہ کرنے کا وہی ڈھنگ ہوتا ہے جو کسی بھی قدرتی طور
پر کھلے ہوئے پھول بوٹے کا ہوتا ہے جہاں تک ان پھولوں کے خاکوں کو قدرتی شکل
دینے کا تعلق ہے، مبتدیوں کے لیے زیادتی ہوگی۔ پھر بھی ایک رجحان پیدا کرنے
کی خاطر بالکل سرسری طور پر ان پھولوں کو چھوٹے بوٹوں کی شکل میں خاکے تیار کرنے
ضروری ہیں تاکہ آپ آسان سے آسان "طرح" تیار کرنے کی صلاحیت اجاگر
ہو سکے۔

Marfat.com

جب ہم ایک پتی کی شکل وصورت پر غور کریں۔ تو یہ بات عیاں ہوگی۔ کہ جب ایک باغ کا مالی نئے پھول اگانے کی خاطر زمین میں تخم ریزی کرتا ہے تو اس تخم کی پہلی پھوٹی ہوئی کلی ایسی ہی ایک پتی کی صورت میں سامنے آتی ہے۔ جب یہ کلی دوسرے تیسرے دن پھولتی ہے تو یہ شگوفہ دو پتیوں کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ اسی طرح چوتھے پانچویں دن یہ شگوفہ تین پتیوں کا نظر آتا ہے۔ جو آخر کار ایک پورے پھول کی صورت میں سامنے آتا ہے۔ خواہ یہ پھول چار پتیوں کا ہو یا چار سے زیادہ کا۔ جیسا کہ کہا گیا ہے کہ ہر پھول کی پتیاں لمبائی چوڑائی اور رنگت کے لحاظ سے دوسرے پھول سے مختلف ہوتی ہیں۔ پھر بھی مشاہدہ کرنے سے ظاہر ہے کہ کئی پھولوں کے پتے جسامت کے لحاظ سے بہت کم فرق ظاہر کرتے ہیں۔ لیکن جو فرق بالکل نمایاں ہوتا ہے وہ رنگت کے علاوہ شاخوں اور ٹہنیوں کی لمبائی اور موٹائی سے جو ان کو ایک دوسرے سے علیحدہ کرنے میں زیادہ مدد دیتی ہے۔ اسی طرح ان بوٹیوں کے گھاس پتے (باوجودیکہ پھول پتے یکساں ہونے کے) ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔

اس طرح ظاہر ہے کہ ایک ہی شکل کے پھول پتے والی بوٹی کے خاکہ کو تین طرح کے اختلاف سے ایک ہی طرح ڈیزائن (DESIGN) میں استعمال کر سکتے ہیں اول تو پتوں کی تعداد کے لحاظ سے۔ دوم رنگتوں کے لحاظ سے۔ سوم شاخوں اور گھاس پتوں کی لمبائی اور موٹائی کے لحاظ سے۔

اگرچہ یہ تینوں تبدیلیاں ایک ساتھ عمل میں لانے کا تصور فی الحال سمجھ سکتے ہیں، لیکن ان تینوں تبدیلیوں کو تصویری شکل دینے سے پہلے ضروری ہے کہ پہلے ابتدائی منزل کو طے کریں۔ جس کے زینے بتدریج طے کرنے کی صورت میں یہی پھول پتے آئیں گے جو ہم نے پہلے صفحوں میں تیار کیے۔ جن کو پھول بوٹوں کی صورتوں میں لانے سے یہ بات ذہن نشین کرنا ہوگی کہ آگے چل کر کس طرح (کچھ مشکل خاکوں والے) پھول بوٹوں کے خاکے (PLANT DRAWING) تیار کر سکیں گے۔

جو پھول پتے ہم نے بنانے سیکھے ہیں، اگرچہ قدرتی پھولوں کے ہی خاکے ہیں لیکن بالکل عین قدرتی پھول بوٹوں کے خاکے نہیں کہلا سکتے ہیں۔ کیوں کہ ابتدائی کوششوں میں قدرتی جمالیات کا قطعی مقابلہ کرنا مناسب نہیں۔

Marfat.com

اس طرح ان پھول پتوں کے نام کسی حد تک فرضی ہیں۔ جب کہ ایک پتی کو یک برگی، اسی طرح بتدریج دو برگی، سہ برگی، چو برگی، پنج برگی، چھ برگی وغیرہ جنہیں پتیوں کے تعدادی ناموں سے پکارتے...... ہیں۔ یہ بات یاد رکھنی ضروری ہے کہ جب ہم ان یک برگی، دو برگی وغیرہ کو کونپلوں یا شگوفوں کی صورت میں استعمال کریں گے تو ان کے نیچے ایک چھوٹی سی دو برگی وابستہ ہوگی۔

یک برگی :- کونپل کے علاوہ گھاس پتوں کے خاکے ہی ہو سکتے ہیں۔ جن کو انکھڑیاں کہتے ہیں۔

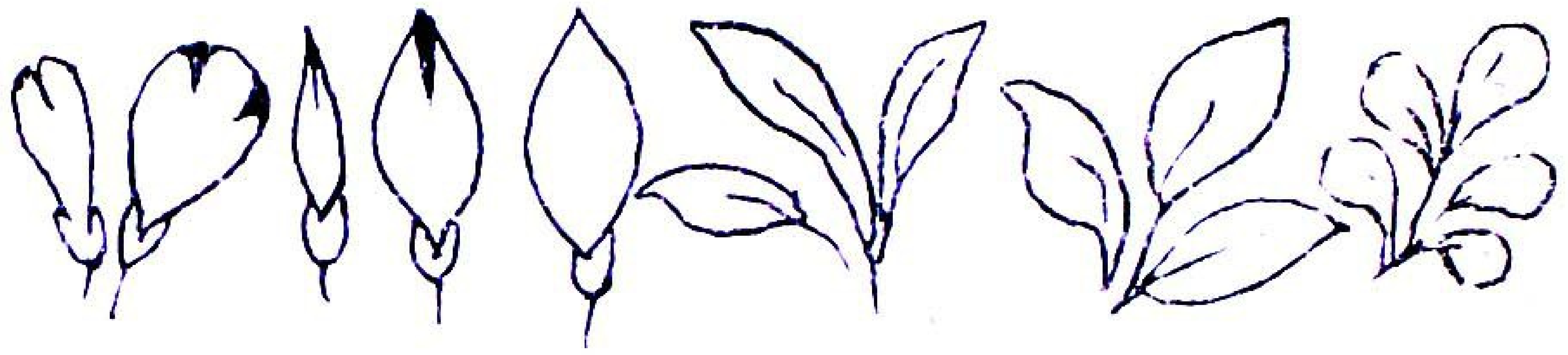

دو برگی :- اگرچہ کونپلوں کے خاکے بھی ہو سکتے ہیں۔ پھر بھی جڑواں صورت میں دو برگی پتے کئی قدرتی جھاڑیوں میں لگے ہوتے ہیں۔ جو کہیں پھول کی صورت میں اور کہیں گھاس پتوں کی شکل میں عیاں ہوتے ہیں۔

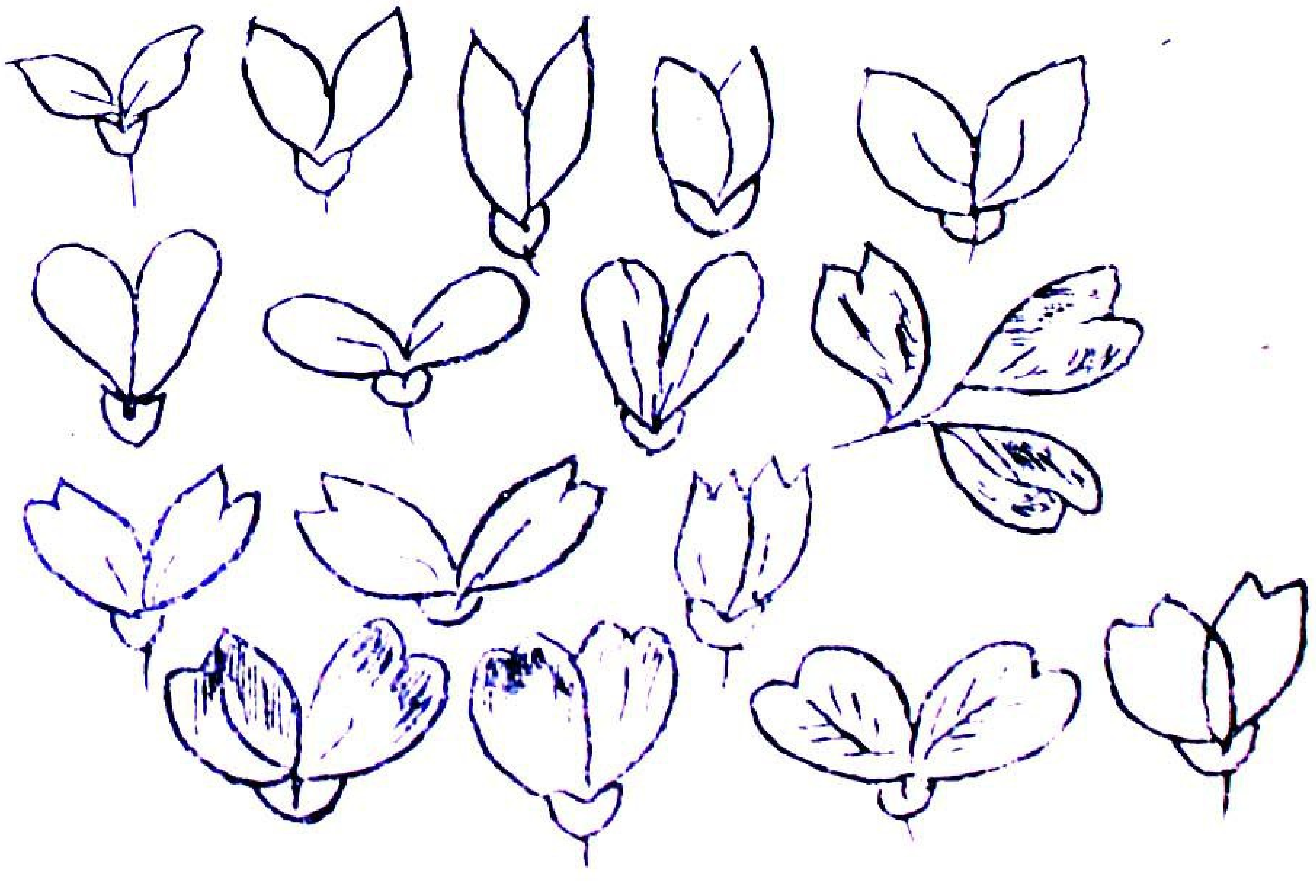

Marfat.com

سہ برگی :۔ ایک پھول کا نام شام راک (SHAM ROCK) ہے جس کے صرف تین برگ (پتے) ہوتے ہیں۔ جو زرد رنگ کا ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ میتھی (سبزی) کا پتہ بھی سہ برگی ہی ہوتا ہے۔ اور جھیل ڈل کے گھاس (کھٹر) میں بھی اسی شکل کے پتے ملتے ہیں جسے اکثر "تر پتیہ" کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔

Marfat.com

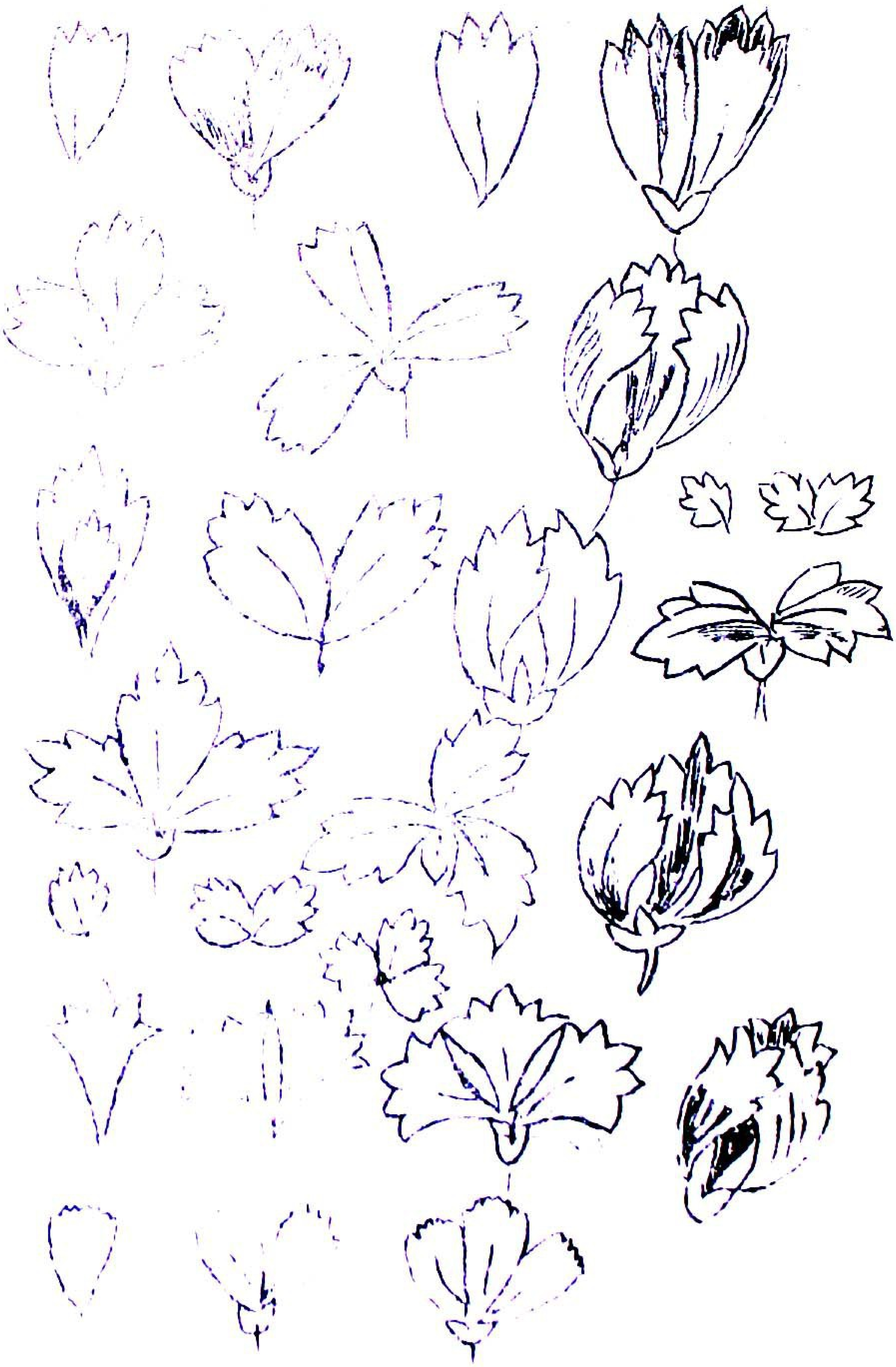

Marfat.com

ابھی تک ہم نے یک برگی، دو برگی، اور سہ برگی کونپلوں کلیوں اور شگوفوں ا
کو متعدد صورتوں میں علیحدہ علیحدہ دکھایا۔ اب ان کونپلوں، کلیوں اور شگوفوں
کے علاوہ پورے طور پر کھلے پھولوں کو جمع کر کے شاخوں اور پتوں کے ساتھ وابستہ
کر کے پھول بوٹوں کی شکل میں ظاہر کریں گے۔

Marfat.com

Marfat.com

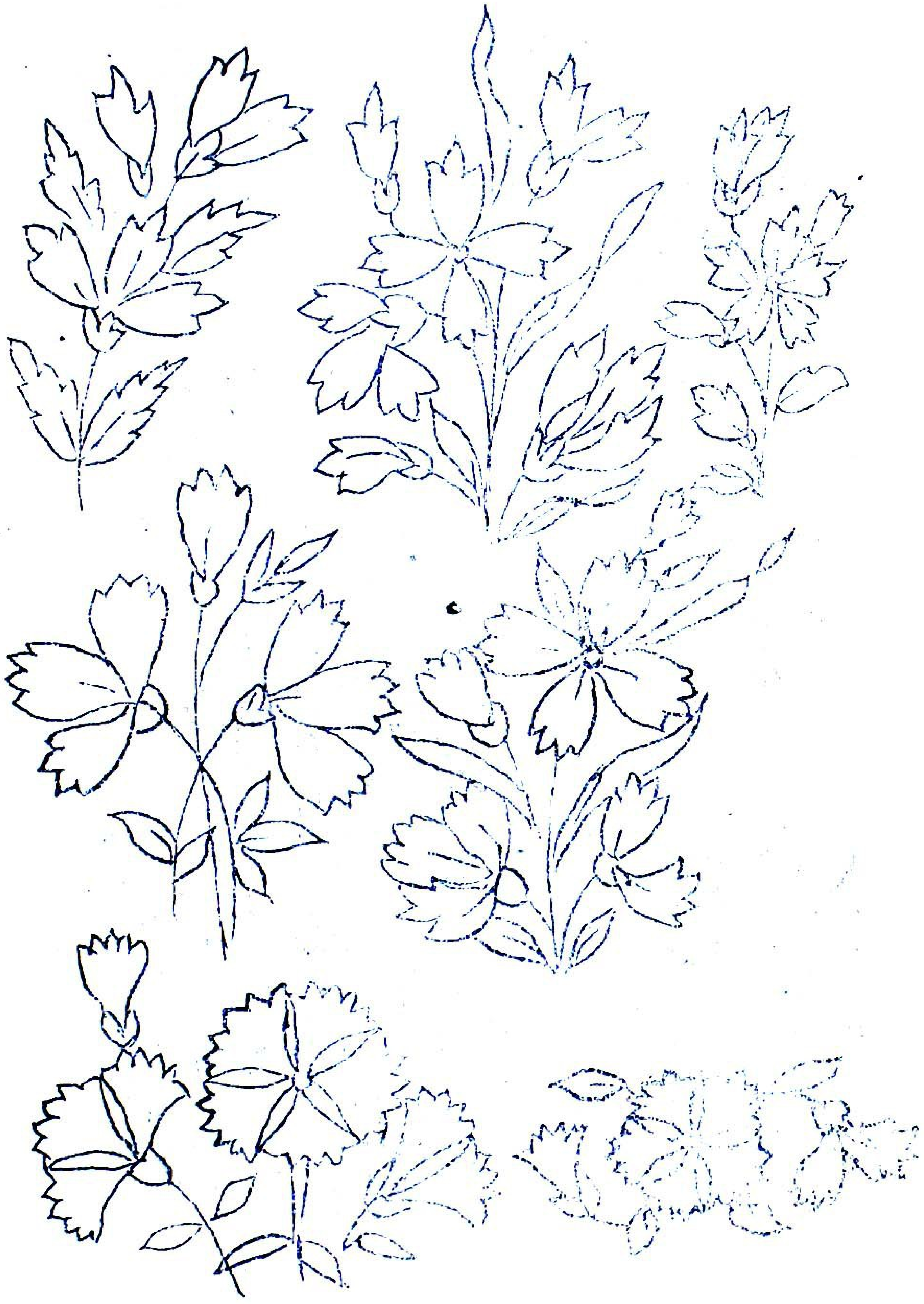

Marfat.com

ابھی تک جو کلیاں شگوفے اور ان کے متعلقہ پھول وغیرہ جمع کر کے ہم نے پھول بوٹوں کی صورتوں میں پیش کیے۔ یہ تو ان کی اپنی علیحدہ علیحدہ صورتیں ہیں۔ جو اپنی اپنی نوعیت کے لحاظ سے ہیں اور کسی بھی موقع محل کے مطابق "طرح" (ڈیزائن) کی صورتوں میں استعمال کر سکتے ہیں۔ ذیل میں ان پھول بوٹوں کو ایک ساتھ مجتمع کر کے ایک طرح کی صورت دی جاتی ہے:

Marfat.com

جس طرح پھول بوٹوں کے خاکے بالکل آزاد دستی (FREE HAND) کے تحت کھینچنے لازمی ہیں۔ اس طرح پھول بوٹوں جھاڑیوں اور درختوں کے مختلف شکلوں والے پتے بنانے اور ان کے خاکے کھینچنے کی مشقیں بھی لازمی ہیں۔ ذیل میں چند پتوں کے خاکے دیے جاتے ہیں۔ جن کی مشقیں کرنے کے علاوہ ان کو اصلی صورتوں میں بنانے کے لیے متعلقہ پھول بوٹوں جھاڑیوں اور درختوں کا اصل مشاہدہ بھی ضروری ہے۔ بلکہ ان خاکوں کے علاوہ جہاں کہیں بھی پھول بوٹے وغیرہ مل جائیں۔ خاکے بنانے کی کوششیں جاری رکھنی لازمی ہیں۔

Marfat.com

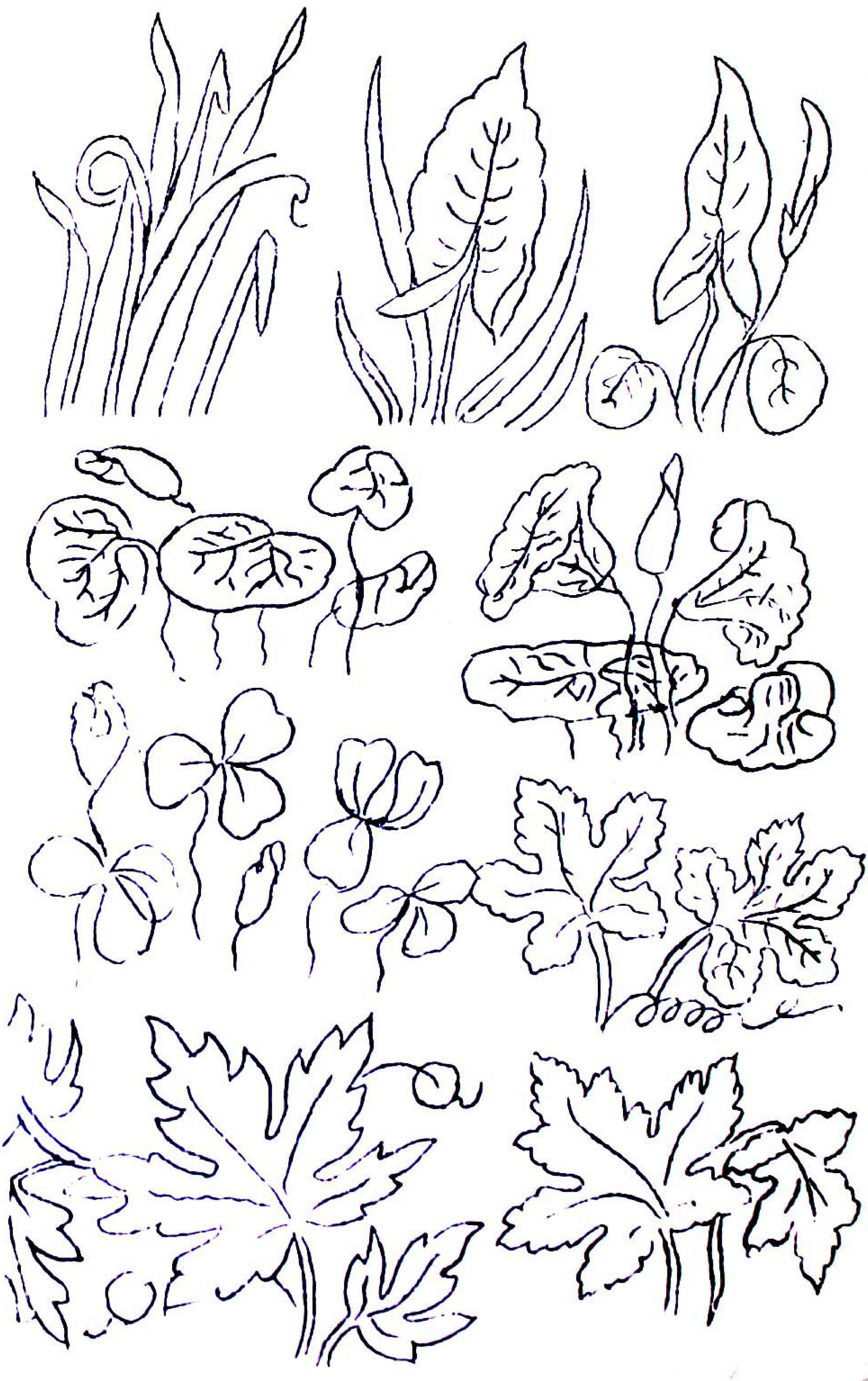

Marfat.com

عملی کام

ہمارے سامنے جو بُوٹی پتیوں اور ڈنڈیوں سمیت کھڑی ہے۔ اس کے

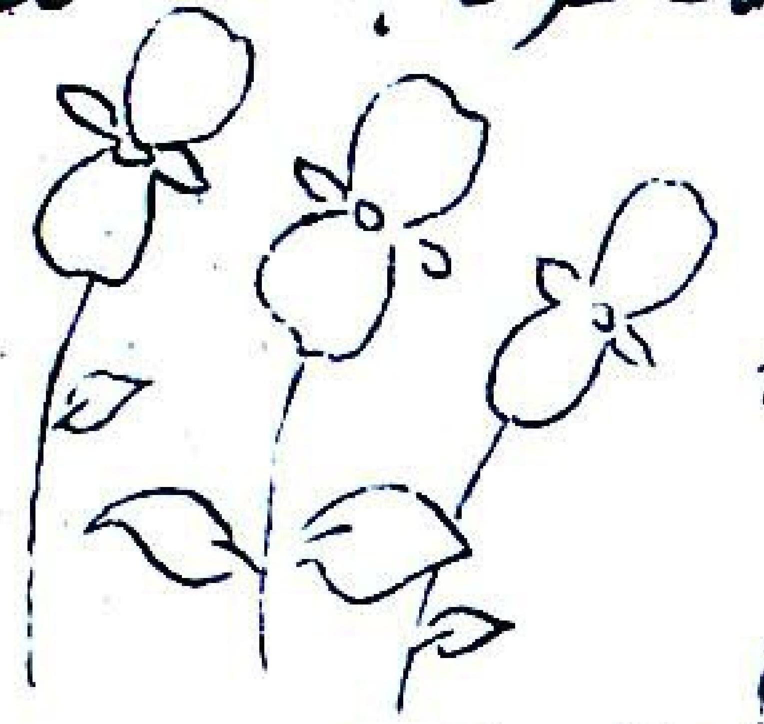

پھول کا نام بگونیا (BEGONIA) ہے۔ اس کے خاکہ
کو بغور دیکھیں تو یہ بالکل آسان ہے۔ کیوں کہ ہر چیز
کا نقشہ صرف چار خطوں (راسی۔ عمودی۔ ترچھے اور منحنی)
سے مکمل ہو جاتا ہے۔ قدرت کی بنی ہوئی کوئی چیز یک دم
ایک سیدھ میں نہیں ہے۔ دائرہ کا خط منحنی ہے۔ کیوں کہ یہ خط کہیں بھی ایک سیدھ میں
نہیں جاتا۔ اس کا کچھ حصہ منحنی ہے۔ اور قوس کہلاتا ہے۔ جب کہ ہم اس پھول بوٹی کو
بنانا شروع کریں۔ ہمیں چاہیے کہ پہلے پھول کو مرکز سے شروع کریں۔ پھول بنانے کے بعد
ڈنڈی، اس کے بعد پتیاں۔ اس طرح پھول بوٹی کا خاکہ مکمل ہوگا۔ پھول کا مرکز ایک
دائرہ ○ ہے۔ اس دائرہ کے ساتھ دو بڑی پتیاں جڑی ہیں۔ بغور دیکھا جائے تو
یہ پتیاں الٹے سیدھے نون غنہ کی شکلوں میں دکھائی دیتی ہیں۔ پہلے نچلی پتی کے لیے
اس دائرہ کے ساتھ نون غنہ کا نقشہ لکھ دیں۔ اسی طرح اوپر کی پتی الٹی شکل
میں نون غنہ کا نقشہ اس دائرہ کے ساتھ لکھ دیں 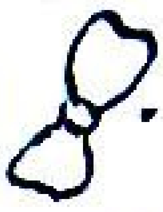 اس طرح پھول کی دو بڑی
پتیوں کی شکل آگئی۔ اب دو چھوٹی پتیاں (ایک دوسرے کے مقابل) ان دو پتیوں
کے درمیان ہیں۔ اس ایک پتی کی شکل چھوٹے دو قوسوں کو ملانے سے بنتی ہے۔ لہٰذا
بڑی پتیوں کی دونوں جانب ایسے دو قوسوں سے ملائی ہوئی پتیاں بنائیں
اس طرح پھول کی چاروں پتیوں کا نقشہ بن گیا۔ اس پھول کی ڈنڈی ایک
سیدھے عمودی خط میں دکھائی دیتی ہے۔ اس ڈنڈی کے ساتھ دو پتیاں ہیں۔
ان کو بغور دیکھیں تو ہر ایک پتی ذرا چھوٹی بڑی قوسوں کو ملانے سے بنتی ہیں۔
اسی طرح دوسری اس طرح اس پھول بوٹی کا نقشہ مکمل کر لیا۔
سامنے جو دوسری پھول بوٹی ہے۔ اس کا نام ایلوڈیوم (ALLODIUM) ہے۔
[illegible] بغور دیکھیں۔ پھول کے درمیان چھوٹا سا دائرہ ہے۔
پنکھڑیوں کے نقش کو دیکھیں تو ہر پنکھڑی مائل بہ مرکز ہو کر پانچ کے
ہندسہ سے مشابہ ہے ۵ اس پھول کی چار پنکھڑیاں برابر حصوں میں منقسم ہیں۔

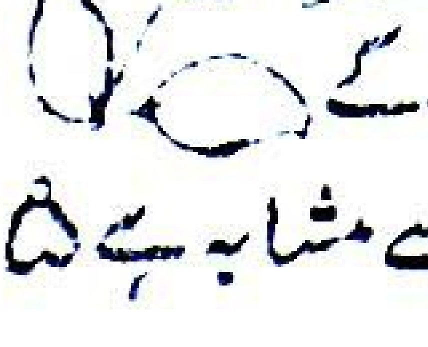

Marfat.com

معلوم ہوتا ہے کہ جمع کی علامت + پر پانچوں ہندسہ کے نقشوں کی نوکوں کو دائرہ کے ساتھ ملاتے ہوئے بنا دیں۔ پھول کے نیچے عمودی خط کی صورت میں ڈنڈی ہے۔ اور ڈنڈی کے ساتھ دو پتیاں جڑی ہیں۔ ہر پتی دو قوسوں کو ملانے سے بنتی ہے۔ اس طرح یہ پھول بوٹی مکمل بن گئی۔

سامنے جو تیسری پھول بوٹی ہے اس کا نام "لنوم" (LINUM) ہے۔

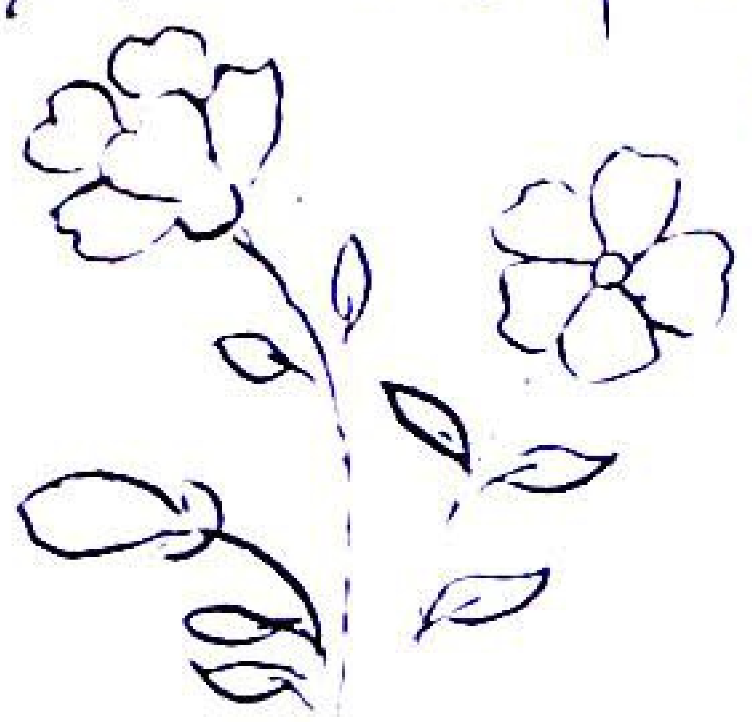

اس کے پھول کی پانچ پنکھڑیاں ہیں۔ جن کے درمیان چھوٹا دائرہ ہے۔ ظاہر ہے کہ پھول ایک دائرہ کی صورت میں بن جائے گا۔ اوپر کے پھول کی طرح اس کی پنکھڑیاں بھی پانچویں ہندسہ کے ہوبہو درمیانی دائرہ کے ساتھ ملی ہوئی ہیں۔ اس دائرہ کو پانچ حصوں میں تقسیم کریں اور ہر حصہ میں ۵ پانچ کے ہندسہ کی نوک درمیانی دائرہ سے ملائیں اس طرح سے پھول مکمل ہوا۔ پھول کے ساتھ ایک نیم شگوفہ بھی ہے۔ بغور دیکھیں تو اس کے درمیان الٹی نوک والا پانچ کا ہندسہ ہے اس کے دائیں بائیں ترچھے انداز پر پانچ کے ہندسہ کو لائیں ان تین پتوں کے اوپر دو اور پتیاں چھوٹے خمیدہ قوسوں کی شکل میں بنی ہیں۔ ان کو ملا کر دیکھیں تو اس طرح نیچے دو چھوٹی ( ) قوسوں سے بنی ہوئی شکل بنائی ہے۔ اس کو ملائیں تو یہ نیم شگوفہ مکمل ہو جاتا ہے

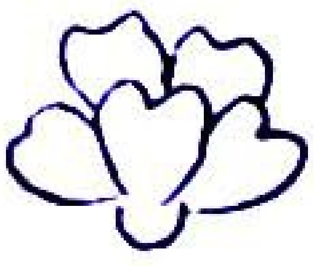

اس بوٹی کے ساتھ ایک کلی بھی ہے۔ جو دو قوسوں سے بنی ہے اس کے نچلے سرے کو چھوٹے نون غنہ جیسے قوس سے ملائیں تو کلی کی شکل مکمل ہوتی ہے

پھول اور نیم شگوفہ جن ڈنڈیوں پر کھڑے ہیں سیدھے ترچھے خطوں کی صورت میں ہیں۔ ان ڈنڈیوں کے ساتھ پتلی پتلی پتیاں ہیں جو دو قوسوں کے نزدیک ملانے سے بنتی ہیں اسی طرح اپنی اپنی جگہوں پر گھاس پتیوں کو بنائیں تو پھول بوٹی مکمل ہو جاتی ہے۔

اب ہمارے سامنے جو پھول بوٹی ہے اس کا نام بیوم (BEUM)

Marfat.com

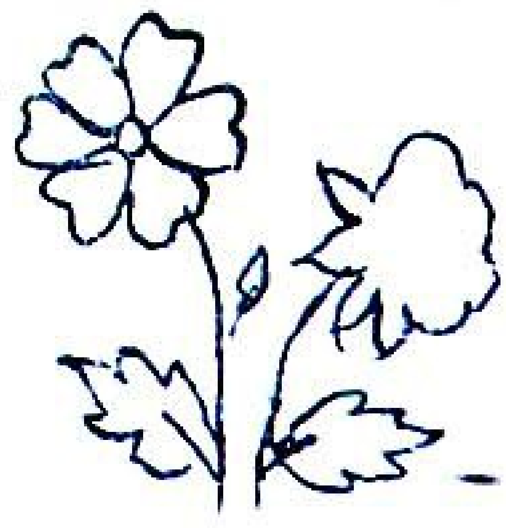

اس کی چھ پنکھڑیاں ہیں۔ لینوم پھول کی طرح یہ ایک دائرہ میں
سما سکتا ہے۔ اور چھ حصوں میں تقسیم کرکے اس کی ہر پنکھڑی
اسی طرح درمیانی دائرہ کے ساتھ نوک ملاتے ہوئے گنتی کے
پانچویں ہندسہ کے مشابہ ہے۔ درمیانی دائرہ = ○ پھول کی
باہری شکل ایک دائرہ میں ہے ⑤ دائرہ کے چھ حصے ہر حصے میں نوک
ملتی ہوئی گنتی کا پانچواں ہندسہ پھول کے ساتھ کلی نون غنہ کی صورت میں
جس کے اوپر الٹے چار چھوٹے قوس جڑے ہوئے ہیں اس کے نیچے چار
پتیاں دو دو قوسوں سے بنی ہوئی ایک دوسری کے ساتھ جڑی دکھائی دیتی ہیں۔
لہذا کلی کو ان پتوں کے ساتھ جوڑ دیں پھول اور کلی عمودی اور
ترچھے خطوط جیسی ڈنڈیوں پر کھڑی ہیں۔ پھول اور کلی کی ڈنڈیوں سے جو
گھاس پتیاں جڑی ہیں۔ دندانے دار دو دو قوسوں کی صورت میں ملائی گئی ہیں
ان دونوں ڈنڈیوں کو اسی طرح دو پتوں سے ملائیں تو یہ پھول بوٹی مکمل
ہو جاتی ہے۔ خمیدہ نوک والی پتیوں کے پھول بنائے گئے۔ اب ہمارے
سامنے تیز نوک دار چار پنکھڑیوں والی پھول بوٹی ہے اس کا نام سٹوریٹا
(STOE RITA) ہے۔ اس کی نوکیں تیز ہیں۔ ورنہ تو چار پنکھڑیوں والا پھول
ہم نے بنایا ہے۔ درمیانی دائرہ پر خمیدہ نوک چار پنکھڑیوں والا پھول ہم نے

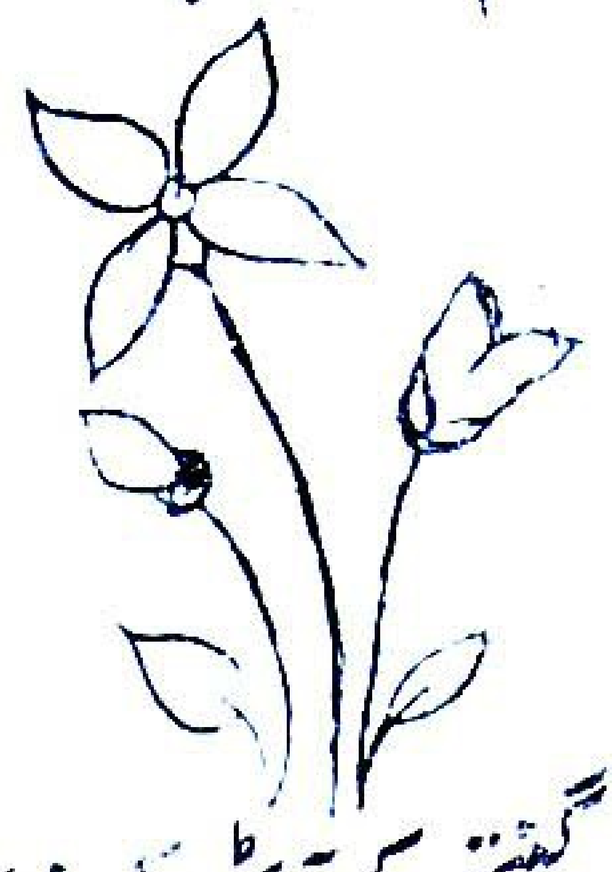

جمع کی علامت + پر بنایا تھا۔ اس طرح اس پھول کی
پنکھڑی تیز نوک والی چھوٹی قوسوں کو ملا کے () جمع کی
علامت کے چار خطوں پر چھوٹے دائرہ کے ساتھ نوک جوڑ
کر چار پنکھڑیوں والا پھول بن

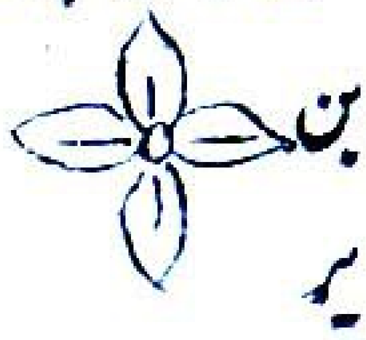

جائے گا۔ دو پتیوں والی کلی نون غنہ ں پر
گنتی کے آٹھویں ہندسہ کو دو بار جوڑ کر نون غنہ کے نیچے درمیان
ایک چھوٹا نون غنہ بنائیں اس طرح کلی کا نقشہ بن گیا۔ ایک پتی والی کلی
نون غنہ کے اوپر آٹھواں ہندسہ ۸ بنا کر بن جائے گی۔ پھول کلیوں کو عمودی
اور قوسی خطوط کی صورت میں بنا کر
ڈنڈیاں دکھائی ہیں۔

Marfat.com

ایسا کر کے ان کو جوڑ دیں۔ ڈنڈیوں کے ساتھ ایک قوس کو منحنی خط سے جوڑ کر پتے جڑے ہیں۔ اسی طرح دونوں ڈنڈیوں کے ساتھ ساتھ دونوں پتے بنائیں۔ تو اس طرح پھول بوٹی مکمل ہو گئی۔

اب ہمارے سامنے تیز نوک دار پانچ پنکھڑیوں والی بوٹی ہے۔ اس کا نام "آنی مون" (ANEMONE) ہے۔ صاف نظر آتا ہے کہ یہ پھول ایک دائرہ میں سما سکے گا۔ ہم نے پانچ پنکھڑیوں والا پھول نمبر ۳ بنایا ہے۔ اُس پھول اور اِس پھول میں صرف اتنا فرق ہے کہ اِس کی نوکیں تیز ہیں۔ اس سے اس کی بناوٹ میں زیادہ فرق نہیں آئے گا۔ ایک مرکزی دائرہ کے باہر اس پھول کے برابر دائرہ بنا کر اس کے پانچ حصے کریں ہر حصے میں دو چھوٹے قوسوں کو ملائیں اور اس بنی ہوئی پنکھڑی کا سرا درمیانی چھوٹے دائرہ کے ساتھ ملائیں اس طرح پھول تیار ہوا۔ اس کی دو کلیاں ہیں۔ داہنی طرف کی کلی نون غنہ کے اوپر چھوٹا سا منحنی خط ہے منحنی خط کے درمیان ایک چھوٹے ترچھے خط سے عمودی شگاف لگا ہوا دکھائی دیتا ہے اس کلی کے نیچے دائیں بائیں دو چھوٹی پتیاں دو چھوٹے چھوٹے قوسوں کو ملا کر بنی ہوئی ہیں اس طرح یہ کلی بھی بن گئی۔ بائیں کلی نون غنہ کے اوپر دو قوسوں یا آٹھویں ہندسہ سے ملا کر بنائیں نون غنہ کے درمیان آٹھواں ہندسہ لکھیں اور نون غنہ کے بازوؤں کو آٹھ کی نوکوں سے ملائیں اسی طرح اس کلی کے نیچے صرف دو قوسوں سے بنی ہوئی دو پتیاں بنی ہیں۔ اس طرح یہ کلی بھی مکمل ہو گئی۔ ان کی ڈنڈیاں منحنی اور ترچھے خطوں کو ظاہر کرتی ہیں۔ ان کا جوڑنا بالکل آسان ہے۔ اس کی پتیاں دو قوسوں کو ملا کر اور قوسوں کے خطوں پر دندانے نکال کر بنائیں تو اس طرح یہ پھول بوٹی مکمل بن گئی۔

اب ہمارے سامنے تیز نوک اور چھ پنکھڑیوں والی پھول بوٹی ہے۔ اس کے

Marfat.com

پھول کا نام "انڈروسکل" (ANDROSACLE)

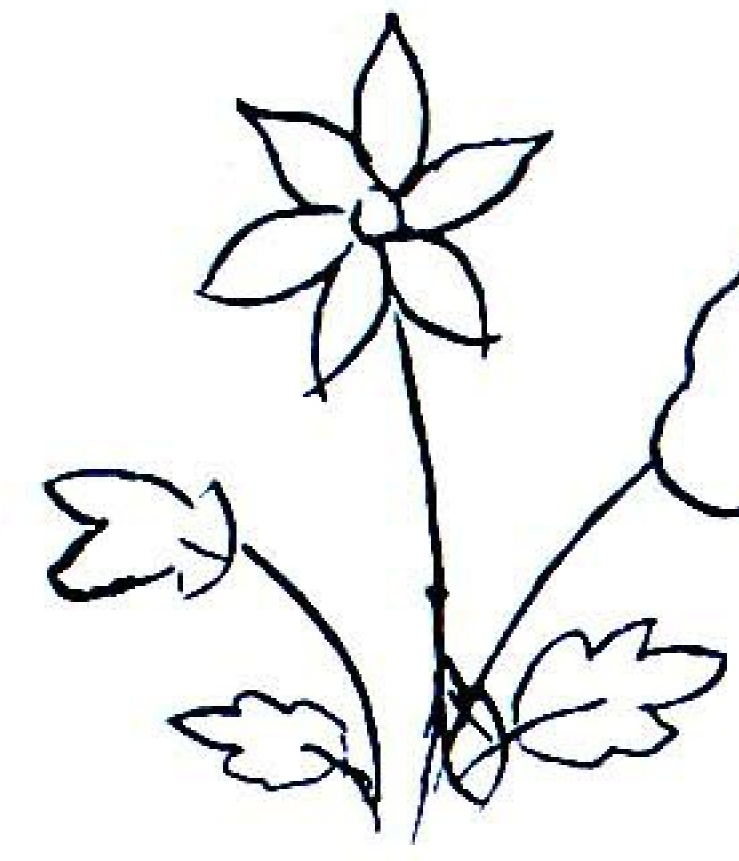

ہے۔ اس کی بناوٹ پانچ پنکھڑی والے پھول کے
عین مطابق ہے۔ صرف دائرہ کی صورت بنا کر
چھ حصوں میں تقسیم کر کے دو دو قوسوں کو اسی
طرح ملانا ہے۔ جس طرح ہم نے اسے پہلے والے پھول
کی پنکھڑیوں کو بنایا۔ 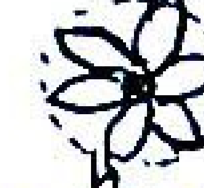 دائیں کلی نون غنہ کے
اوپر درمیان میں گنتی کا آٹھواں ہندسہ بنائیں۔ آٹھ ۸ کے دونوں بازوؤں کو نون
کے سروں سے سرکتے ہوئے ملائیں نون غنہ کے نیچے درمیان میں چھوٹا نون
غنہ ملائیں اس طرح پھول کے داہنے طرف کی کلی بن گئی۔ اب بائیں طرف کی
کلی اس طرح دو قوسوں کو کھینچ کر ( ) نیچے چھوٹا نون غنہ بنا کر اوپر کے
سروں کے اوپر دو چھوٹے چھوٹے قوس ایک دوسرے کے مجازی کھینچنے سے یہ
دوسری کلی بھی بن گئی یہ پھول عمودی خط اور دائیں بائیں کلیاں ترچھے خطوں
والی ڈنڈیوں پر کھڑے ہیں اسی طرح ابھی یہ بوٹی پتوں کے بغیر ہے۔ یہ
پتیاں دندانے والی (صورت میں) دو قوسوں سے دائیں بائیں جانب سرکتی
ہوئی بنائیں اس طرح یہ پھول بوٹی مکمل ہو گئی۔

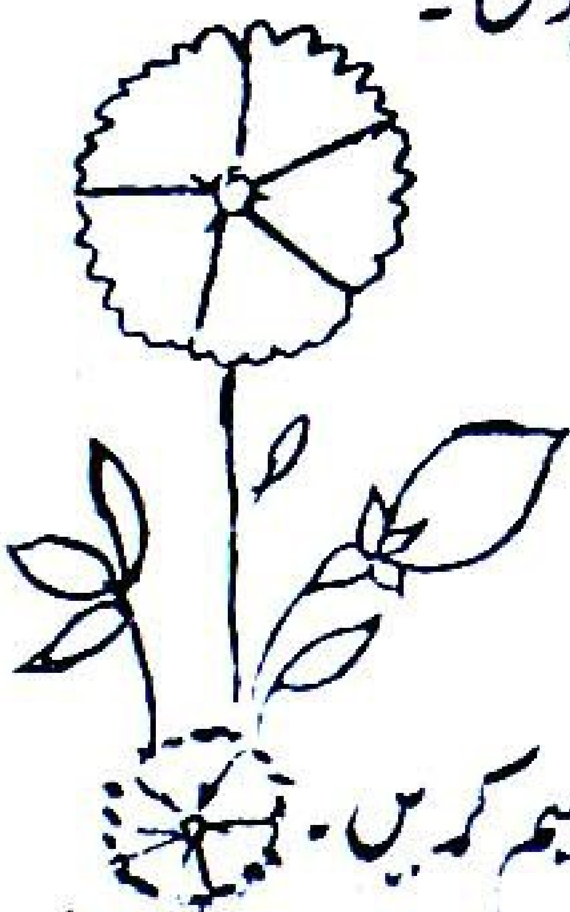

یہ پھول بوٹی جو ہمارے سامنے ہے اس کی پانچ
پنکھڑیاں دندانے دار ہیں۔ اس کا نام "ڈائنتھس"
(DAINTHEES) ہے۔ اس کا پھول بھی دائرہ کے
مشابہ ہے۔ جس کے درمیان میں ایک چھوٹا دائرہ ہے
پانچ پنکھڑیاں بنانے کے لیے دائرہ کو پانچ حصوں میں تقسیم کریں۔
دائرہ کے خط پر آری کے جیسے دندانے بنائیں اس طرح پھول بن گیا۔
اس پھول کے ساتھ ایک کلی ہے۔ ہم نے اس شکل کی کلیاں دو قوسوں کو ملا کر بہت
بنائی ہیں اس کے نیچے اور دو چھوٹے قوس ملتے ہوئے بنائیں دائیں اور
بائیں اسی طرح دو چھوٹے قوسوں کو ملا کر جوڑ لیں درمیان میں بھی انہی
دو قوسوں کو ملا کر پتی بن جائے گی اس طرح کلی بن گئی۔ پھول بوٹی ایک
عمودی اور دو چھوٹے بڑے ترچھے خطوں جیسی ڈنڈیوں پر کھڑی ہے۔

Marfat.com

یہ قدرتی پھولوں کے خاکے اس لیے دیئے ہیں تاکہ موقعہ پر پلانٹ ڈرائنگ (PLANT DRAWING) کرنے کے لیے تربیت حاصل ہو ۔ پہلے جب کہ کتاب میں مختلف پنکھڑیوں کی مختلف سمتوں اور اندازوں میں خاکہ کشی کی گئی ہے ۔ جس سے ان کی خاکہ کشی کوئی مشکل مرحلہ نہیں بنے گی :۔

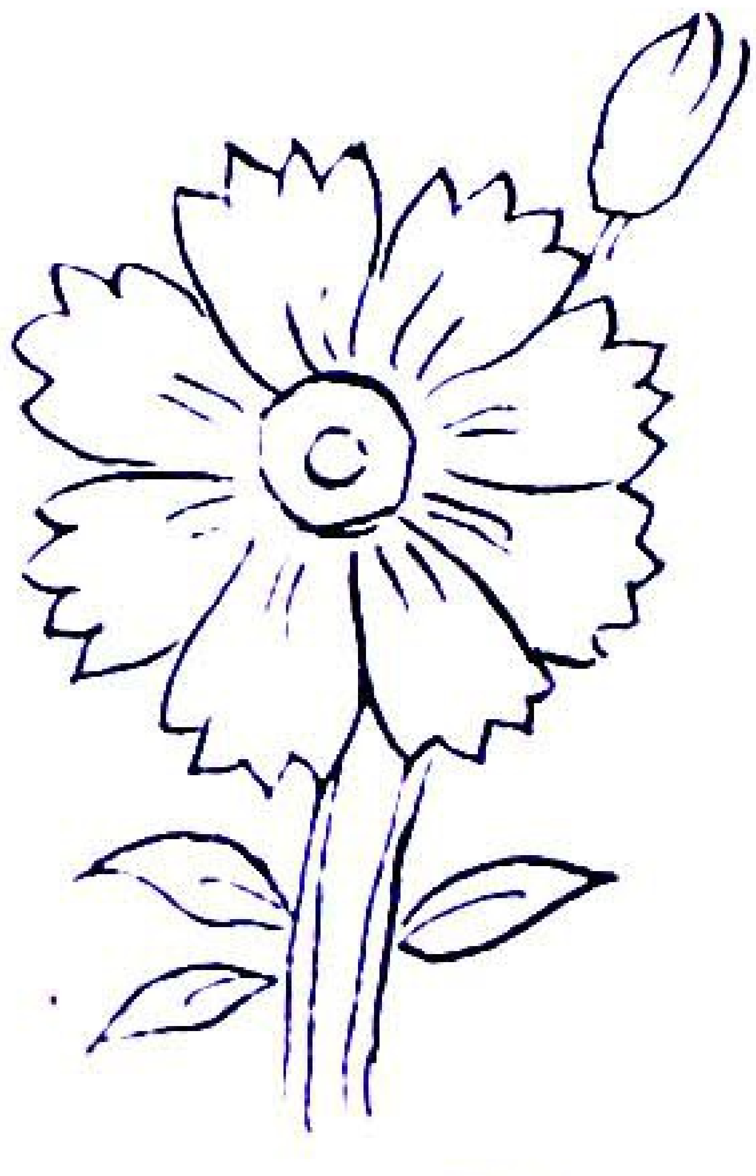

Cosmos Double

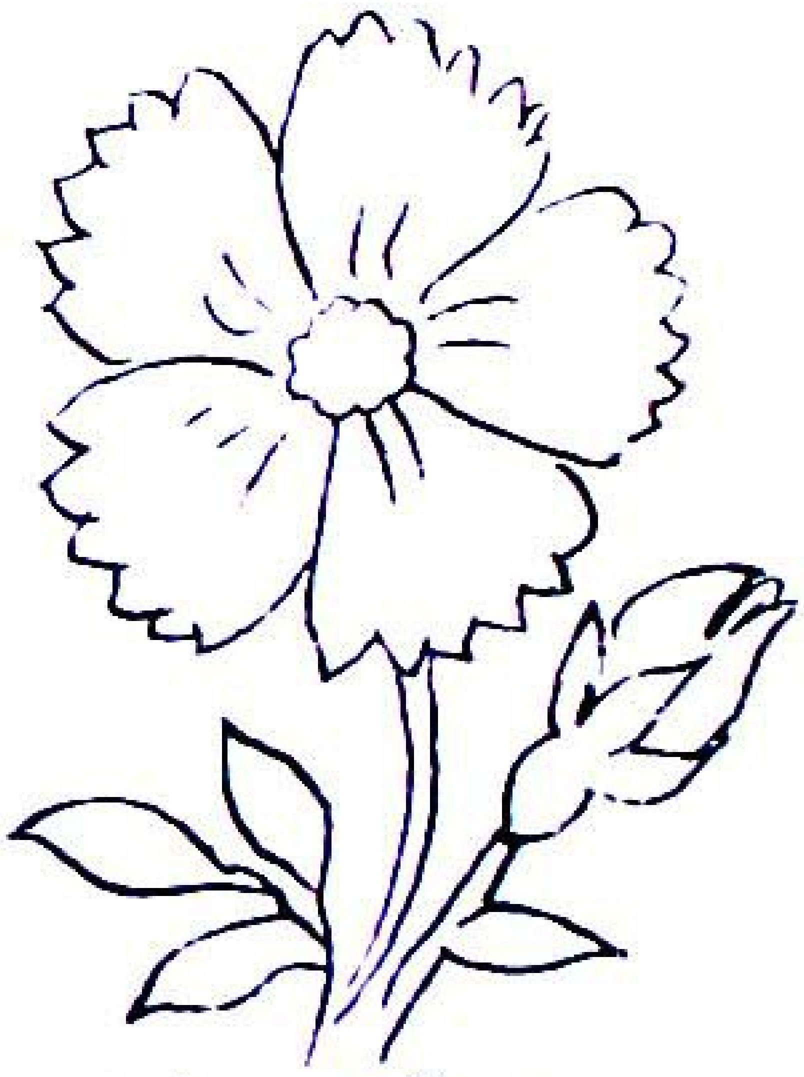

Dianthus

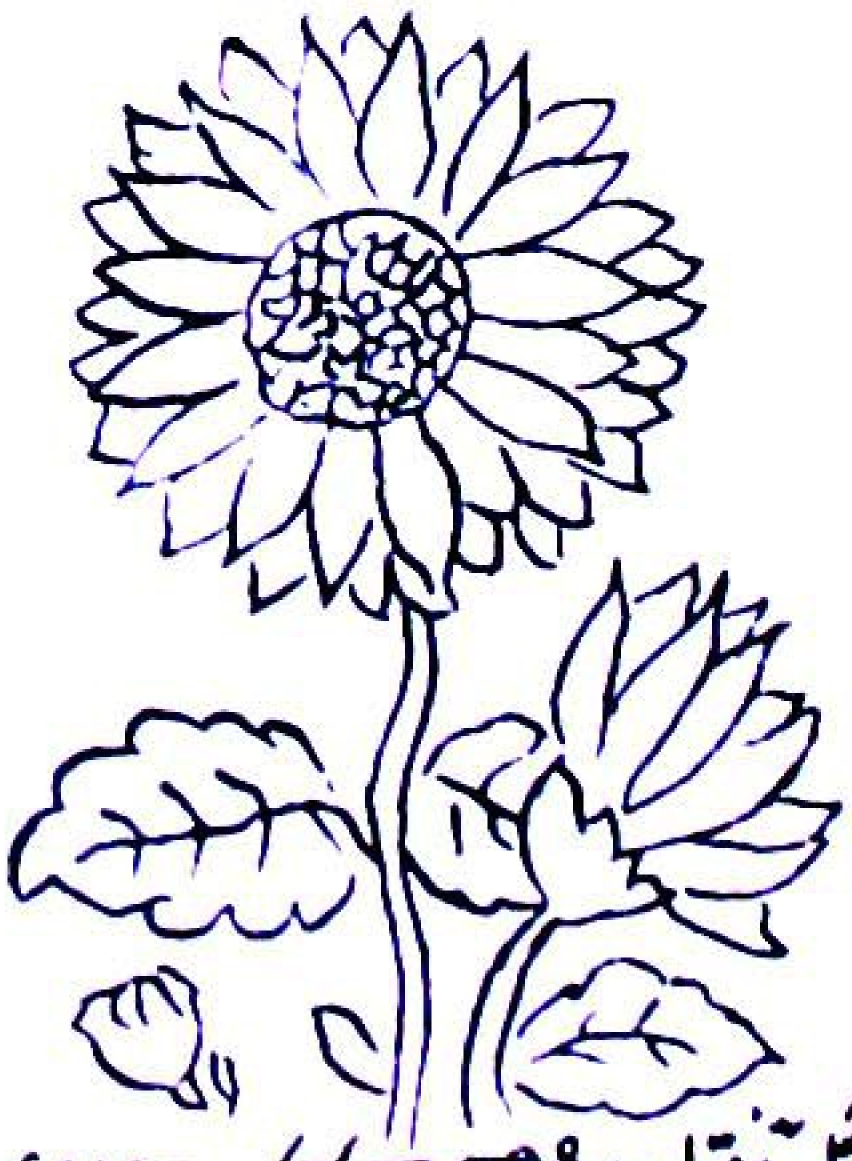

Sun flower گل آفتاب

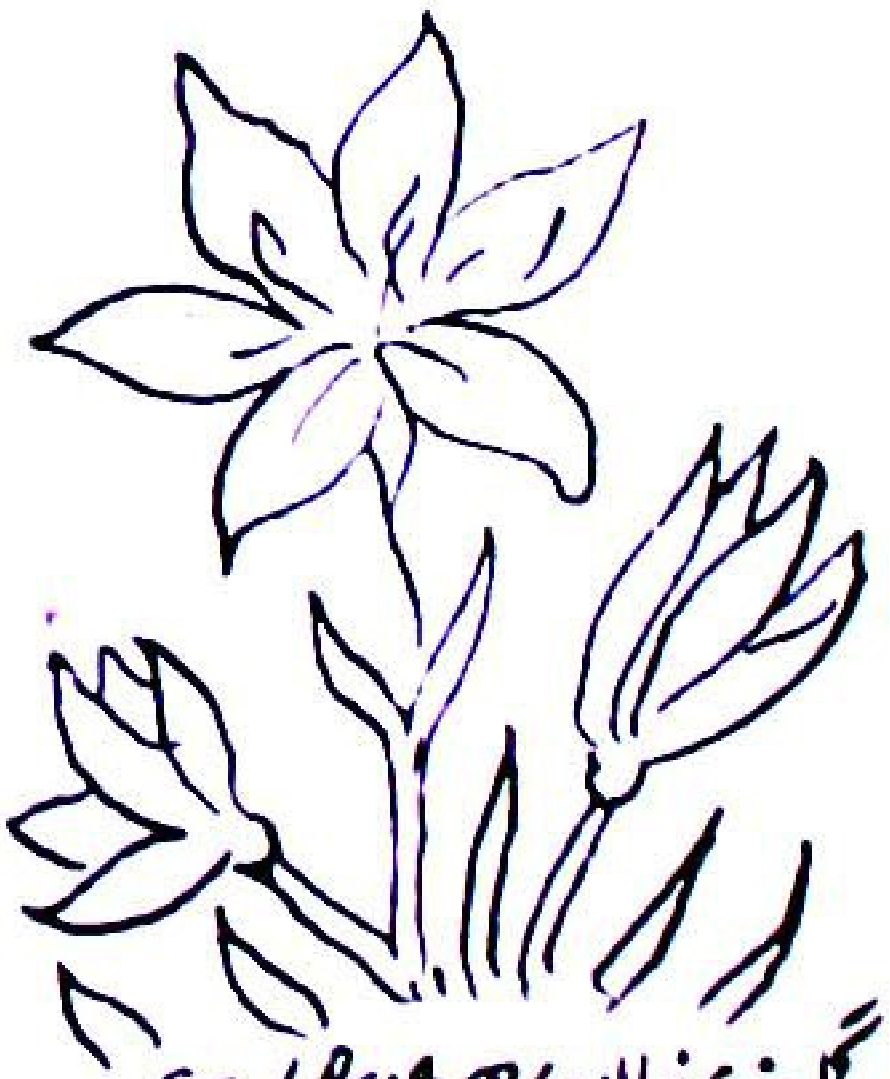

Saffron گل زعفران

Marfat.com

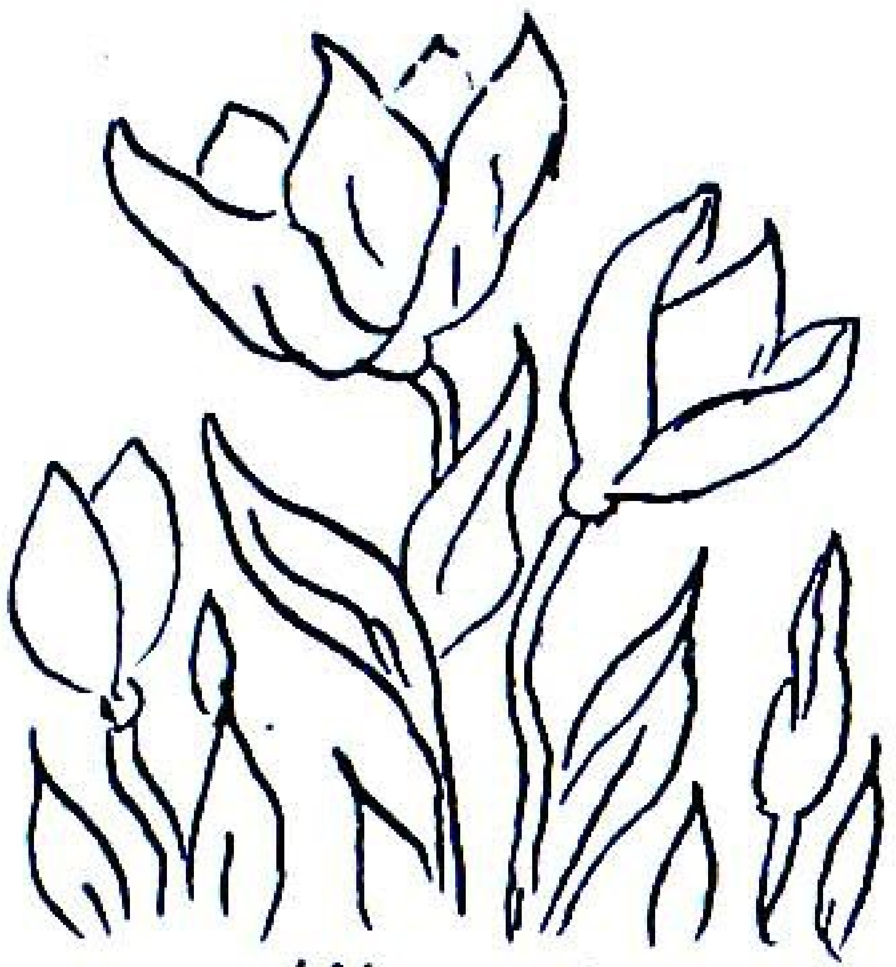

Tulip لالہ

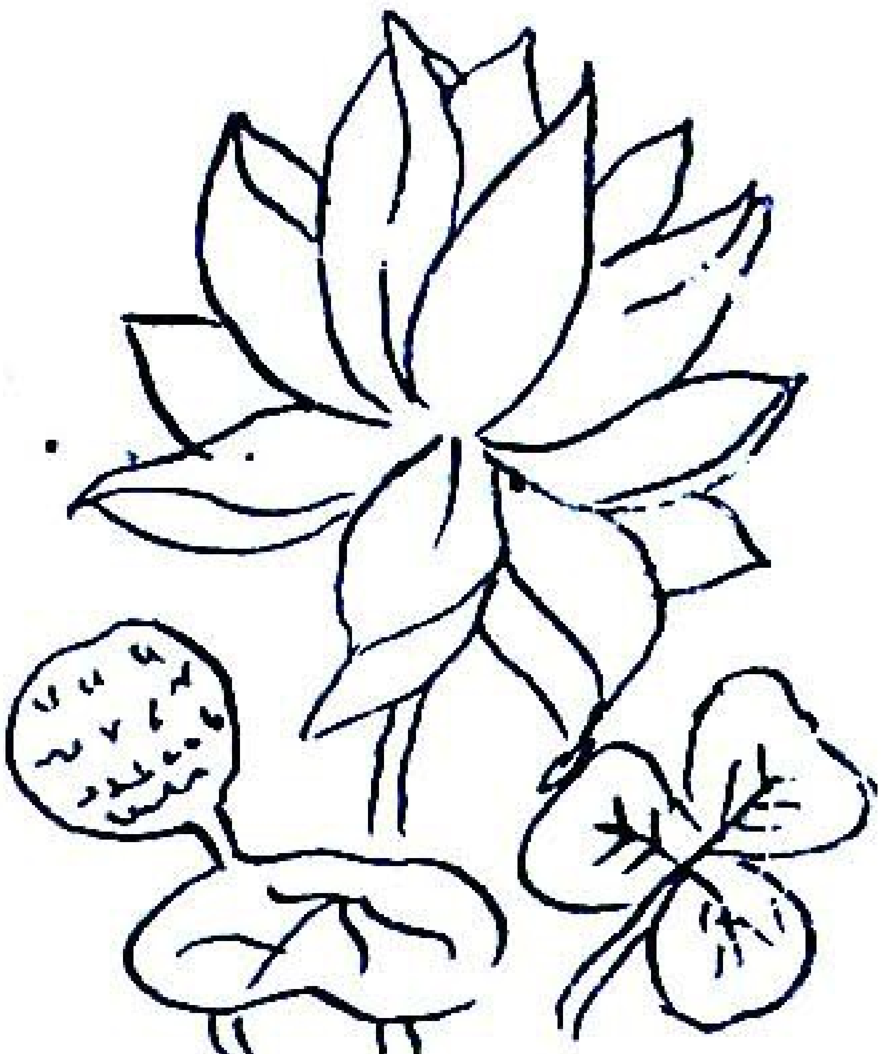

Water lily نیلوفر

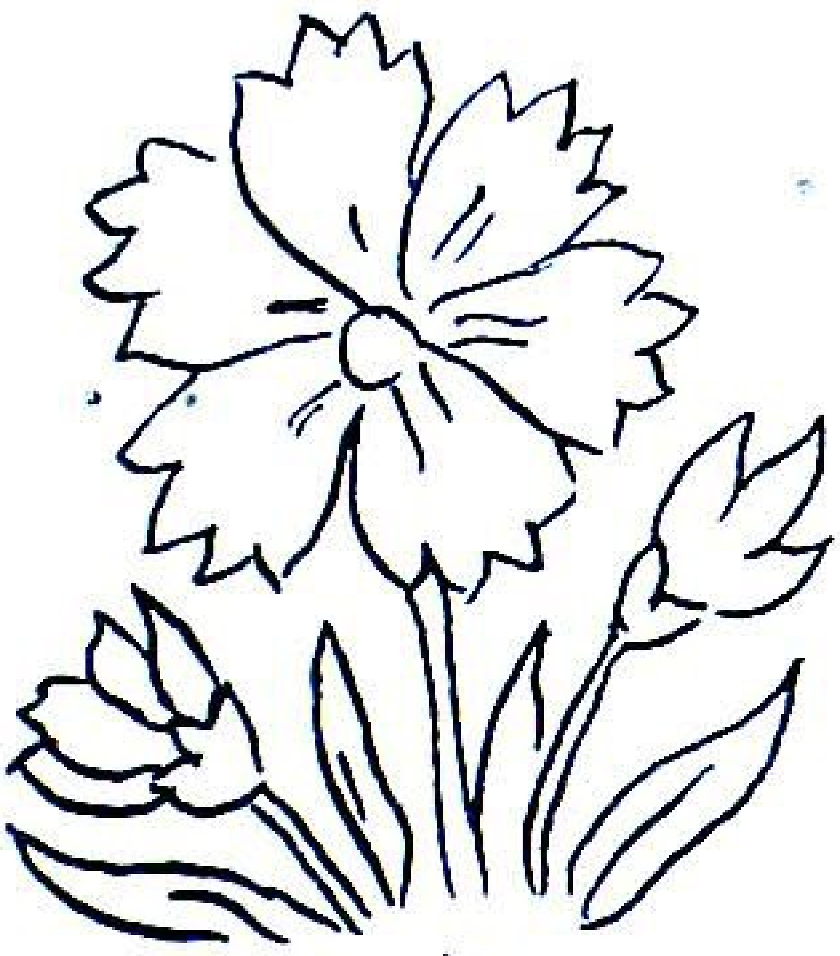

collopsis

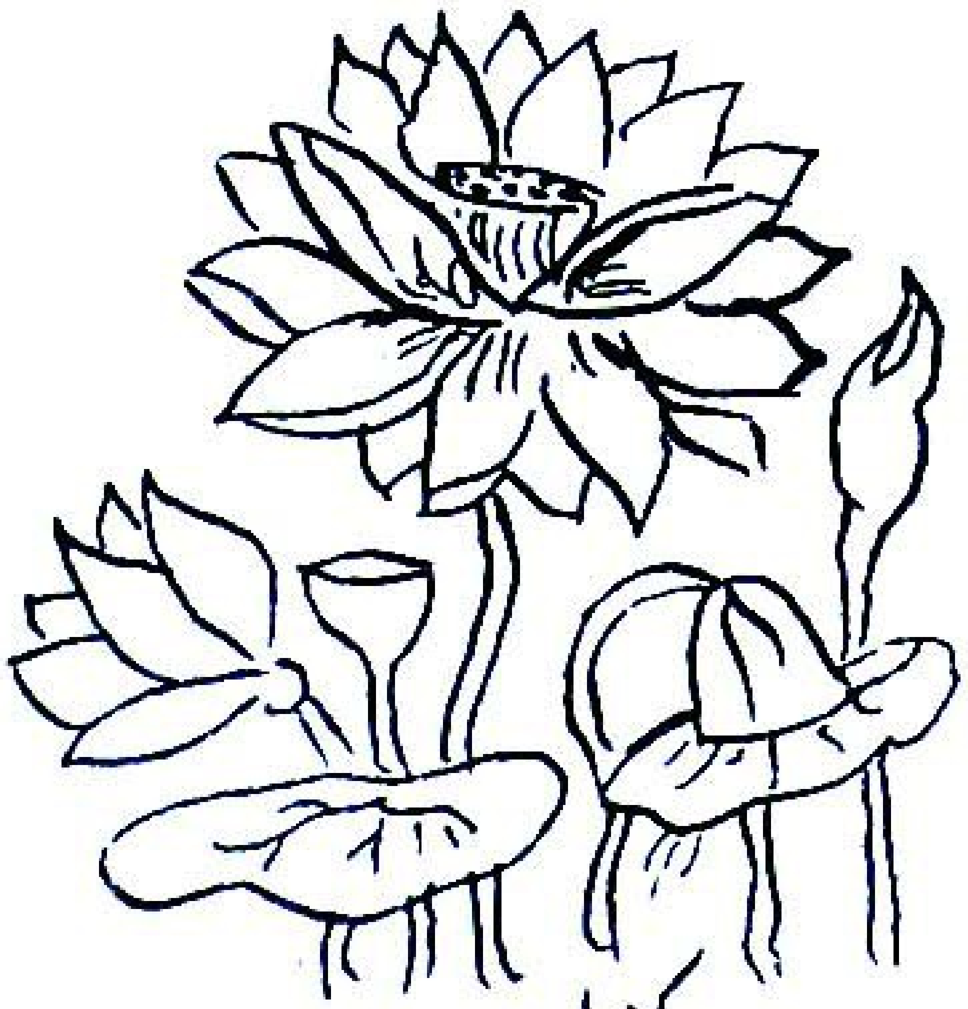

LOTUS کنول

Cerbra

Marfat.com

یہ قدرتی پھولوں کے خاکے اس لیے دیے گئے ہیں۔ تاکہ ان کی خاکہ کشی کرکے اپنے ہاتھ کو آزاد دست (FREE HAND DRAWING) خاکہ کشی کے لیے تیار کرکے ایسے پھولوں کو "طرحوں" کی صورت دے کر نئی چیزوں پر استعمال کرسکیں۔

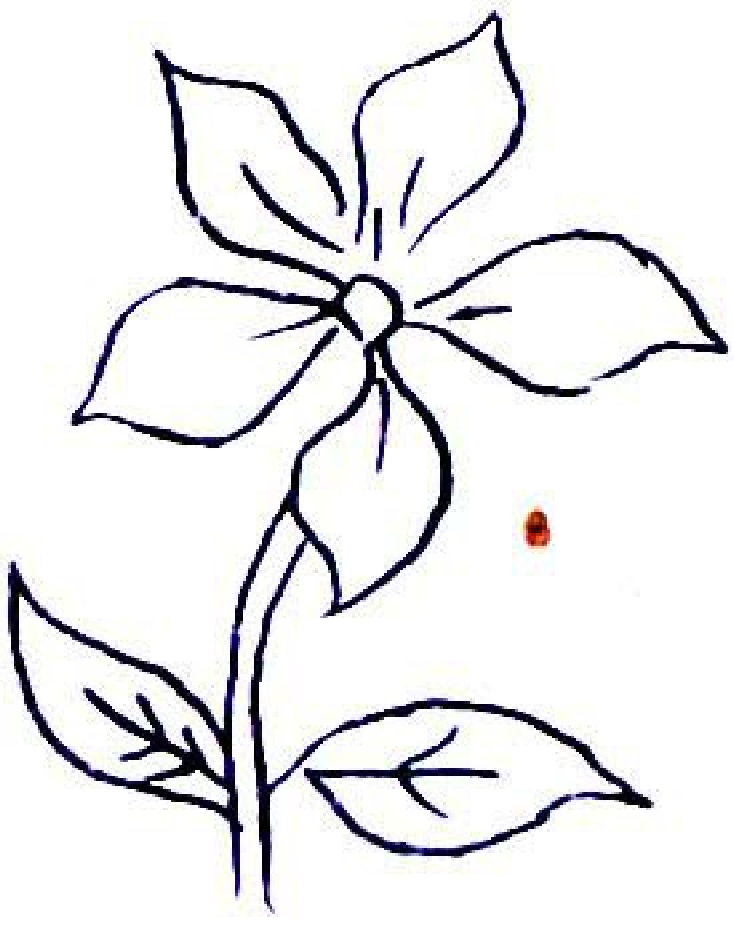

Vlu can

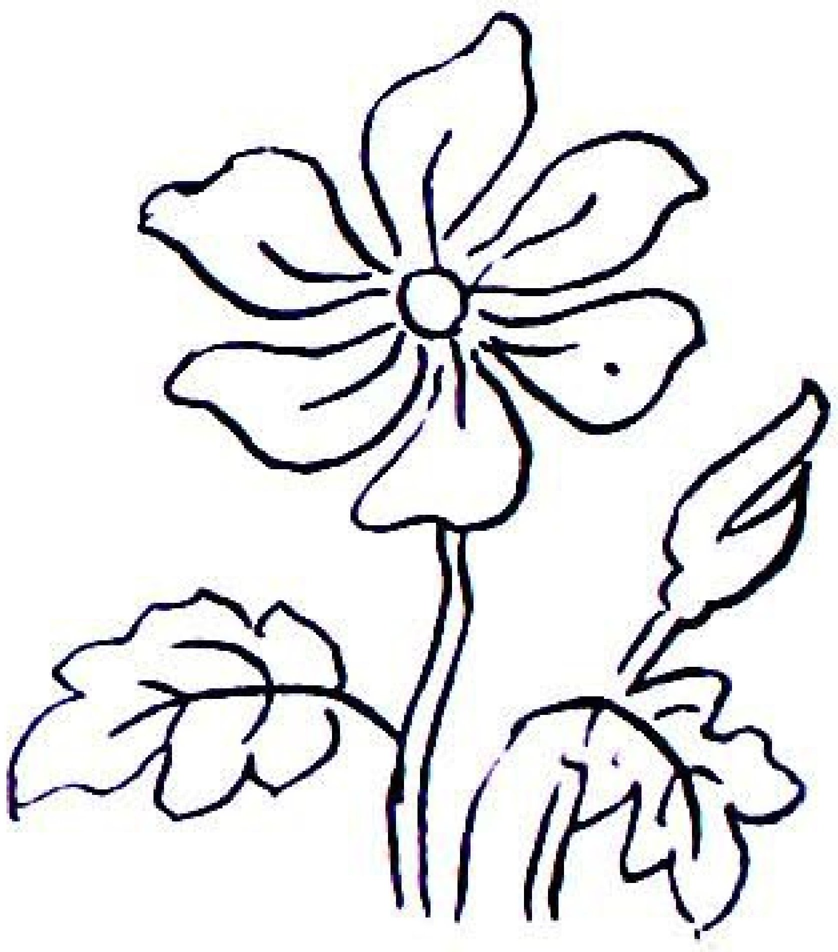

Anemou

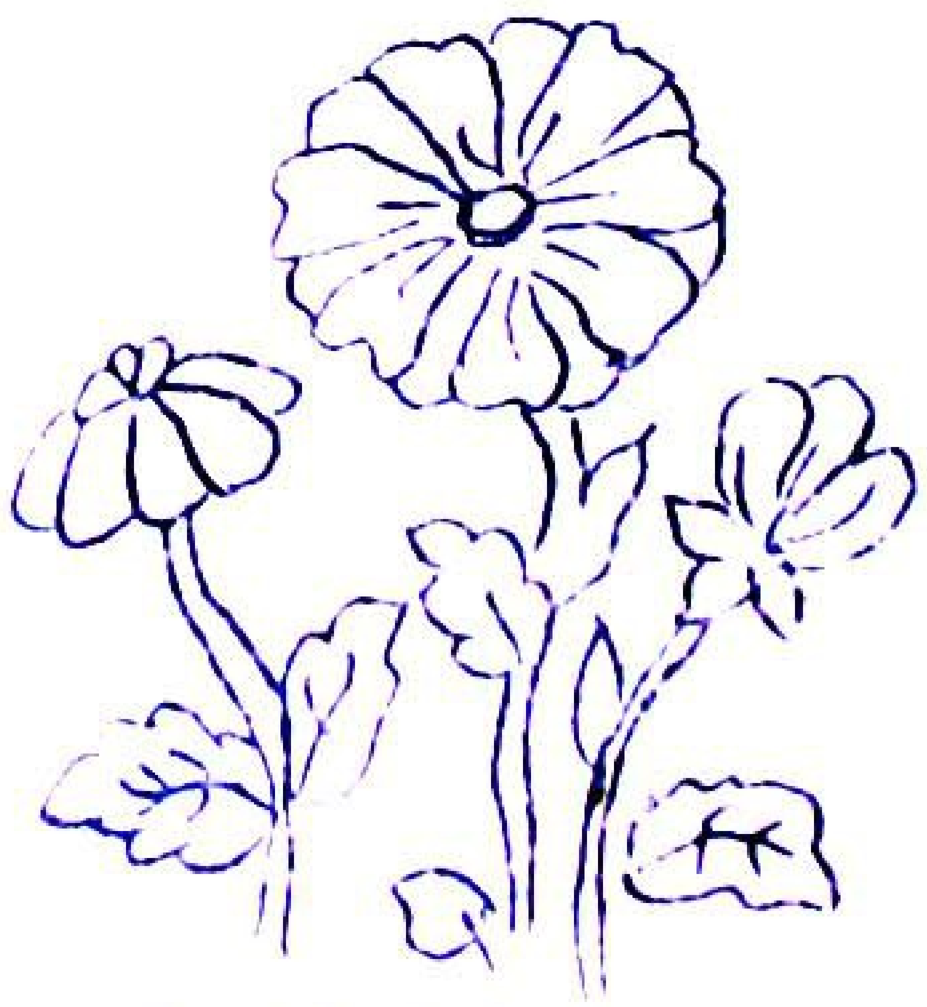

Radlackan

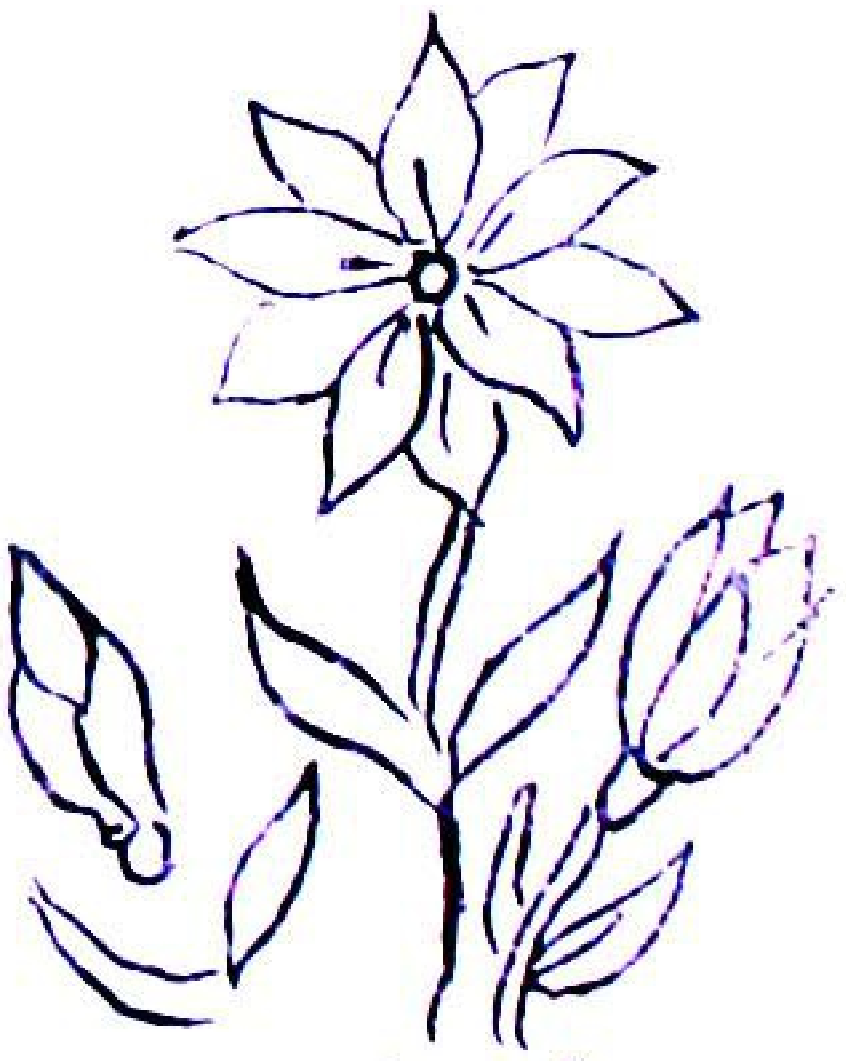

Sumfruga

Marfat.com

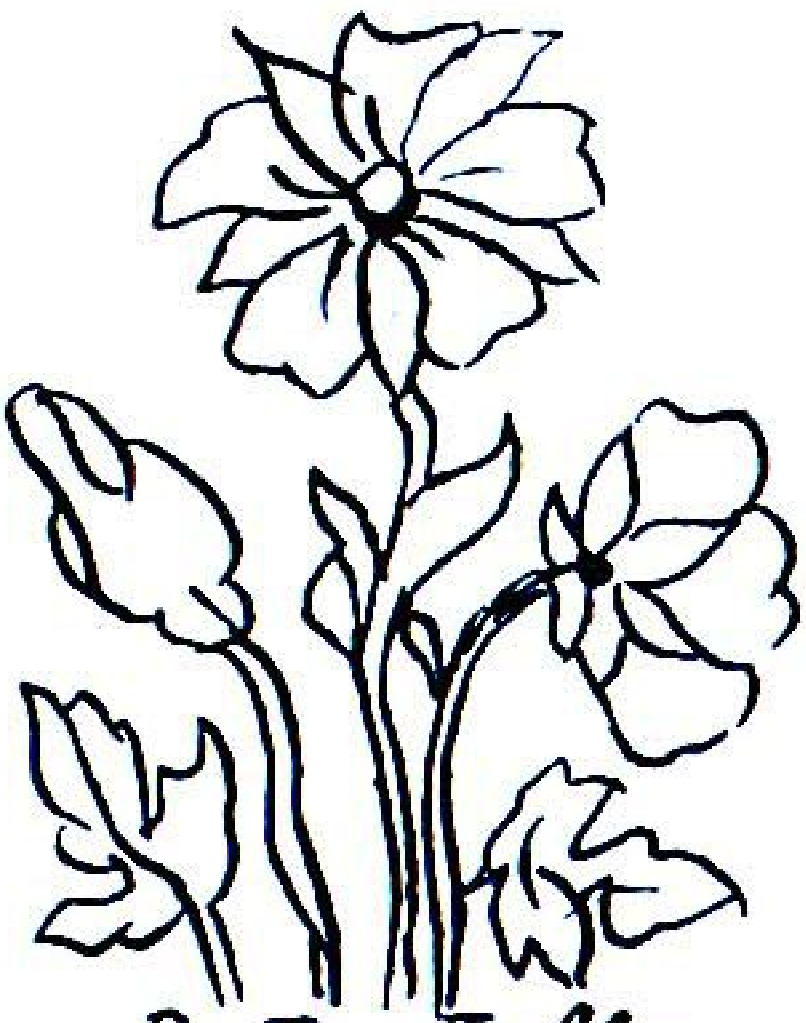

Potentella

Narcisses نرگس

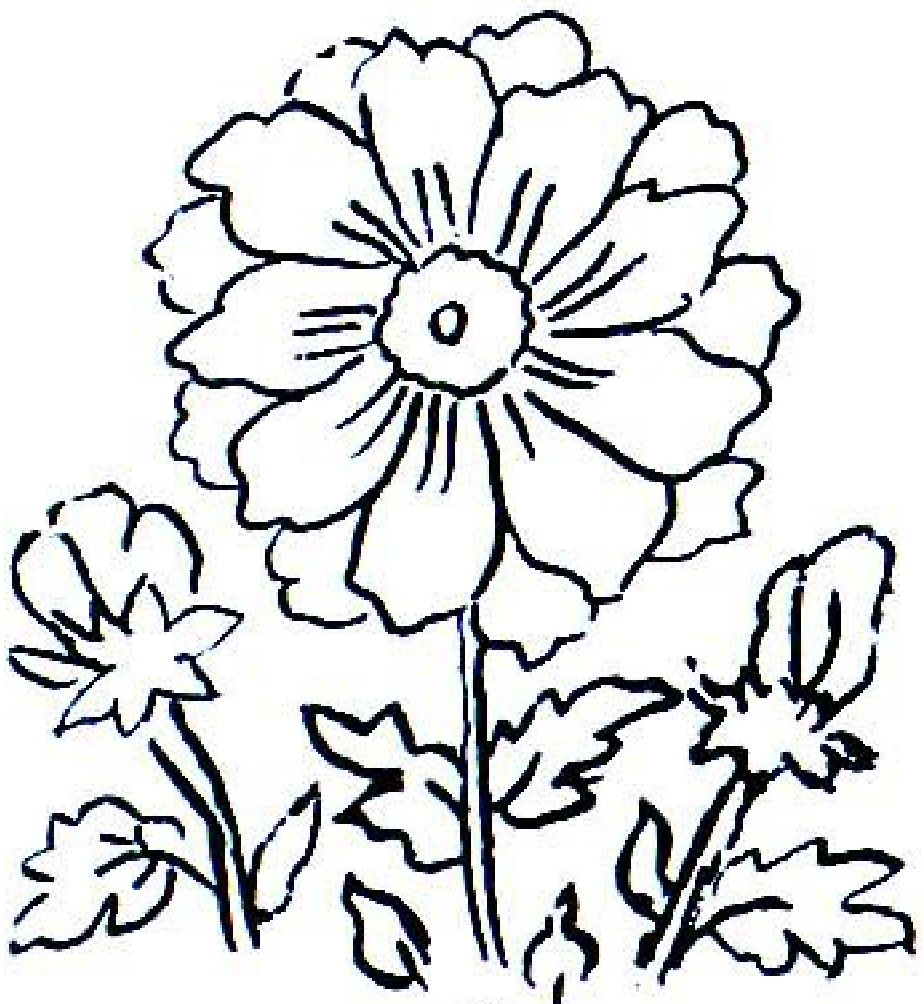

chrysanthemum

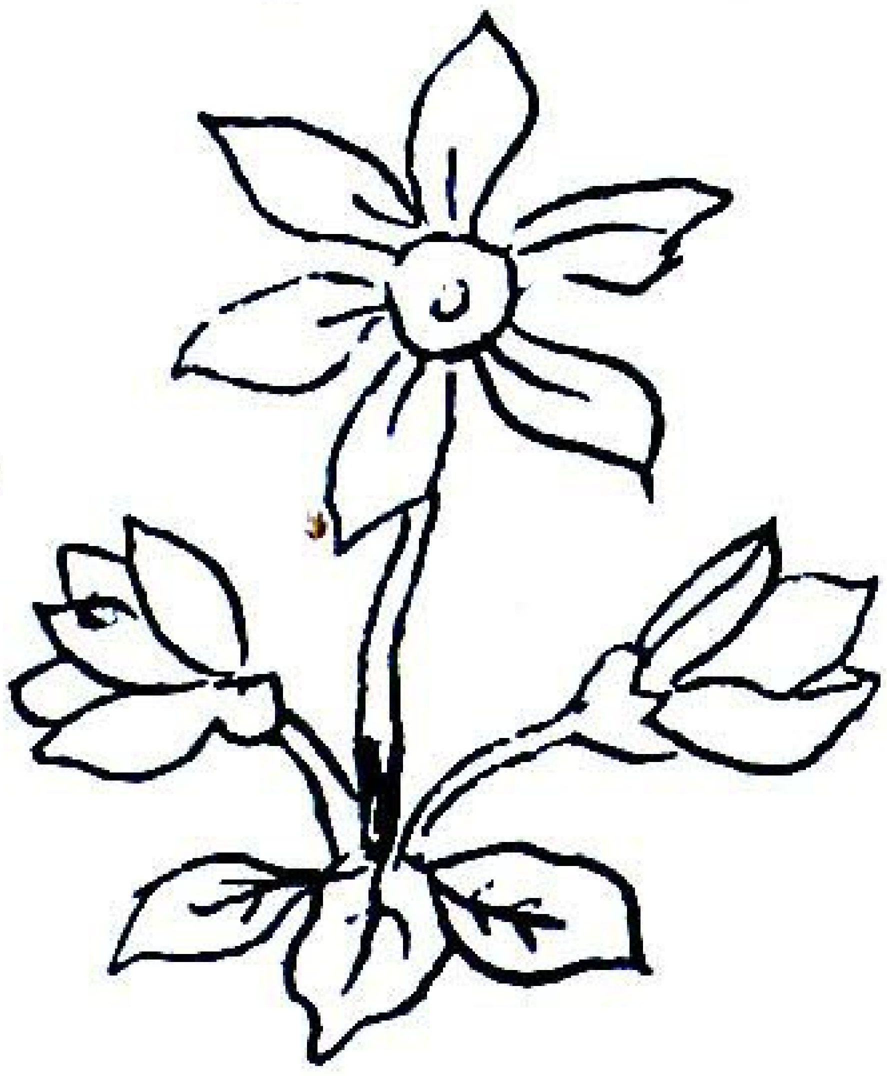

Arctotis

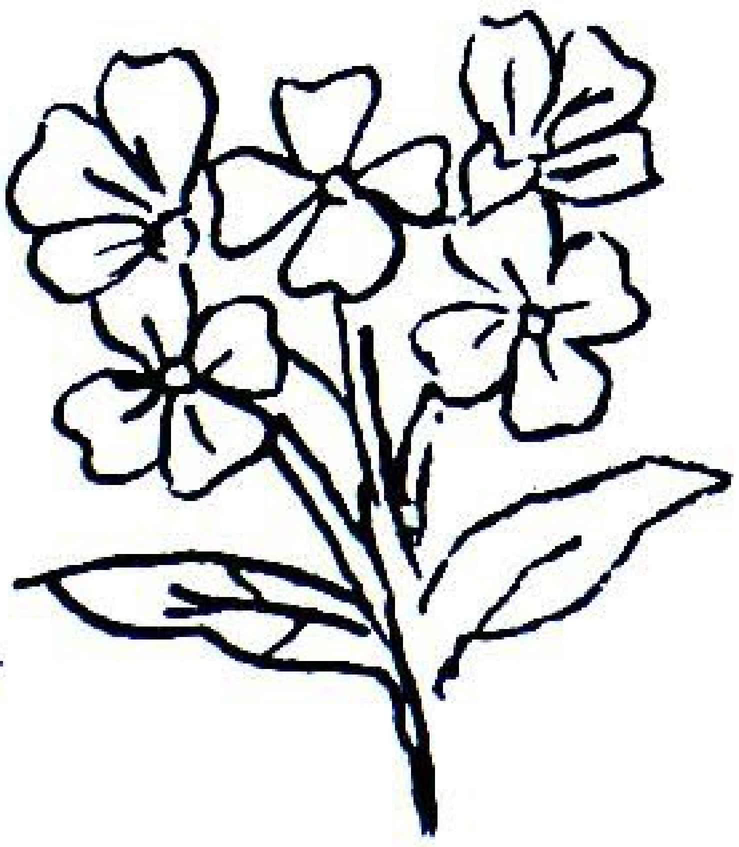

Alyssum

Marfat.com

بائیں طرف کی ڈنڈی پر دو قوسوں سے جڑی ہوئی شکل میں تین پتیاں ہیں اور ایک
پتی پھول کی ڈنڈی کے ساتھ جڑی ہے دو گوشوں کو ملا کر اس طرح بن
سکتی ہے۔ اس طرح اس پھول بوٹی کا خاکہ مکمل ہو گیا۔

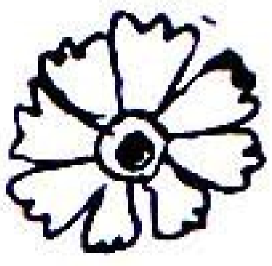

سامنے جو پھول ہے اس کی تین نوک والی آٹھ
پنکھڑیاں ہیں۔ اس کا نام کاسماس (COSMOS) ہے۔
یہ پھول بھی دائرہ کی صورت میں دکھائی دیتا ہے۔ اس کے درمیان میں ایک

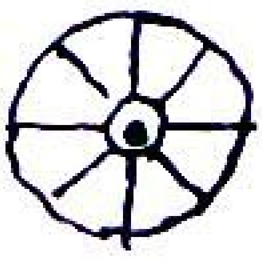

دوسرے کے اندر دو چھوٹے بڑے دائرے ہیں۔ پھول کی آٹھ
پنکھڑیاں بنانے کے لیے دائرہ کو آٹھ حصوں میں تقسیم کر دیں۔
دائرہ کے خط پر دندانے دار خطوں سے ان آٹھوں حصوں کو علیحدہ علیحدہ کریں
گے۔ اس طرح پھول بن گیا۔ پھول ایک عمودی خط کی صورت میں ڈنڈی
پر کھڑا ہے۔ | اس ڈنڈی کے دائیں بائیں دو قوسیں آپس میں جوڑ کر پتیاں بنتی
ہیں ایسا کر کے پھول بوٹی کو مکمل کریں۔
اب تک ہم نے نو ۹ قسم کی پھول بوٹیاں بنائیں۔ ان پھول بوٹیوں کو ایک
ساتھ قطار میں رکھیں گے اس طرح دو متوازی خطوں کے درمیان پھول بوٹیوں کی
ایک قطار بن جائے گی۔ پھولوں کی یہ قطار حاشیہ کہلاتی ہے۔ جیسا کہ پہلے ہم نے

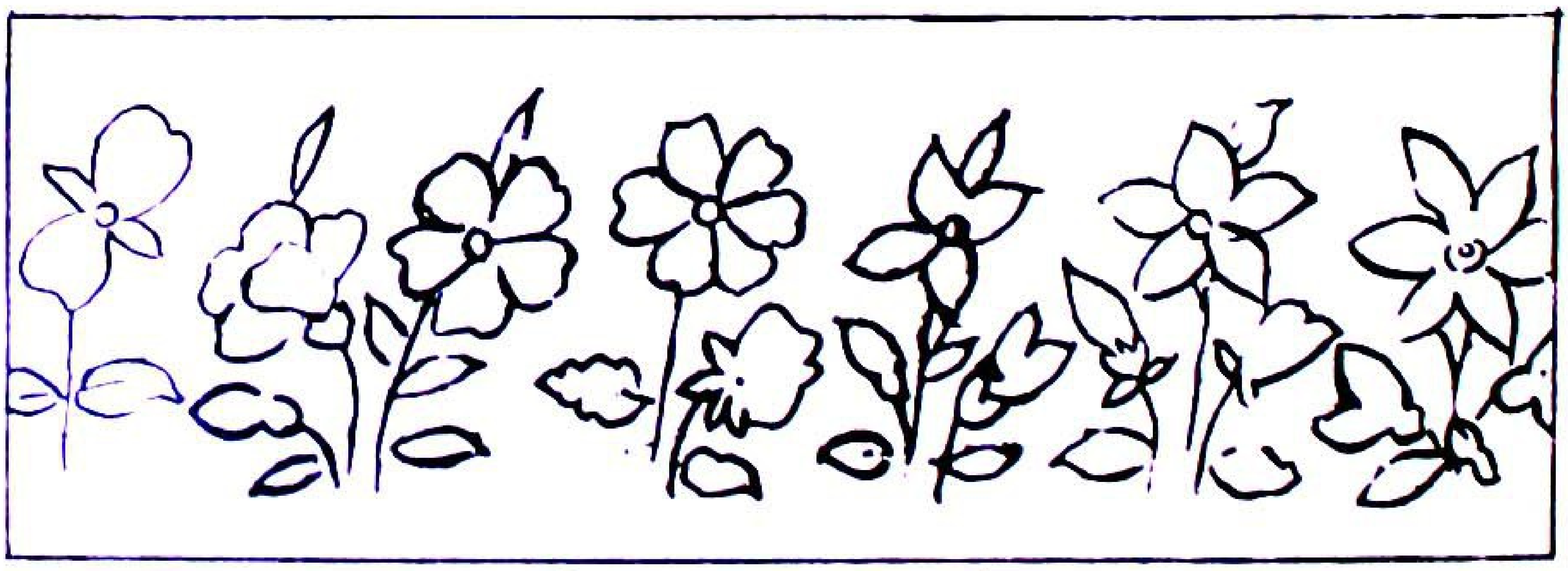

پڑھا ہے کہ ہر چیز کے کنارہ کو جب کسی قسم کی پھول بوٹیوں وغیرہ سے آراستہ کیا جائے، تو
ایسا کنارہ حاشیہ کہلاتا ہے۔ ہمارے سامنے جو حاشیہ بنا ہوا ہے۔ اس کے اندر
ایک ہی سیدھ میں پھول اور ان کی ڈنڈیاں عمودی صورت میں

Marfat.com

میں بھدی سی دکھائی دیتی ہیں۔ خوش نمائی کا تقاضا ہے کہ اس حاشیہ کے متوازی دونوں خطوں کے ساتھ ساتھ پھول ہوں۔ ایسا کرنے سے کیا ہی خوشنما حاشیہ دکھائی دے گا۔ اسی لیے استادوں نے حاشیوں میں طریقوں سے پھول سجانے اور وابستہ رکھنے کی خاطر ڈنڈیوں کو موڑدار پیچیدہ۔ گھونگھر والی شکلوں میں بنایا ہے۔ اور ایسی شکلوں والی ڈنڈیوں کا نام "بیل" رکھا ہے۔ یوں تو "بوٹی" پھولوں کلیوں اور پتیوں کو اپنی شکل وصورت میں دیکھتے وقت کہتے ہیں۔ لیکن استادوں نے ان بوٹیوں کو مختلف شکل کی بیلوں کے ساتھ وابستہ کرنے کے بعد بھی "بوٹے" ہی کہا ہے اسی لیے جب کہیں کسی چیز پر پھولوں کو ڈنڈیوں سے وابستہ دیکھتے ہیں تو اکثر یہی کہتے ہیں۔ کہ اس چیز کے بیل بوٹے اچھے ہیں اس طرح واضح ہوا کہ پھول کو بوٹا اور کسی شکل میں دکھائی آگئی ڈنڈی کو "بیل" کہتے ہیں۔ ہم نے یہ دیکھا ہے کہ حروف تہجی کو تغیر وتبدیل کرنے سے نثر نظم میں اور نظم مختلف اصناف میں تبدیل ہوتی ہے۔ اسی طرح ہمارے پھول وہی اور اتنی گنتی کے ہوتے ہیں اس طرح بیل بدلنے سے ہی مختلف حاشیوں کے نقشوں میں تبدیلی آئی ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ایسی بیلوں کو بنائیں۔ جن کے ساتھ انہی پھولوں کو وابستہ رکھ کر مختلف قسموں کے حاشیے بن جائیں۔

(۱) اس قسم کی بیل کا نام تکونی بیل ہے۔ انگریزی میں ایسے خط کو زگ زیگ

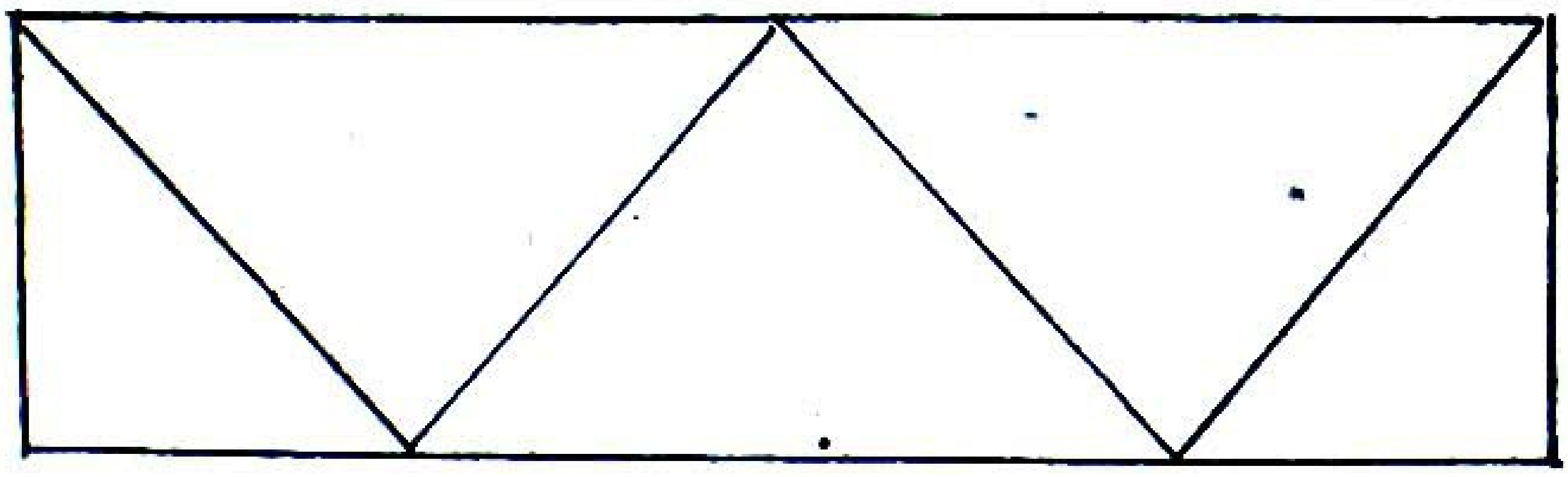

(ZIG ZAG) کہتے ہیں۔ ایسا خط ہم اسکیل کی امداد سے ۴۵٪ کے زاویہ پر مثلث کے دو برابر حلقوں کو ایک دوسرے کے مخالف ملانے سے ایسی بیل بنا سکتے ہیں۔ غیر متوازی خطوں سے جو مثلث نما شکل بن جاتی ہے۔ اس میں ہم ایک ایک پھول جڑ سکتے ہیں۔ اور ساتھ ہی بیل کے زاویوں میں پھول کی ڈنڈیوں کو بیل کے ساتھ وابستہ کر سکتے ہیں۔ پھولوں کو وابستہ کر کے بھی بیل کے

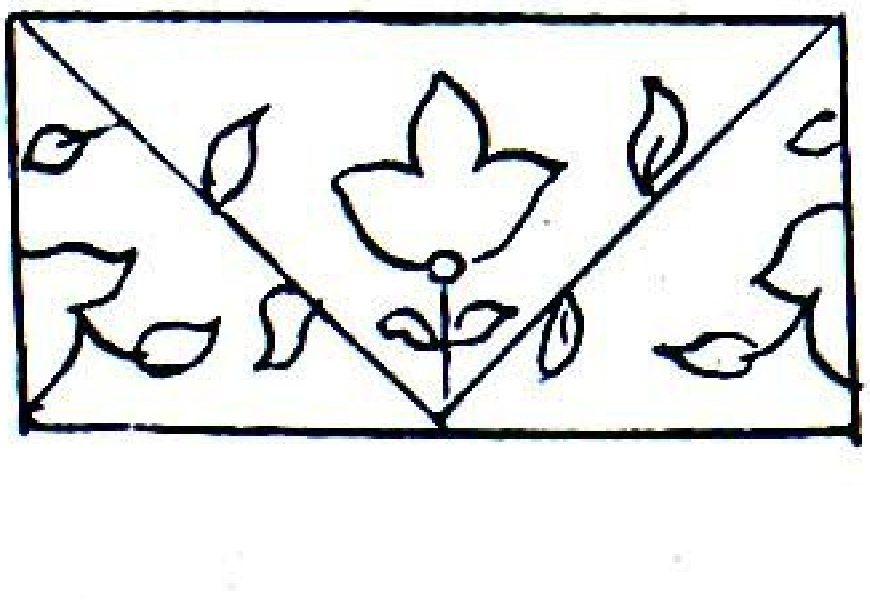

Marfat.com

ساتھ ساتھ کچھ جگہ خالی دکھائی دیتی ہے۔ اس لیے ایسی جگہوں کو پتوں سے پُر کر سکتے ہیں اور ایسا کرنے سے حاشیہ مکمل ہو گیا۔

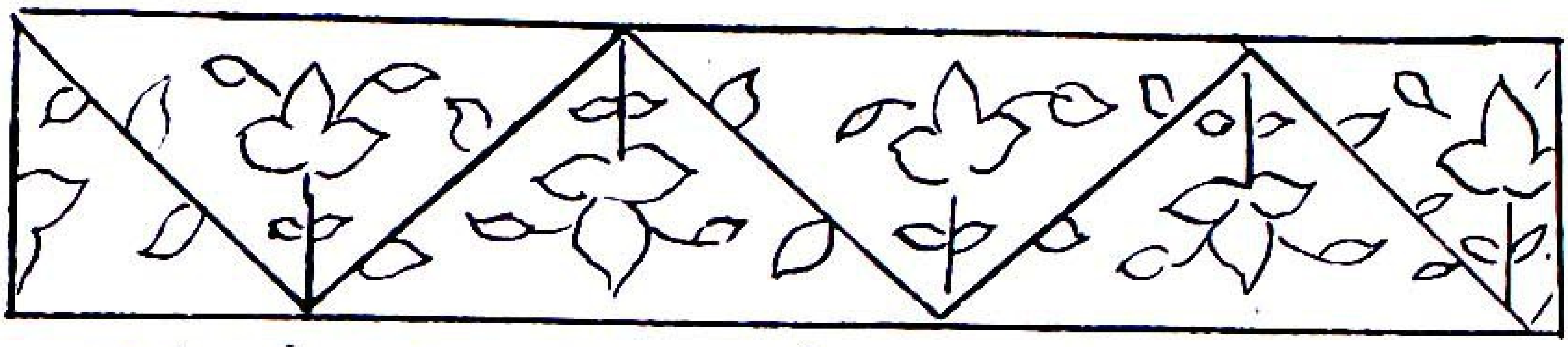

(۲) اس قسم کے بیل کو کناری بیل کہتے ہیں۔ ایسی بیل اکثر حاشیوں کے کناروں کے ساتھ ساتھ بنائی جاتی ہے اور اس قسم

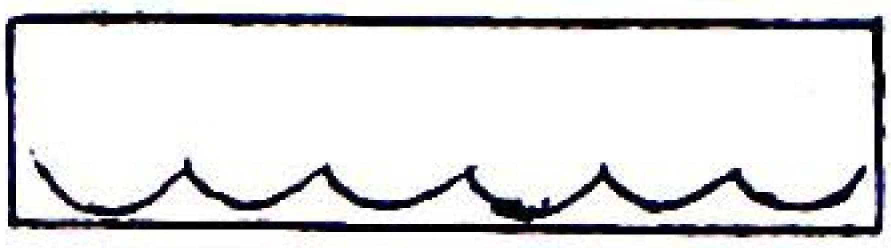

کی بیل کی چوڑائی بالکل کم ہوتی ہے۔ اور پھول بھی اکثر نیم شگوفے میں لگاتے ہیں۔ بلکہ ایک دو یا تین پتیوں والی کلیوں کو ہی ایسی بیل کے ساتھ وابستہ کرتے ہیں۔ اور

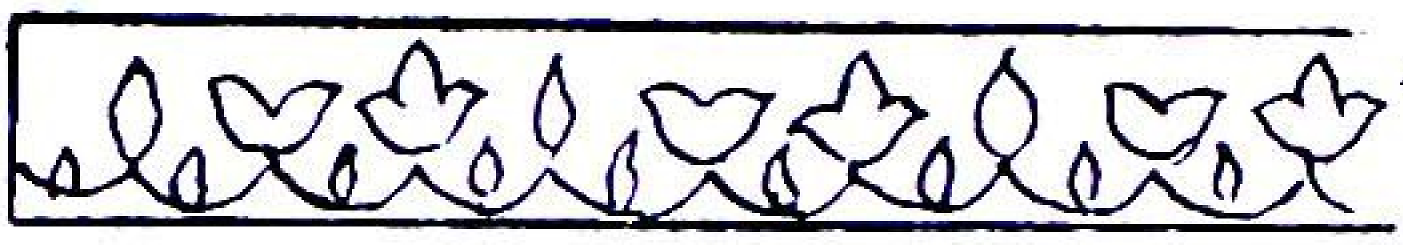

جگہ بچ جانے پر چھوٹی چھوٹی پتیاں وابستہ رکھی جاتی ہیں۔ حاشیہ کے ساتھ لگنے والی اس قسم کی بیل کو کنگری بیل بھی کہتے ہیں۔

(۳) اس قسم کی بیل کو سلیمی بیل کہتے ہیں۔

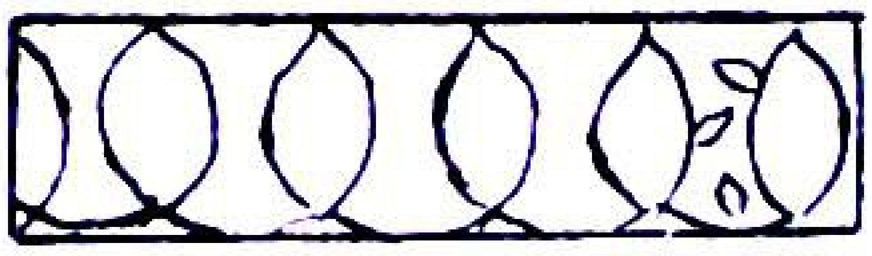

اور بیل نمبر ۲ کی طرح حاشیہ کے ساتھ بنائی جاتی ہے۔ اسی طرح ایک دو یا تین پتوں والی کلیاں وابستہ کی جاتی ہیں جب کہ چوڑائی میں زیادہ رکھی جائے تو اس میں کلیوں کے علاوہ گھاس کی پتیاں بھی وابستہ کی جاتی ہیں۔ کسی باریک اور

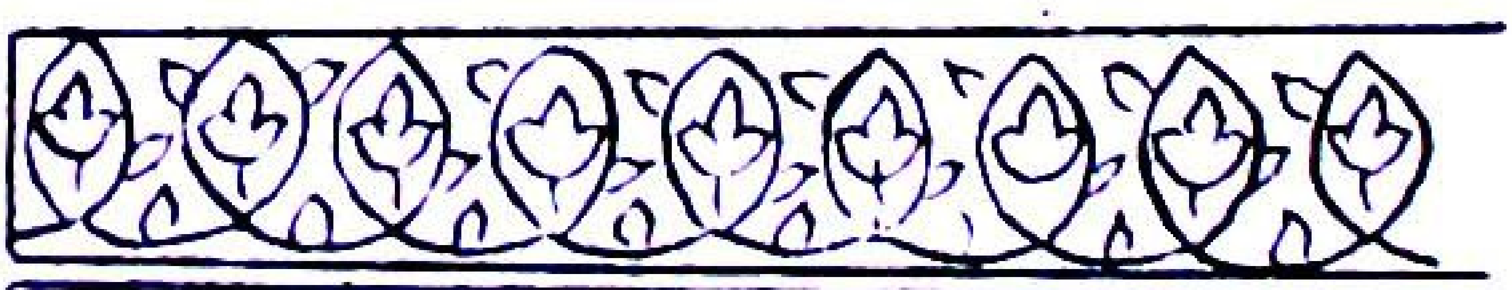

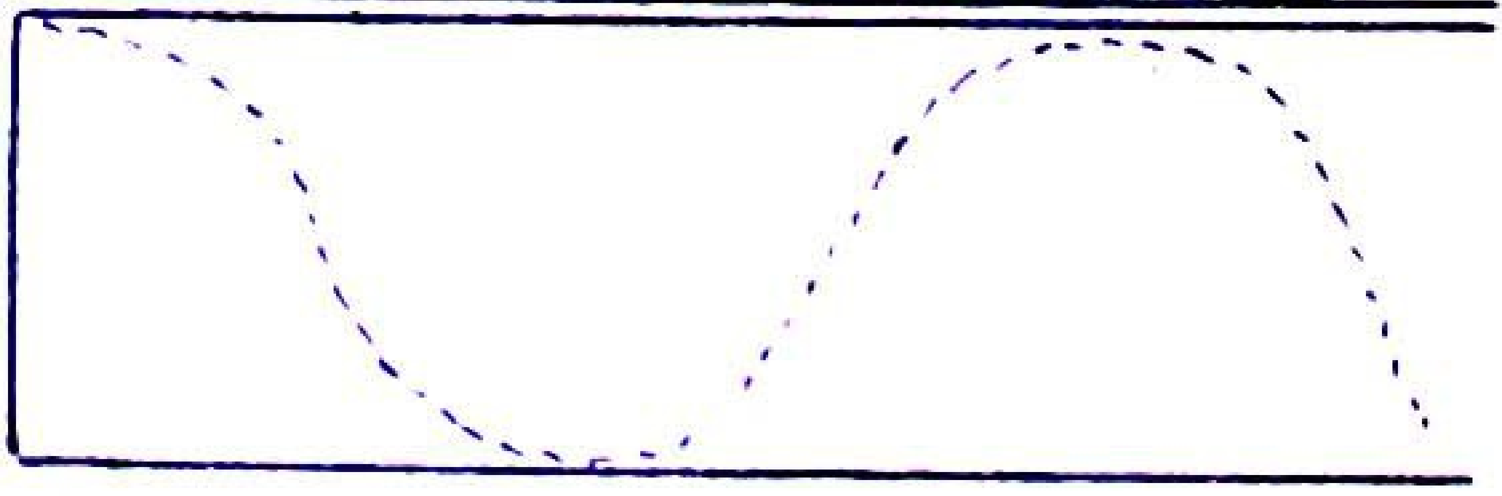

چھوٹے سائز کے نقشہ کو بڑھا کر حاشیہ کے بدلے بھی لگائی جاتی ہے۔

(۴) اس قسم کی بیل کا نام "اسلیمی" یا "مار پیچ" ہے۔ اس بیل کو جس خط میں ظاہر کیا گیا ہے۔ اس کو قوسی کہتے ہیں۔ کیوں کہ ایسا خط اوپر اور نیچے ایک ہی پیمائش کی قوس ملانے سے بنتا ہے۔ دو متوازی خطوں کے درمیان مربع کے برابر حصے بنا کر الٹی سیدھی قوسوں کو ملائیں

Marfat.com

(جیسا کہ پرکار سے ایسی بیل کا بنانا سیکھا ہے) جن میں ہر قسم کے پھولوں کے خاکے بنا سکیں گے۔ جب ہم پھولوں کو دیکھتے ہیں کہ ہر پھول دائرہ کی صورت میں دکھائی

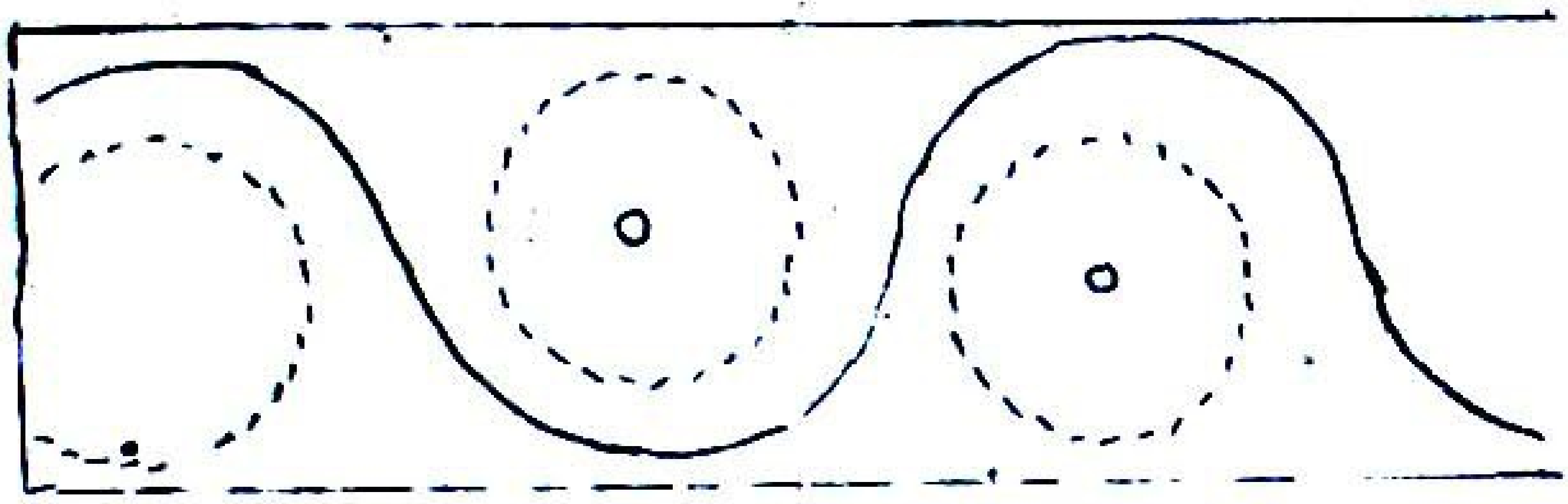

دیتا ہے۔ اسی لیے قوسوں کے درمیانی حصوں میں پھولوں کی بجائے دائروں کے نشان رکھے۔ اب ہمیں ان پھولوں کی ڈنڈیوں کے ساتھ وابستہ رکھنا ہے۔ (یہ ہمارا منشا ہے کہ ہم ان پھولوں کی روانی دائیں کو دکھائیں یا بائیں کو لیکن اس وقت ان پھولوں کی قطار ہم دائیں کو دکھائیں گے۔ یہ فطری بات ہے کہ ہر بوٹے کے ساتھ کلی اور پتیاں ہوتی ہیں اس لیے سجاوٹی نقشوں میں کلیاں وہاں دکھائی جاتی ہیں جہاں نقشوں میں پھولوں پتیوں اور بیل دکھانے کے بعد کچھ ایسی جگہ بچے۔ جس میں کلی سما سکے۔ لیکن پودے کے مرجھانے کے بعد بھی گھاس پتی بعد میں مرجھاتی ہے۔ اور اکثر پھول کے نکلنے سے گھاس کی پتیاں نکلتی ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ پھول کے بعد گھاس پتی اور بیل بنا کر اگر جگہ بچ جائے تو کلی کو دکھایا جائے۔

ہمارے حاشیہ میں گھاس پتوں کے لیے اچھی جگہ ہے اور ہم نے دو دو قوسوں کو ملا کر الٹی سیدھی چھوٹی بڑی مختلف شکلوں میں پتیاں بنانا سیکھا ہے۔ لہذا اسی طرح بنا کے دکھائیں۔

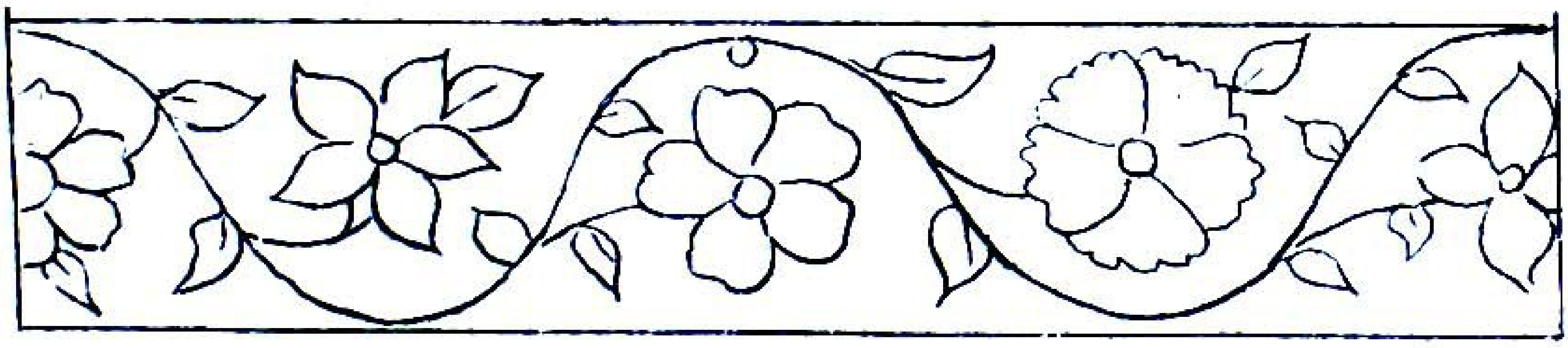

اس طرح ایک خوشنما حاشیہ بنا۔ اس کے ہر پھول کا اپنا اپنا رنگ ہے۔ اپنے اپنے رنگ کے اوپر باریک باریک لکیریں ذرا تیز اور شوخ رنگوں سے دی جائیں تو یہ حاشیہ اسی طرح قدرتی پھولوں جیسا دکھائی دے گا۔ جیسے باغ سے پھول چن کر اس قطعہ پر سجائے گئے ہوں۔ ہمیں ایسا حاشیہ بہت مرتبہ بنانا چاہیے تاکہ ہم دیکھے بغیر

Marfat.com

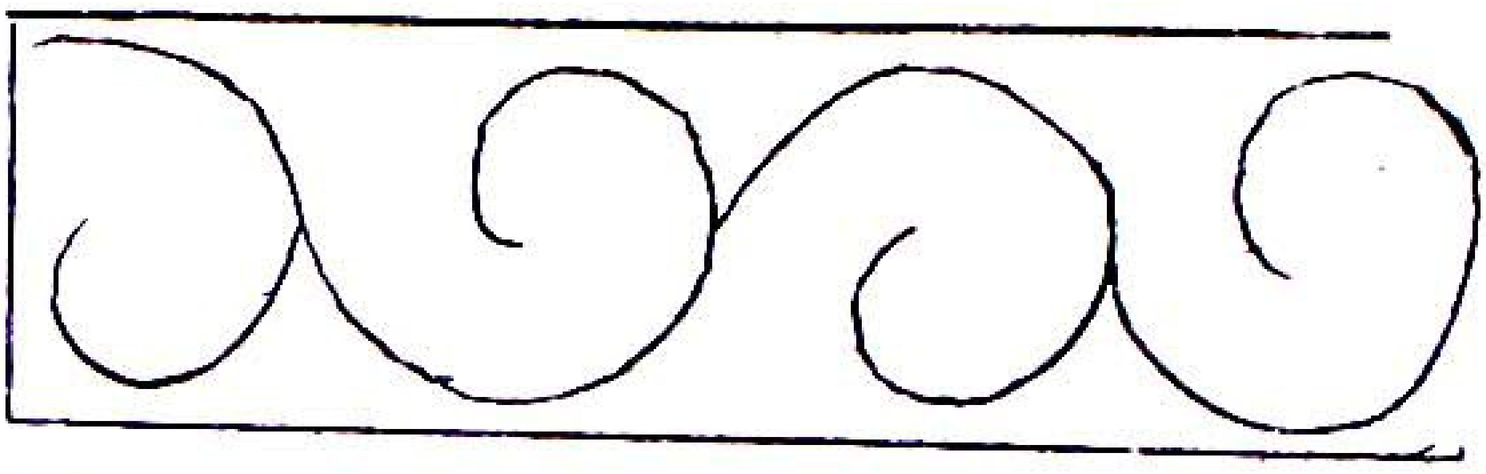

اس قسم کے بیل بوٹوں والا حاشیہ بنا سکیں۔

(۵) اس خط میں بنی ہوئی بیل کو گھونگھریالی بیل کہتے ہیں۔ نقاشوں کی اصطلاح میں اس کو "کُوکا نج" بھی کہتے ہیں۔ یہ بیل پھولوں کو وابستہ رکھنے کے لیے پہلے ہی پیچیدہ صورت میں چلنے والی بیل دکھاتی ہے۔ کیوں کہ گھونگھر کے سرے ابھی کھلے ہیں۔ اس لیے پھول انہیں سروں کے ساتھ وابستہ ہوں گے۔ پہلی بیل کی طرح اس بیل نے بھی پتیوں کے لیے جگہ چھوڑ دی ہے۔ لہٰذا خالی جگہوں پر چھوٹی چھوٹی پتیاں اسی طرح جوڑیں گے جس طرح پہلے جوڑا تھا۔

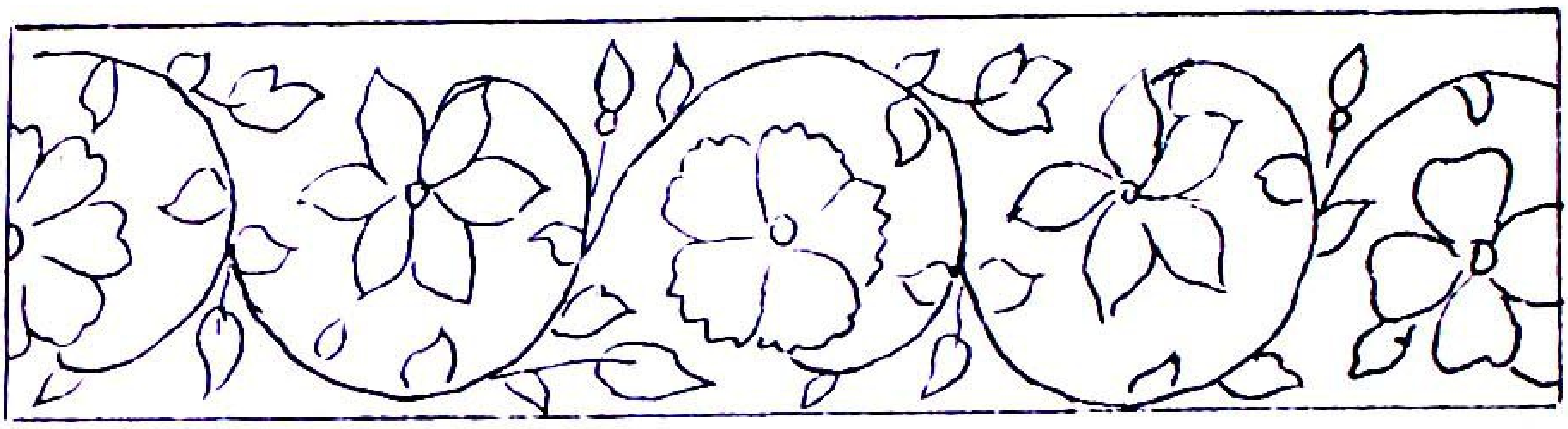

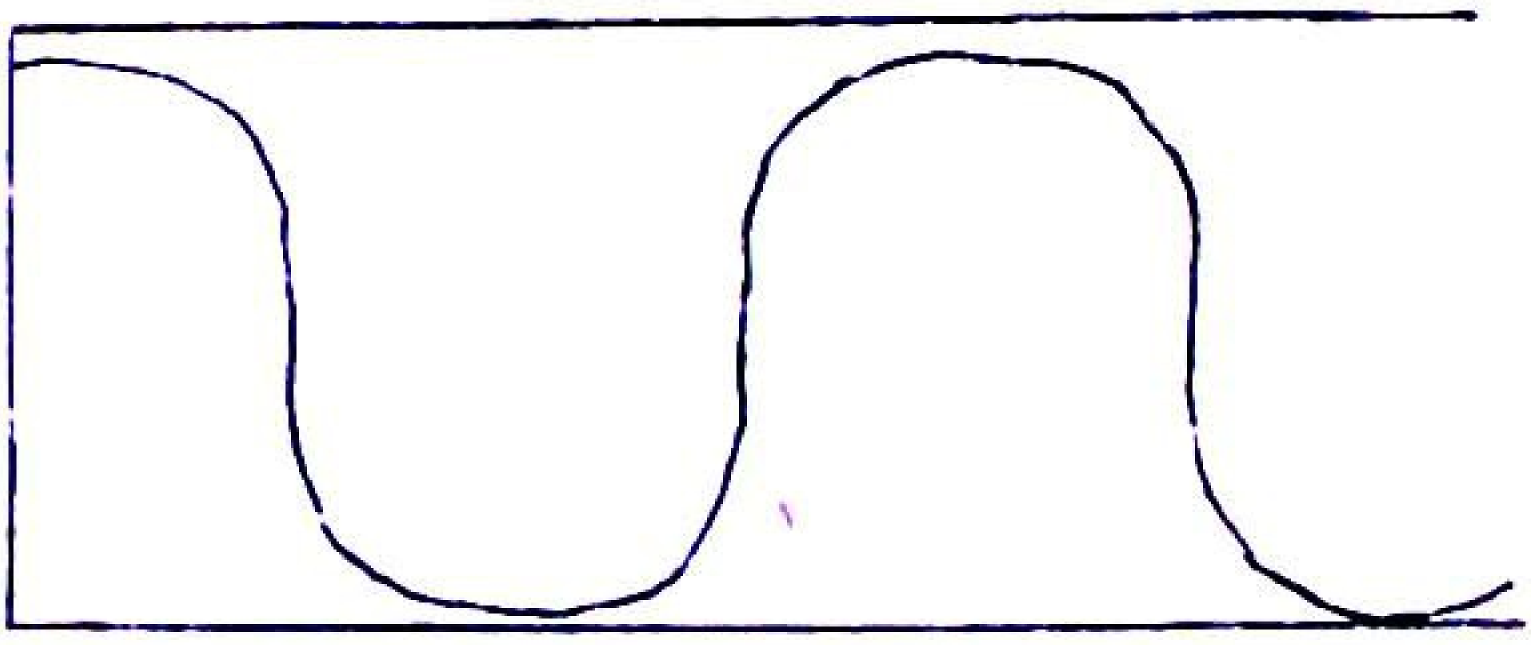

(۶) اس قسم کی بیل کو محرابی بیل کہتے ہیں۔ کیوں کہ یہ خط الٹے سیدھے محرابوں کا نقشہ دکھاتا ہے۔ اسی لیے اس کو محرابی بیل کہتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس بیل نے پھولوں کے لیے جگہیں معین کر دی ہیں لہٰذا ہر قطعہ میں ایک ایک پھول کو بیل کے ساتھ وابستہ کریں اور بچی ہوئی جگہوں پر بیل

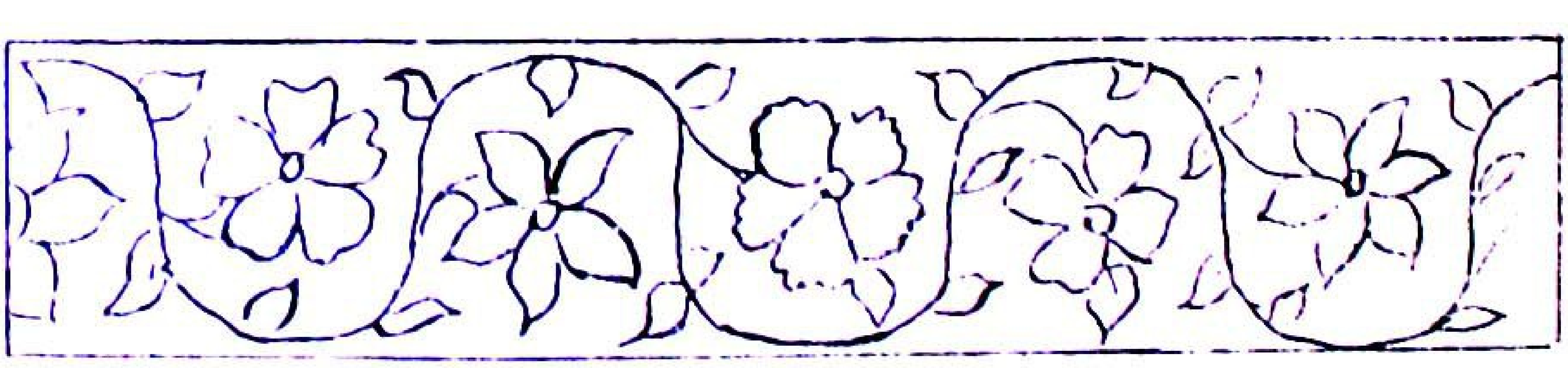

اور پھولوں کے ساتھ چھوٹی چھوٹی پتیوں کو چھوڑ دیں گے۔ اس طرح اس حاشیہ کا خاکہ مکمل بن جائے گا۔

Marfat.com

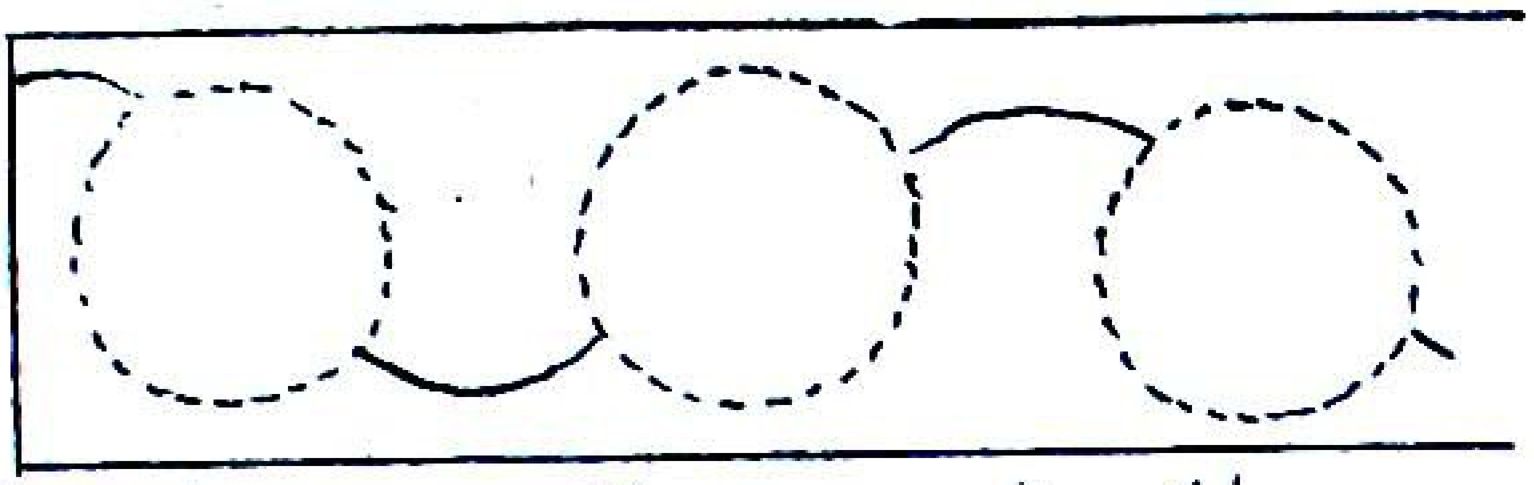

(۷) اس بیل کو چلتی بیل کہتے ہیں۔ کیوں کہ اس قسم کی بیل کا خط متواتر نہیں چلتا بلکہ ایک پھول کے بعد دوسرے پھول کو جوڑتا ہے۔ اس قسم کی بیل پھولوں کو دکھانے کے بعد بہت ایسی جگہ بچاتی ہے جس میں پتوں کے علاوہ چھوٹی چھوٹی کلیاں بھی سما سکتی ہیں۔ ہم نے ایک دو یا تین پتوں والی کلیوں کے نقشے بنانے کے سلسلے میں سیکھ لی ہیں۔ جگہ

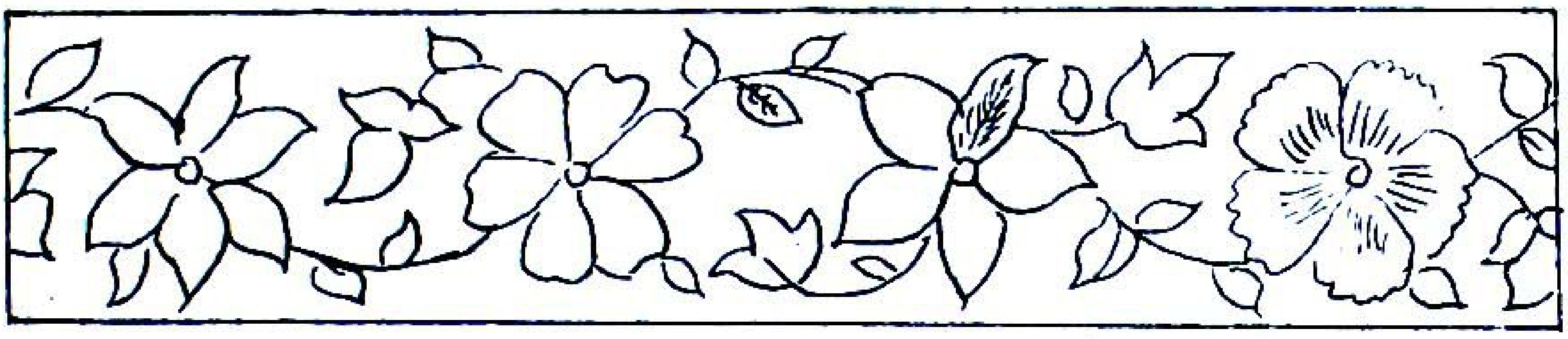

کی نسبت مدنظر رکھ کر تین پتی والی کلیوں کو ان پھولوں اور بیل کے درمیان جوڑ سکتے ہیں۔ اس طرح اس قسم کی بیل میں اس حاشیہ کا خاکہ مکمل ہو گیا۔

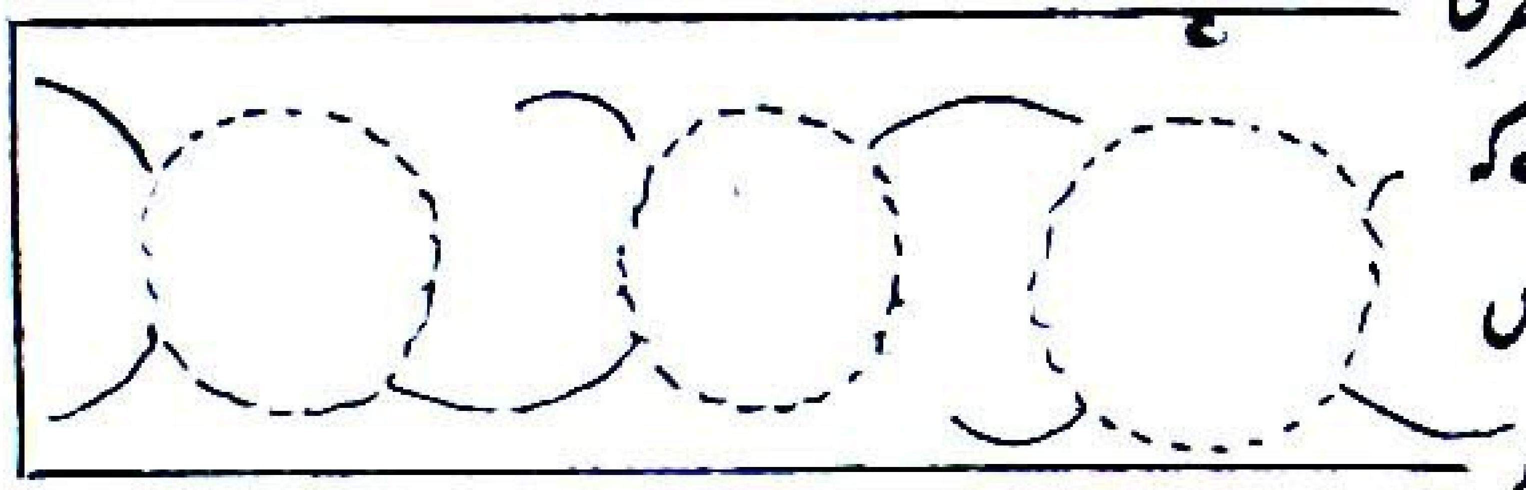

(۸) اس بیل کو گھونگھریالی چلتی بیل کہتے ہیں۔ اس لیے کہ متواتر بنی ہے۔ گھونگھریالی اس لیے کہ پھولوں سے پرے نکل کر گھونگھروں کی شکل میں نمودار ہو کر کلیوں کو اپنے ساتھ جوڑتی جاتی ہے۔ پھول تو اپنی جگہوں پر لگے ہیں۔ کلیوں کے لیے بیل منتظر ہے۔ لیکن جگہ کی نسبت بڑی ہے۔

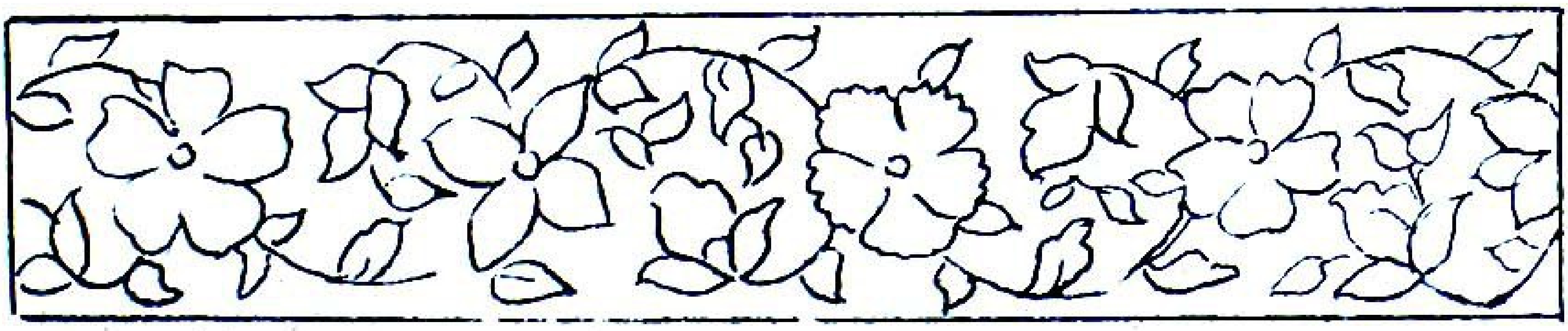

اس لیے ان جگہوں کو دو پتیوں والی کلیوں سے پُر کریں گے۔

ہم نے انہیں تو مختلف پھولوں کو جن کے خاکے بنانے پہلے سے سیکھے ہیں۔ آٹھ مختلف بیلوں سے وابستہ رکھ کر آٹھ قسم کے حاشیوں کو بنایا ہے۔ اب کسی بھی لمبائی

Marfat.com

چوڑائی کا مربع بنانا ہم کو آ گیا ہے۔ نو قسم کے پھول بھی بنا سکتے ہیں۔ کیوں نہ ایک مربع ۳" × ۳" بنا کر اس میں ان پھولوں کے نقشے بنائیں۔

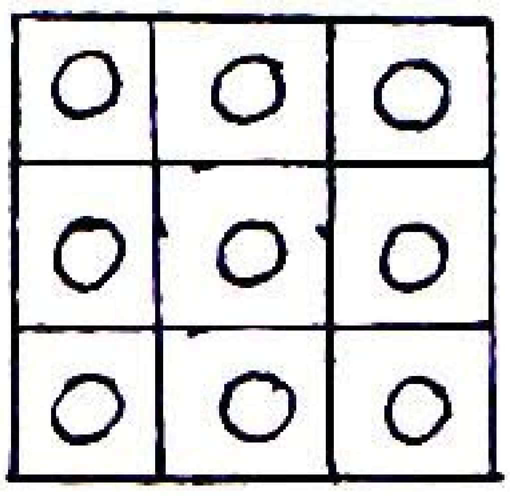

اس مربع میں ان پھولوں کو ایک ترتیب سے رکھ کر ایک دوسرے کے درمیان مساوی جگہ چھوڑیں گے۔ تاکہ ایک طرف بھاری اور ایک طرف ہلکا دکھائی نہ دے۔ اس لیے اس مربع کو نو چھوٹے چھوٹے مربعوں میں تقسیم کرکے آسانی سے ہر مربع میں دائرہ کی صورت میں ایک ایک پھول بنا سکتے ہیں۔ ہمارے سبھی پھول دائروں کی صورت میں ہیں۔ اس طرح ان کے خاکے بنانے میں آسانی ہے۔ پھولوں کے اردگرد مساوی نسبت کی جگہیں بچی ہیں۔ پہلے ہر پھول کو چلتی ہوئی بیل کے ساتھ وابستہ کریں گے۔

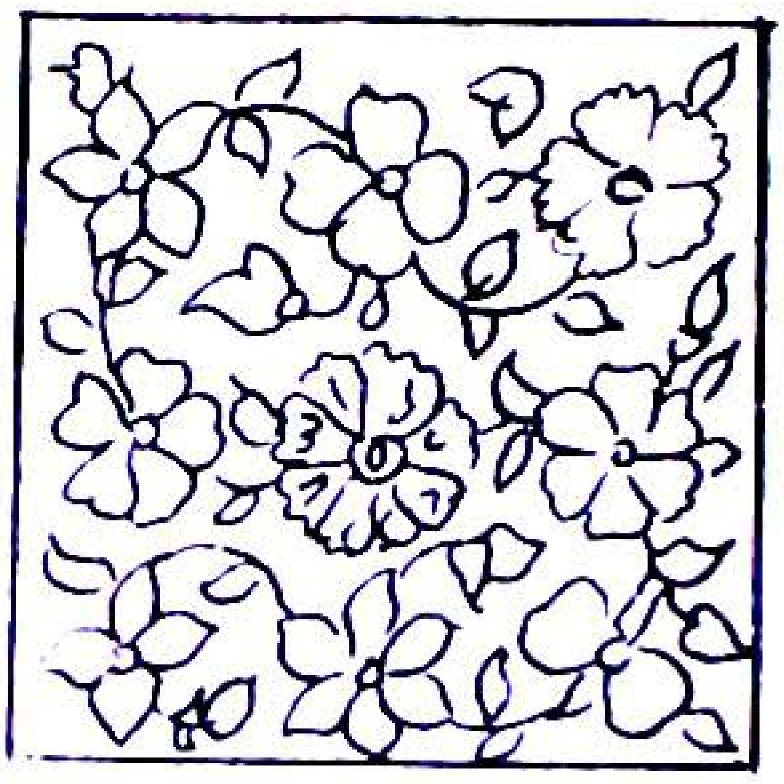

اس کے بعد بچی ہوئی جگہوں پر پتوں کے بیل بوٹوں کے ساتھ ملائیں۔ اس طرح ہم نے ایک مربع شکل میں پھولوں کا نقشہ مکمل کیا۔

اب شکل نہیں اگر ہم ایک مستطیل شکل میں انہیں پھولوں کو بنائیں۔

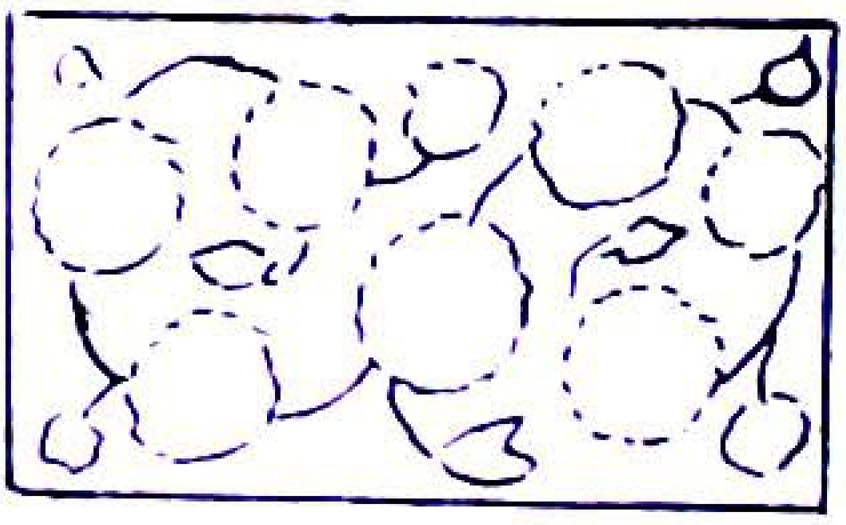

ایک مستطیل ۵" × ۳" کھینچیں۔ اس میں جگہ کا توازن رکھنے کے لیے نو پھولوں کی خاطر دائروں کی صورتیں بنائیں۔ اس کے بعد چلتی ہوئی گھونگھریالی بیل سے پھولوں کو جوڑیں۔ باقی بچی ہوئی زمین پر پتوں کو پھولوں اور بیل کے ساتھ جوڑ دیں۔ دائروں کی صورتوں کو پھولوں کے نقشوں میں تبدیل کریں گے۔ اس طرح ہم نے ان پھولوں کو مستطیل شکل میں بھی سجایا۔

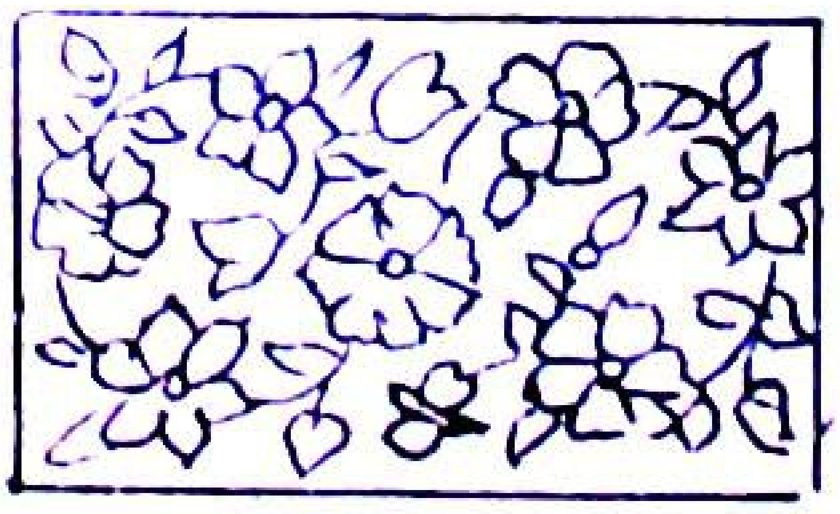

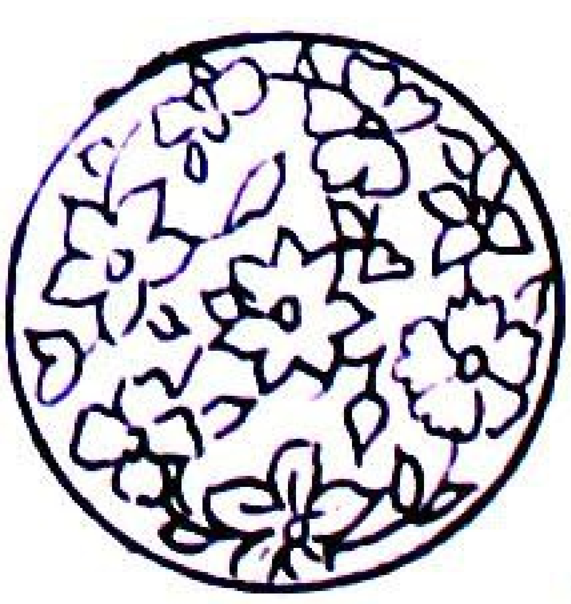

اسی طرح جب ہم چاہیں تو گول شکل میں بھی ان پھولوں کو بنا سکتے ہیں اور یہ بھی سمجھایا ہے کہ ہم نے پھولوں کو حاشیوں میں بنایا ہے حاشیہ متن کے ساتھ بنایا جاتا ہے۔

Marfat.com

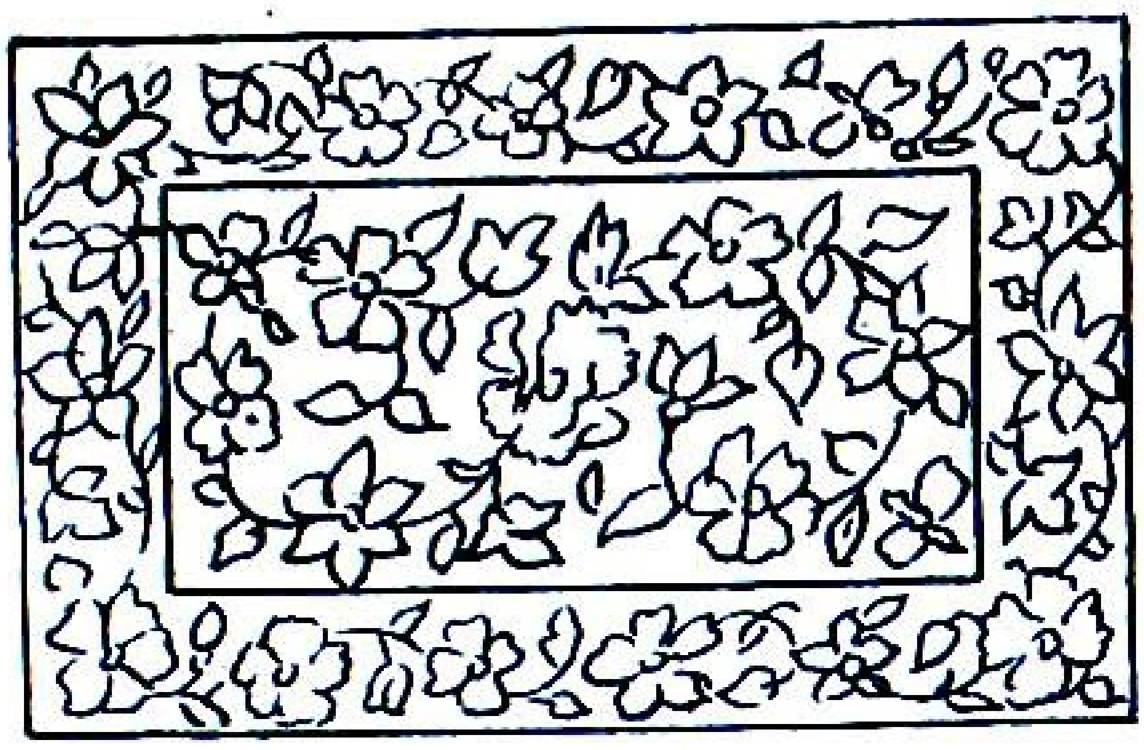

اس لیے جب ہم بنائے ہوئے مستطیل شکل کے نقشہ کو کسی حاشیہ کے ساتھ ملائیں تو اس طرح پورا اور مکمل نقشہ بن جائے گا۔ اور یہی صورت مربع شکل میں بنانے کے لیے اختیار کرنے سے مربعی صورت کا نقشہ بن جاتا ہے جس کو چکور بھی کہتے ہیں۔ پس اگر ہمیں گول شکل میں کسی پیمائش کا نقشہ مع حاشیہ بنانا ہو تو دائرہ میں نقشہ بنانے کی وہی صورت ہے۔ جیسے ہم نے پہلے بنایا۔ گول شکل کے لیے حاشیہ معین کرنا تو ہم نے سیکھ لیا ہے۔ یعنی کسی دائرہ کے متوازی مطلوبہ چوڑائی کا دائرہ کھینچیں۔ یہ بیرونی دائرہ اندرونی دائرہ کا حاشیہ کہلائے گا۔ اس گول حاشیہ میں ہر قسم کی بیل بنا کر پھولوں کو سجا سکتے ہیں۔

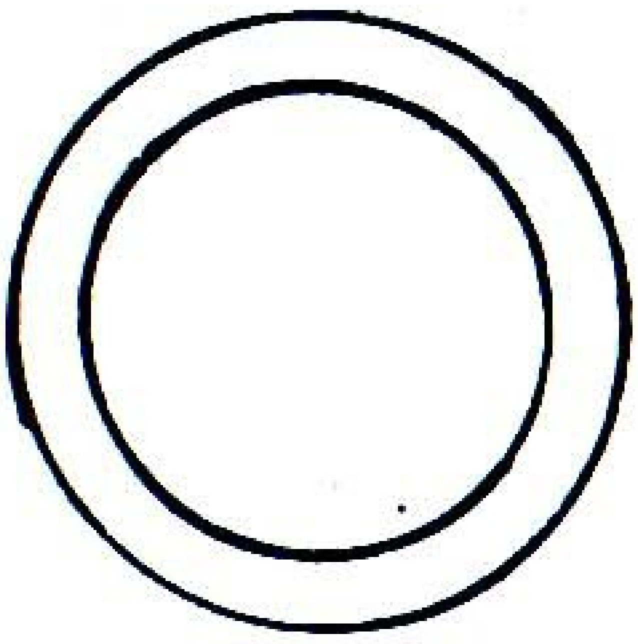

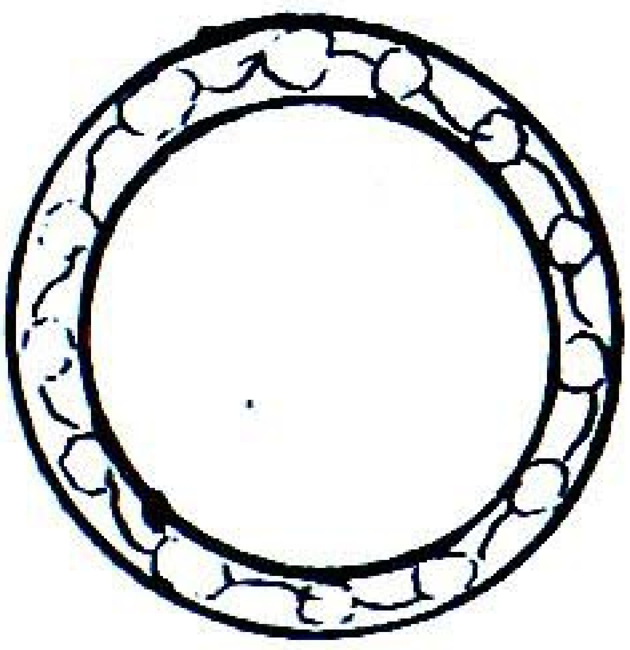

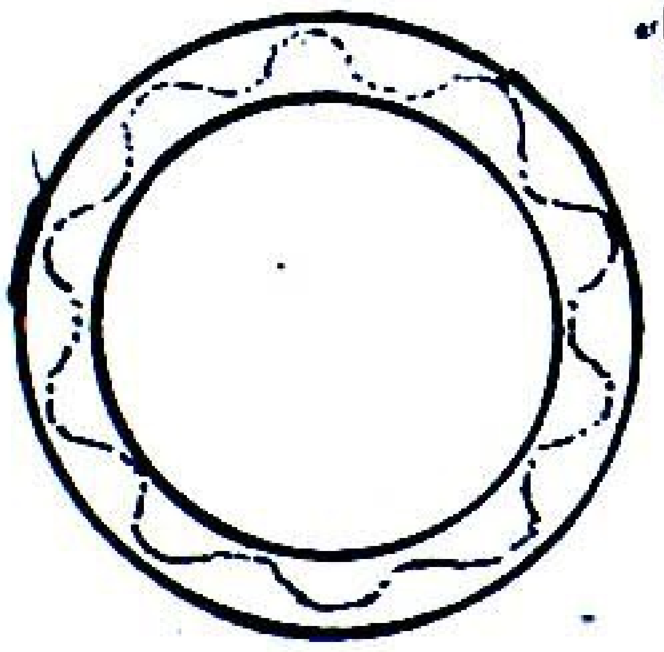

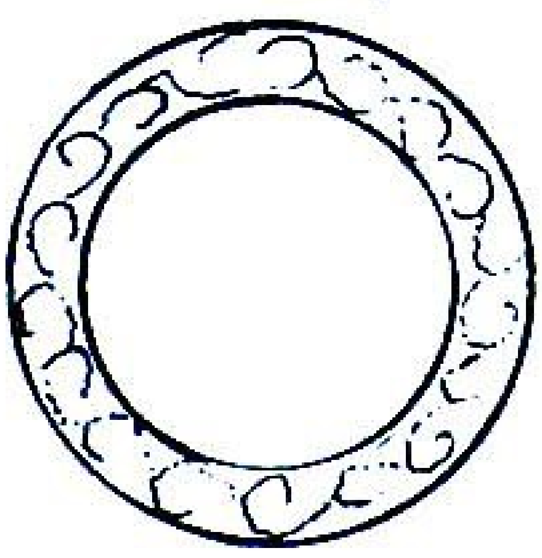

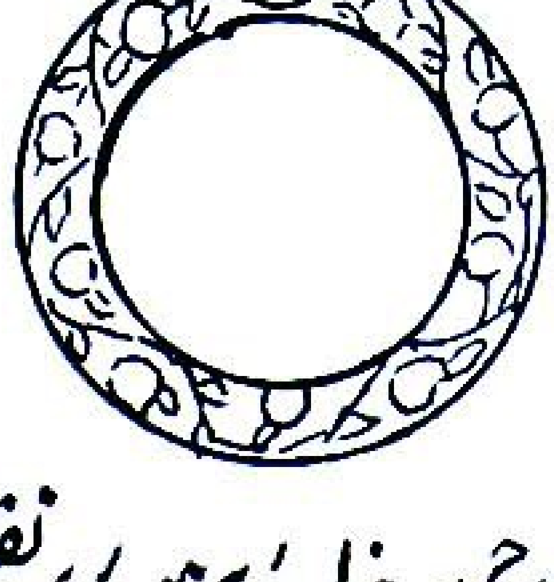

ہم نے اقسام بہ اقسام پھول بوٹیاں بنائیں۔ انکو ہم نے ہر ایک قسم کے نقشوں میں استعمال کیا۔ حاشیے بنائے۔ مربعوں میں سجائے۔ مستطیلوں میں ان ہی پھولوں کو مزین کیا۔ گول شکلوں میں بھی ان کو سجا کر دکھایا۔ اسی طرح یہ بنائے ہوئے نقشے ہم جس قسم کی چیز پر چاہیں استعمال کر سکتے ہیں پھول بوٹوں کو مربعی، مستطیلی یا گول شکل کے نقشے بنا کر قالین کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔ ان ہی شکلوں میں جالکدوزی کے لیے جو نقشے کپڑوں پر بنائے جاتے ہیں وہ اسی طرح تیار کیے جاتے ہیں اور خاکے ڈال کر برشوں سے بنائے جاتے ہیں۔ جالک دوز

Marfat.com

انہیں لکھی ہوئی بیل بوٹیوں کو اُون یا ریشم سے بھر دیتا ہے۔ اسی طرح ایک سوزن کار رفوگر کے لیے کپڑوں پر خاکے بنائے جاتے ہیں اور وہ سوئی سے ریشم بھر دیتا ہے۔ ایک چھینٹ ساز اسی طرح نقشے بنوا کر چھاپے کھدواتا ہے۔ بعد میں مختلف رنگوں سے مختلف کپڑوں پر چھاپتا ہے۔ دیواروں اور چھتوں پر نقاش اسی طرح نقشے بنا کر خاکے چھاپ کر رنگ آمیزی کرتا ہے۔ اور بیسر میفی نقاش ہر قسم کے ساختہ کو گچ و رنگ لپائی کرکے اپنی یادداشت سے ایسے ہی خاکے کھینچ کر رنگ آمیزی کرتا ہے۔ اور خود بنائے ہوئے "موقلم" سے برگوں کی کشائی کرکے تتلی اور باریک لکیریں دے کر خوش نما بناتا ہے اور پھر سے وارنش کرکے بازار میں متعلقہ دوکان داروں کو فروخت کرتا ہے۔ دیکھیے ہمارے نقشے کئی قسم کے پیشہ وروں کے کام آتے ہیں۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے آپ کو اس قابل بنائیں کہ ہر پیشہ ور کو اس کی ضرورت کے مطابق نقشے تیار کرکے دیا کریں۔ ایسا ہم تبھی کر سکتے ہیں جب ہم اپنے آپ کو اس فن میں تجربہ کار بنائیں۔ ایسے تجربات کرنے کے لیے ہمیں ان سیکھے ہوئے پھولوں کو ایک تختہ سیاہ پر بنا کر ہر روز اسٹرکاری اور برگ کشائی کرکے موقلم کی نوک سے باریک لکیریں اسی طرح دیا کریں جس طرح قدرت کے بنائے ہوئے پھولوں میں ہوا کرتی ہیں۔ اور ان پھولوں کو مختلف قسم کے حاشیوں اور نقشوں میں تبدیل کیا کریں۔ تاکہ نقشوں کے تغیر و تبدل کرنے کی مشق ہو۔ اس طرح نئے پھولوں کی بناوٹ ہم خود کریں۔ کیوں کہ کسی چیز کی بناوٹ اس وقت تک مشکل ہوتی ہے جب تک کہ بناوٹ کی ترکیبوں کو سمجھنے سے انسان دور رہتا ہے۔

ہم نے بہت سے پھولوں کو بنانے کی ترکیبیں سمجھ کر تجربات بھی کیے۔ اس لیے نئے نئے پھولوں کے نقشے بنانا ہمارے لیے آسان ہیں۔ ایسا کرنے سے ہم دوسری جماعتوں میں پہنچ کر بالکل آسانی سے نئے نئے اسباق لے سکتے ہیں۔ اور ابھی سے نقشہ کشی کی مہارت حاصل کرکے دوسرے پیشہ وروں کے لیے نقشے مہیا کرنے کے قابل بن سکیں گے تجربہ کی مشقوں پر بنائے پھولوں کو مختلف رنگوں میں دکھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ صرف ایک رنگ سے ظاہری خاکہ کو بھر کر پھولوں کے اصلی نقشے سامنے رکھ کر برگ کشائی کرکے پھولوں کے رنگوں کے مطابق باریک لکیریں دیں۔ اس طرح پھول قدرتی طور پر خوشنما دکھائی دیں گے۔

Marfat.com

جس طرح پھولوں کو ہر فنکار کسی نہ کسی طرح اپنے فن میں استعمال کرتا ہے اسی طرح ہر شکل کے پرندوں کو بھی نقشوں میں استعمال کرتا ہے۔

پھولوں کے خاکے یا نقشے جس طرح اندازہ اور ذہن کے استعمال سے بن سکتے ہیں۔ اسی طرح ہر کسی شے کا نقشہ یا خاکہ بنایا جا سکتا ہے۔ ہمارے سامنے چند پرندوں کے نقشے ہیں اپنے اندازہ اور قوت باصرہ سے ان کے خاکوں کو آسانی کے ساتھ بنا سکتے ہیں۔ یہ بلبل ہے اس کے ظاہری خط کو بغور مطالعہ کر کے ہی اندازہ ہوتا ہے کہ

اس کی چونچ داہنی طرف کو ملتے ہوئے دو ترچھے خطوں سے بنے گی > کلغی اوپر کو جاتے ہوئے دو غیر متوازی قوسوں کو ملا کر بنتی ہے گردن دو متوازی قوسوں کو لمبائی میں لیتے ہوئے ایک دوسرے کے مخالف بنانے سے، جسم ایک دوسرے کے مقابل ترچھے ( ) قوسوں کو ذرا لمبائی کے ساتھ۔ دم: دو کم متوازی اور ذرا ترچھے خطوں کو لمبائی کے ساتھ۔ دم کی گولائی نون غنہ کو دائیں جانب خطوں کے سروں کے ساتھ ملانے سے۔ اسی طرح چھوٹے قوسوں، ترچھے عمودی اور افقی خطوں سے ہر شے کی ساخت کا خاکہ اندازے کے ساتھ بنایا جا سکتا ہے۔ ذیل میں دکھائے گئے پرندوں کے خاکے بھی اسی طرح بنائے جا سکتے۔ مشقیں کر کے اپنے ہاتھ اور آنکھ کے اندازہ سے خاکہ کشی کو تجربہ میں لائیں۔

Marfat.com

علمِ مناظر کشی

(PERSPECTIVE)

ہم جانتے ہیں کہ جب کوئی چیز بنانی ہوتی ہے۔ اس کے ناپ طول وعرض اور شکل کا اندازہ متعین کرنا پڑتا ہے۔ دنیا کی ہر شے اپنی شکل میں دکھائی دیتی ہے، جب کہ انسان ہر ایک شے کو اپنے پاس نہیں رکھ سکتا۔ اس لیے صاحب عقل انسانوں نے ضرورت کی چیزوں کی نقلیں تیار کرنے کے طریقے ایجاد کیے۔ اور بڑی سے بڑی چیز چھوٹی بنا دی اور چھوٹی سے چھوٹی چیز بڑی بنا دی۔ ہمارے ہنر میں جو کوئی چیز استعمال ہوتی ہے، وہ شکل رکھتی ہے۔ جس طرح کوئی انسان ہر چیز کو اپنے پاس نہیں رکھ سکتا۔ اسی طرح ایک نقاش بھی تیار شدہ کسی چیز کو اپنے پاس نہیں رکھ سکتا۔ کیوں کہ وہ ان چیزوں سے ضروریاتِ زندگی اور خواہشات پوری نہیں کر پاتا۔ بلکہ ان چیزوں کی قیمت سے ایسا کیا جا سکتا ہے۔ لہذا جو چیز اپنے پاس نہ رہے۔ اور دوسرے وقت پر اس چیز کی ضرورت پڑے۔ جس کی شکل متعین نہ ہو تو قدرتی امر ہے کہ ایسی چیز بنائی نہیں جا سکتی۔ اس لیے ضروری ہے کہ ہم بھی ہر چیز کی شکل کو معین رکھنے کا طریقہ سیکھیں۔ اور ہر چیز کی نقل صحیح بنا سکیں۔ اس قسم کے طریقہ یا ڈھنگ کا نام پرسپکٹیو (PERSPECTIVE) یعنی علم مناظر کشی ہے۔

یہ نقشہ بنانے کا صحیح طریقہ ہے۔ جس کے تحت کسی چیز کا نظارہ اصلی شکل اور حالت میں ظاہر ہوتا ہے۔ کوئی نظارہ ہو یا چھوٹا بڑا، گول یا مربع قسم کا مجسمہ ہو۔ علم مناظر کے قواعد ان پر یکساں حاوی ہوتا ہے۔ جس طرح قواعد نہ جاننے والا طالب علم زبان دانی پر عبور حاصل نہیں کر سکتا۔ اس طرح علم مناظر کشی کو نہ جاننے والا طالب ہنر قابلیت

Marfat.com

حاصل نہیں کر سکتا۔

علم مناظر کشی کو سمجھنے کے لیے قدرتی مناظر کا مطالعہ کیا جانا چاہیے۔ اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ نظر تجربہ کار ہو گی۔ جس سے کسی چیز کا صحیح اندازہ کرنا آسان ہوگا۔

قاعدے اور طریقے کیا ہیں، جو کسی چیز، مجسمہ یا منظر کو بنانے کے وقت خود بخود پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن ایک نو آموز کو جب تک ان قاعدوں اور طریقوں سے واقفیت نہ ہو تب تک یہ نو آموز ان قاعدوں کی طرف متوجہ نہیں ہوتا۔ اور جس کسی چیز کی نقل کرے گا وہ غلط ہو گی۔ اس لیے علم مناظر کشی کے تحت یہ امر لازمی ہے کہ کسی بھی چیز کو نظر سے دور رکھ کر نقل کی جائے۔ کیوں کہ اس طرح چیز کی اصل شکل معین ہوتی ہے جس چیز کو دوری پر معین کر کے نقل کی جاتی ہے اس کے اطراف برابر دکھائی نہیں دیتے کیوں کہ ہر چیز جتنے فاصلے پر ہو گی چھوٹی دکھائی دیتی ہے۔ مثلاً ایک انسان دس فٹ کی دوری پر جس پیمائش کا دکھائی دے گا پچاس فٹ کی دوری پر اس کی پیمائش میں فرق آجائے گا۔ جوں جوں اس کے نزدیک جاتے ہیں اس کی صحیح پیمائش دکھائی دیتی ہے۔ اسی طرح ہر چیز جو دور ہوتی ہے جسامت کے لحاظ سے چھوٹی بڑی دکھائی دیتی ہے۔

مربعی یا مستطیلی شکل کی چیزیں بھی اسی طرح اپنے اطراف کی صورت میں چھوٹی اور بڑی نظر آتی ہیں۔ ناظر کے سامنے افقی سطح ہر وقت بڑی اور صحیح متوازی خطوں میں ہوتی ہے اور طرفین کی سطحوں کے خطوط ترچھے اور غیر متوازی دکھائی دیتے ہیں۔ گول شکل کے منھ والی چیز کا منھ ناظر کے مقابل رکھا جائے تو برابر گول دکھائی دے گا۔ اور افقی سطح پر رکھ کر یہ گول چیز ترچھی نظر اختیار کرے گی۔ اور یہ صورت بیضوی شکل کے خاکہ میں دکھائی دے گی۔ گول منھ والی چیز جوں جوں نظر کے نیچے دکھائی دے گی طرفین کی ترچھائیاں کم دکھائی دیں گی اور گولائی زیادہ۔ اور جیسے جیسے نظر سے اوپر جائے گی یہی صورت اختیار کرتی جائے گی۔ اور افقی نظر میں گول یا مربعی چیز کی ہر سطح صرف ایک خط کی صورت اور چیز کی موٹائی دکھائی دے گی۔ گلوب جیسا گولا ہے ہر رخ سے ویسا ہی گول نظر آئے گا۔ مجسمہ نقشہ کشی میں ہر چیز کو پہلے بغور دیکھا

Marfat.com

جائے اور شکل و صورت کو سمجھا جائے کہ مجسمہ کے سطحی خطوط افقی ہیں، ترچھے ہیں، عمودی ہیں یا کسی اور قسم کے ہیں اور یہ بھی سمجھیں کہ کس طرف کو کس قسم کے خط اپنی صورت میں دکھا سکتے ہیں۔ گول سطح والی چیز کی سطح ہر صورت میں ناظر کو گول ہی دکھائی دے گی۔ لیکن یہ سطح کئی جگہوں پر غیر متوازی ہو جاتی ہے۔ مثلاً ایک پھول دان گول سطح کا بنا ہے لیکن اس کی سطح پر دو متوازی ممہیز بنے ہیں۔ ناظر کے سامنے یہی پھول دان ہے۔ اسکو پھول دان کے ممہیز دائیں اور بائیں جانب غیر متوازی دکھائی دیتے ہیں۔ اور افقی نظر پر یہ ممہیز متوازی ہیں۔ یہی ہیں چند ابتدائی اصول جن کے تحت ایک ناظر کو مجسمہ کی نقشہ کشی کرنی چاہیے۔ اور اس وقت جانچنا چاہیے جبکہ کسی ایک مجسمہ کی نقشہ کشی کرنی ہو۔

نقشہ اتارنے سے پہلے ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم اس علم میں استعمال ہونے والے خاص الفاظ کے معنوں اور ضرورتوں کو سمجھیں۔

(۱) ناظر: کسی چیز کا مشاہدہ کرنے والے کو ناظر کہتے ہیں اور انگریزی میں اسکو سپکٹیٹر (SPECTATOR) کہتے ہیں۔

(۲) پلین (PLANE) سے سطح مراد ہے۔

(۳-الف) گراونڈ پلین (GROUND PLANE) وہ سطح جس پر کوئی چیز قائم ہو۔ یعنی جس پر کوئی چیز رکھی ہوئی ہو۔ اسی کو گراونڈ پلین کہتے ہیں۔ اس کو فور گراونڈ (FORE GROUND) (تصویر کے آگے کا حصہ) اور ہوری زنٹل پلین، (HORIZONTAL PLANE) بھی کہتے ہیں۔ اس حصہ کو نقشہ پر مختصراً G.P لکھتے ہیں۔

(ب) فور گراونڈ پلین (FORE GROUND PLANE) وہ سطح ہے جو افق کے متوازی ہو۔ جس میں کوئی بلندی نہ ہو۔ جیسے ساکن پانی کی سطح۔

(ج) ورٹیکل پلین (VARTICAL PLANE) عمودی سطح یعنی بیک گراونڈ جو افقی سطح کے ساتھ عمودی حالت میں کھڑی ہو۔

(۴) پکچر پلین (PICTURE PLANE) یعنی تصویر کی سطح جس پر کسی جیسے کا نقشہ بنایا جائے اس کو پکچر پلین کہتے ہیں۔ نقشوں پر مختصراً P.P سے

Marfat.com

ظاہر کرتے ہیں۔

(۵) سنٹر آف ویژن (CENTER OF VISON) نقطۂ نظری۔ ہوری زنٹل لائین میں ناظر کے سامنے نظر کی انتہا میں جو نقطہ پیدا ہوتا ہے اسی کو نقطۂ نظری کہتے ہیں۔ نقشوں پر C.V. لکھتے ہیں۔

(۶) ونیشنگ پوائنٹ (VANISHING POINT) نقطۂ انتہائی۔ جو متوازی خطوط ہماری نظر سے پرے کو یعنی کسی زاویہ پر جاتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ وہ ایک نقطہ پر جا کر ملتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اسی نقطہ کو نقطۂ انتہائی کہتے ہیں۔ نقشوں پر V.P. لکھ کر ظاہر کرتے ہیں۔

(۷) انٹرسیکٹنگ لائن۔ یا گراونڈ لائن (INTERSECTING LINE OR GROUND LINE) خط اتصال۔ گراونڈ پلین اور ورٹیکل پلین۔ دونوں مل کر جہاں ایک خط پیدا ہو اسے خط اتصال کہتے ہیں۔ نقشوں پر مختصراً I.L. لکھ کر ظاہر کرتے ہیں۔

(۸) آئی لیول (EYE LEVEL) آنکھ کی سطح۔ وہ سطح جو ٹھیک ناظر کی آنکھ کی بلندی کے ہموار واقع ہو۔

(۹) ہوری زنٹل لائن (HORIZONTAL LINE): افقی خط۔ جو ناظر کی آنکھ کی بلندی کے متوازی ہو۔ وہ خط جو زمین اور آسمان کے ملنے سے پیدا ہوتا ہے۔ نقشوں پر مختصراً H.L. لکھ کر ظاہر کرتے ہیں۔

(۱۰) پیرلل لائینز (PARALLEL LINES) خطوط متوازی وہ خط ہیں جن کو دونوں طرف خواہ کتنا ہی بڑھائیں آپس میں نہیں ملتے اور ان کا درمیانی فاصلہ ہر جگہ برابر ہوتا ہے۔

(۱۱) ونیشنگ لائینز (VANISHING LINES) خطوط غیر متوازی۔ جو خطوط دیکھنے والے کی نظر سے پرے کو یعنی کسی زاویے پر جاتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ وہ سب کے سب ایک ہی نقطے کی طرف جاتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ایسے خطوط کو ونیشنگ لائینز کہتے ہیں۔ نقشوں پر مختصراً V.L. لکھ کر ظاہر کرتے ہیں۔ کسی کتاب یا بکس کے اوپر یا نیچے کے خط جو بجائے متوازی ہونے کے ترچھے یا غیر متوازی نظر آتے ہیں۔ ہوری زنٹل

Marfat.com

ریسیڈنگ لائنز (HORIZONTAL RECEIDING LINES) یا وینیشنگ لائنز کہتے ہیں۔

(۱۲) ورٹیکل لائینز (VERTICAL LINES) عمودی خطوط۔ ان خطوط کو اوپر یا نیچے خواہ کتنا ہی بڑھا یا جائے آپس میں نہیں ملتے۔ اور گراؤنڈ پلین پر ہمیشہ زاویہ قائمہ پیدا کریں گے۔ کسی شکل کے وہ خطوط جو گراونڈ پلین پر عمودی ہوں ڈرائنگ میں پکچر پلین پر بھی عمودی ہی رہیں گے۔ ایسے عمودی خطوط ترچھے کرنے چاہئیں۔ کیونکہ اس طرح غلطی کا امکان ہے اور ایسے خطوط کو گراؤنڈ لائن تک بڑھا کر عمود کر لینا چاہیے۔ جو متوازی خطوط کسی شکل یا تصویر کی سطح پر زاویہ قائمہ بناتے ہیں۔ وہ نقطہ نظری کی طرف جاتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔

جو خطوط پکچر پلین کے متوازی ہوں غائب نہیں ہوتے۔

افقی خطوط جو مشاہدہ کرنے والے سے پرے جاتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں، ناظر کی آنکھ سے اوپر ہونے کی حالت میں نیچے کو جھکتے نظر آتے ہیں۔ اور آنکھ سے نیچے ہونے کی حالت میں اوپر کو اٹھتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔

(۱۳) نیئرسٹ پوائنٹ (NEARREST POINT): نزدیکی کونہ کسی چوکس چیز مثلاً کسی بکس میں جس نقطہ سے دونوں طرف کے خطوط جاتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ اسی کو نزدیکی کونہ کہتے ہیں۔

(۱۴) پوائنٹ آف ڈسٹنس (POINT OF DISTANCE) ان خطوط کو ماپنے کا ایک نقطہ ہوتا ہے (MEASURING POINT OF CENTER OF VISON) جو نقطہ نظری میں گم ہو جاتے ہیں۔ نقشوں پر مختصراً D.P لکھ کر ظاہر کرتے ہیں۔

Marfat.com

سانچا

(PLASM or MOULD)

بیپر میشی کی چیزیں بہت طریقوں سے تیار کی جاتی ہیں۔ لیکن بنیادی طریقہ یہی ہے کہ مطلوبہ چیز کی شکل کا ڈھانچہ بنایا جاتا ہے۔ سانچا کو انگریزی میں پلاسم (PLASM) یا مولڈ (MOULD) کہتے ہیں جس پر کاغذی بورادڈھانپ کر اتارا جاتا ہے جس کو ساختہ کہتے ہیں۔ اس پر رنگ لپائی کر کے نقاشی وغیرہ کی جاتی ہے۔ یہ صحیح ہے کہ سانچوں پر چڑھائے بغیر باقی دھاتوں کی تیار کردہ چیزوں پر بھی نقاشی کی جاتی ہے۔ لیکن اصل چیز وہی تصور کی جاتی ہے جو لورے کی بنی ہو۔ کاغذ کے لوٹے کی چیز تیار کرنے کے لیے سانچے کی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ گتہ (CARD BOARD) کی بھی بہت سی چیزیں بنائی جاتی ہیں۔ جن پر نقاشی کی جاتی ہے۔ اس طرح دونوں قسم کے ساختوں کی بنیادی ضرورت سانچہ ہے۔

سانچے تین قسم کے بنتے ہیں (۱) لکڑی (۲) پختہ مٹی (۳) کچی مٹی کے۔ لکڑی کے سانچے دو قسم کے ترکھان بناتے ہیں۔ خرادی (بڑھئی) گول شکل والے سانچے بناتا ہے۔ پختہ مٹی کے سانچے کمہار تیار کرتا ہے۔ فرنیچر بنانے والا ترکھان چورس اور کثیر الاضلاع سانچے بناتا ہے۔ اور کچی مٹی کے سانچے وقت کی مجبوری کے باعث (یا سانچے سے صرف ایک ہی ساختہ اتارنے کی بنا پر ساختہ ساز خود بناتا ہے۔ ہر ایک سانچا ساز بھی سانچہ تیار کرتا ہے، جب اس کو ناپ طول و عرض اور شکل معین کر کے دیتے ہیں ورنہ کوئی بھی سانچا ساز زبانی گفتگو پر مطلب کی چیزیں تیار

لہ کوٹا ہوا کاغذ

Marfat.com

نہیں کر سکتا۔

پس جس قسم کا سانچا ہمیں درکار ہو اس قسم کا سانچا، سانچا ساز سے حاصل کر سکتے ہیں۔ لکڑی کے سانچوں میں سے چوریں یا کثیر الاضلاع قسم کے سانچے فرنیچر ترکھان سے نقشے کے مطابق بنواتے ہیں اور خرادی ترکھان سے گول یا لمبوتری شکل والے سانچوں کو منشا کے مطابق بنوایا جاتا ہے۔ اسی طرح کمہار سے گول سطح والے سانچے نقشوں کے مطابق بنوائے جاتے ہیں۔

پس جو چیز گول سطح کی بنانی مقصود ہو۔ اس کے سانچے پر غور کرنا چاہیے، کہ سانچا کی موٹائی کیا رہے گی۔ کیوں کہ پتلی موٹائی کا سانچا اگر خرادیے سے بنوایا جائے تو سانچا ٹیڑھا ہوگا۔ چوں کہ ابتدا میں یہ سانچا صحیح نظر آئے گا اس لیے آئندہ غلط ساختہ تیار ہونے کا احتمال ہے۔ لہٰذا سانچا حجم کے مطابق بنوانا چاہیے۔ کم حجم اور گول سطح کا سانچا کمہار سے بنوایا جائے اور زیادہ حجم والا سانچا خرادیے سے۔ جب کہ کچی مٹی کا سانچ ساختہ ساز خود تیار کرتا ہے۔ کیوں کہ وہ جانتا ہے کہ اس شکل کا ایک ہی ساختہ تیار کرنا ہے (جیسا کہ اس کو بتایا جاتا ہے) یا تو وقت کی مجبوری ہوتی ہے۔ انہیں وجوہات کے باعث ساختہ ساز دی ہوئی شکل کے مطابق کچی مٹی کے سانچے پر اس شکل کا ساختہ تیار کر کے دیتا ہے۔ ہر پیشے کا بنیادی اصول یہی تھا کہ جو کوئی چیز بنائی جائے اس کا سانچا ساختہ وغیرہ [illegible] نقاش خود کرتا تھا۔ اس طرح ہر چیز نقاش اپنے منشا کے مطابق بناتا تھا۔ لیکن نقاشوں نے ایسا کرنے سے گریز کیا جو کہ اس ہنر کے لیے ایک قسم کے زوال کا باعث بنا۔ ہمارے لیے ضروری ہے کہ اپنے پیشرووں کی طرح اس صحیح روایت کا اعادہ کریں اور اپنے ہاتھوں ساختہ سازی کرنی بھی سیکھ لیں۔

ساختہ سازی سیکھنے یا کرنے کے لیے جیسے کہ بتلایا گیا ہے۔ سانچوں کی ضرورت ہے ہم عملی طور پر دو قسموں کے سانچے تیار کریں گے یہ دونوں سانچے لکڑی کے ہوں گے ایک سانچہ گول سطح والے ڈبہ کا ہوگا جس کا نطر ۳ اور موٹائی ایک انچ ہوگی۔ اس طرح یہ سانچا مربعی شکل کا ہوگا۔ چوں کہ ان سانچوں کی بناوٹ میں کوئی خاص ہدایت نہیں ہے۔ اس لیے ترکھان پیمائش کی بنا پر بنا سکتا ہے۔ اگر ترکھان انجان ہوگا تو

Marfat.com

ہم نے بھی سانچوں کے نقشے بنانے سیکھ لیے ہیں۔ اسی طرح اپنے مطلب کا نقشہ تیار کر کے ترکھان سے اس کے مطابق تیار کرائیں گے۔

ساختہ سازی کے لیے سامان

یہ بتایا گیا ہے کہ ساختہ کئی طریقوں سے کئی قسموں کا بنایا جاتا ہے۔ اس کی تفصیل آگے ہے۔ وضاحت ذہن نشین کرائی جائے گی۔ اصلی ساختہ جو پیپر میشی کہلاتا ہے، کی مختصر ترکیب یہ ہے: کاغذ کا بورا تیار کر کے سانچے پر ڈھانپ کر سکھا کے اتارنا اور جوڑنا ہوتا ہے لیکن اس کے مقابلہ میں آسان اور نوایجاد طریقہ پر جو ساختہ تیار کیا جاتا ہے اس پر بالکل اسی طرح نقاشی کی جاتی ہے جس طرح بورے کے ساختہ پر کی جاتی ہے۔ گرچہ اس قسم کا ساختہ نوایجاد ہے جو کہ گتہ (BORD BOARD) کے تختوں سے بنایا جاتا ہے۔ گتہ کا ساختہ کاغذی ساختہ سے کمزور ہوتا ہے۔ گتہ کے صرف چند ساختے بنتے ہیں۔ اس کے برعکس بورے سے اسی فیصد چیزیں بنتی ہیں۔ پھر بھی گتہ کی جو چیز بنتی ہے کچھ کمزوریوں کے باوجود اس میں کئی فائدے ہیں۔ اول یہ کہ چیز کو بنانے میں کم سے کم وقت لگتا ہے، لاگت کم آتی ہے، گھچ وصفائی کرنے میں وقت کم لگتا ہے۔ گتہ کا ساختہ بورے کے ساختہ سے اس لیے مقابلہ نہیں کر سکتا کہ ہر چیز پیپر میشی نقاشی کے لیے گتہ کی نہیں بن سکتی جس طرح بورے کی بن سکتی ہے۔ گتہ کی ساختہ سازی کے لیے جو گتہ درکار ہوتا ہے، یہ تختوں کی صورت میں بنتا ہے۔ اول اول گتہ جاپان میں تیار کیا گیا۔ اب دنیا کے تمام ملکوں میں تیار کیا جاتا ہے۔ ہندوستان میں جو گتہ تیار کیا جاتا ہے، باقی ملکوں کی بہ نسبت اب ساختہ سازی کے لیے زیادہ مناسب بنتا ہے۔ جو گتہ اچھا ہوتا ہے اس میں مایہ زیادہ اور رنگ سرخی مائل زرد ہوتا ہے۔ بھاری وزن اور موٹے حجم کا گتہ ٹیڑھا نہیں ہوتا۔ اس کے برعکس گھٹیا قسم والے گتہ میں رنگ پھیکا، مایہ کم، اور ٹیڑھا پن ہوتا ہے۔ ساختہ سازی میں تین حجموں کے گتے استعمال ہوتے ہیں۔ پتلے حجم کا گتہ بازار میں نصف پونڈ کہلاتا ہے۔ درمیانی حجم کا ایک پونڈ اور موٹے حجم کا ڈیڑھ پونڈ والا گتہ کہلاتا ہے۔ ایک پونڈ والا گتہ عام طور پر کاغذی بورے کے ساختوں کی تہیوں کے عوض اور گتہ کے چورس ساختوں کے لیے

Marfat.com

استعمال کیا جاتا ہے۔ پتلے حجم کا گتہ ساختوں کے حلقے وغیرہ بنانے کے کام آتا ہے اور ڈیڑھ پونڈ والا گتہ ساختوں کے ڈھکنے وغیرہ بنانے کے لیے ضروری ہوتا ہے۔

سریش: (GLUE) جو کہ رنگوں میں مضبوطی کے لیے استعمال کرنے کے علاوہ ساختوں (خاص کر گتہ کے ساختوں) کے جوڑنے میں کام آتا ہے۔ تمام قسم کا سریش کالی سوکھی مچھلیوں جیسا ہوتا ہے۔ اور خاص سریش بھورے رنگ کا ۶" × ۴" تختیوں کی صورت میں ہوتا ہے اگرچہ میل کچیل کے بغیر ہوتا ہے۔ لیکن مضبوطی کے لحاظ سے کالا والا اچھا رہتا ہے جس کو پانی میں ابال کر استعمال کر سکتے ہیں۔ میل کچیل سے صاف کرنے کی خاطر صافی میں سے گذارتے ہیں۔ چونکہ گتہ میں اپنا مایہ کم ہوتا ہے اس لیے کم طاقت والے کسی دوسرے مایہ (لئی وغیرہ) سے مضبوط جوڑ نہیں پکڑتا۔ اس لیے سریش کے استعمال پر ہی اس کی تیاری کا دارومدار ہوتا ہے۔ آج کل بازار میں فیوا کول (FIVACOL) کے نام سے سریش ملتا ہے۔ جو کسی حد تک ساختوں کے جڑاؤ میں استعمال ہو سکتا ہے۔ لیکن رنگوں کی تیاری میں ایسا کوئی بھی سریش کارآمد نہیں ہو سکتا۔ پانی میں گھولنے کے لیے برتن میں جورسی جیسی کھینچ[۱] رکھنی ضروری ہوتی ہے۔

کوئی پچاس سال پہلے سریش، نقاش خود تیار کرتے تھے۔ جب کہ اس کا مواد حلال قسم کے جانوروں یعنی چوپائیوں کی سریوں اور کھالوں کو پکا کر رس نکالا جاتا تھا۔ اور صاف کر کے دوبارہ (گاڑھا بنانے کے لیے) پکا کر بالکل لیس دار بن جاتا تھا۔ یہ لیس فرنی کی صورت اختیار کرنے پر تختوں یا گھاس کے بچھونوں پر سوکھنے کے واسطے پھیلایا جاتا تھا۔ سوکھنے کے بعد اس پر سے گھاس پھوس اٹھاتے تھے۔ اور استعمال کے لیے جمع رکھتے تھے۔ جب ہندوستان کے دوسرے حصوں اور کشمیر کے ذرائع آمد و رفت وسیع ہو گئے۔ تاجروں نے آنا جانا شروع کیا تو اس قسم کا سریش تیار ہو کر کشمیر میں آنے لگا۔ نقاش لوگوں نے اس سریش کا بنانا چھوڑ دیا۔ ویسے تو اب تک چند گھرانوں میں سریش بنانے کے ٹھکے موجود ہیں۔ چوں کہ روز بروز تجارت ترقی کر رہی ہے اور چیزوں کی آمد و رفت بڑھتی جا رہی ہے اور پیر مینشی نقاشوں کی توجہ اس طرف نہیں ہے کہ وہ از سر نو پرانے طریقوں کو استعمال کر کے سریش وغیرہ اپنے

---

[۱] لکڑی کا کمڑا۔ کشمیری میں اسکو "ژالن" کہتے ہیں۔

ہاتھوں تیار کریں۔ یہ سریش جو ہم نقاش لوگ استعمال کرتے ہیں۔ اسکے استعمال کا طریقہ یہ ہے:

بازار سے دیکھ بھال کر سریش صاف قسم کا خریدا جائے اور مٹی کا روغن شدہ پیالہ یا گلاس کی شکل کا کوئی برتن حاصل کر کے اس کو سریش دانی بنانی چاہیے چھٹانک بھر سریش کے لیے آدھ پاؤ کے قریب پانی ڈال کر آگ پر رکھیں۔ سریش کو چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بنا کر پانی میں ڈالیں۔ آگ پر دو تین بار اسے ابالیں۔ ابال کے ساتھ ساتھ لکڑی کی لمبی کھپچ کشمیری (ڑالن) سے سریش کو ہلاتے رہیں تاکہ سریش جل نہ جائے۔ دو چار اُبال آنے سے سریش پانی کے ساتھ حل ہو جائے گا اور کام میں استعمال کرنے کے لیے تیار ہو گا۔

ساختہ سازی کے لیے سامان

قینچی: گتہ کاٹنے کے لیے ساختہ سازی میں ضرورت ہے۔ بنی بنائی بازار سے ملتی ہے۔ اچھے لوہے کی اور بڑے سائز کی خریدی جائے۔ کیونکہ گتہ کا حجم موٹا بھی ہوتا ہے۔ چھوٹی قینچی موٹے حجم والے گتے کو جلدی اور اچھی طرح نہیں کاٹتا۔ اس لیے بڑی قینچی رکھنی چاہیے۔ انگریزی میں اس کا نام سیزرز (SCISSOR) لکھتے ہیں۔

ٹانکی:۔ انگریزی میں اس کا نام چیزل (CHISEL) ہے اردو میں اس کو چھیلن یا اُکھانی بھی لکھتے ہیں۔ نقشے میں دو قسموں کی دکھائی گئی ہیں۔ ایک کا سر مسطح ہے۔ اس شکل کی ٹانکی کو کٹالی بھی کہتے ہیں۔ یہ چپٹی ہوتی ہے اور خط مستقیم پر گتہ کو جدا کرتی ہے۔

کٹالی نالی دار (GOUGE CHISEL) گول سرے والی ہوتی ہے۔ اس قسم کی کٹالی گول خط پر گتہ وغیرہ کو جدا کرتی ہے۔ ایسی ٹانکیوں کے سرے کم سے کم نصف انچ ناپ کے ہوتے ہیں اور زیادہ سے زیادہ ایک انچ کے ہوتے ہیں انکا لوہا اچھے مسالہ (STEEL) کا ہونا چاہیے۔

Marfat.com

تھاپی: انگریزی میں اس کا نام وڈن ہیمر (WOODENHAMMER) رکھتے ہیں۔ یہ بھی نقشے میں دکھائی گئی ہے۔ یہ گتے کو خطوں پر جدا کرنے کے واسطے ٹانکوں کو ٹھونکنے کے لیے درکار ہوتی ہے۔ کٹالی خط پر رکھی جاتی ہے اور تھاپی سے ٹانکی کو اس طرح ٹھونکا جاتا ہے کہ گتہ دو حصّوں میں تقسیم ہو جاتا ہے۔

سل: چپٹی اور پتلے پتھر کی ہوتی ہے۔ جس پر بورے کو لئی ملا کر استعمال کرنے کے علاوہ پیٹے اور مسطح چیزوں کے جوڑ کو صحیح طور پر سوکھنے تک بطور وزن کے اوپر رکھی جاتی ہے۔ اس سل کی لمبائی اٹھارہ انچ اور چوڑائی ایک فٹ تک ہونی چاہیے۔

آری اور استینغ: آری کو انگریزی میں ہنڈسا (HAND SAW) اور استینغ کو ٹینن سا (TENON SAW) کہتے ہیں۔ یہ دو قسم کی آریاں ساختہ سازی میں استعمال ہوتی ہیں۔ ہنڈسا کو صرف "آری" کہتے ہیں اور دوسری ٹینن سا کو "استینغ آری"۔ دونوں اسپات STEEL کی بنی ہوتی ہیں اور دونوں کی اچھائی پتلاپن اور صدا کی تندی مانی جاتی ہے۔ ریلوے انجن اور تیر کمان کی مہر چھاپ والی بالکل عمدہ مانی جاتی ہے۔ اس لیے اسی قسم کی خریدنی چاہیے۔ استینغ تو اپنے سائز میں چھوٹی ہوتی ہے۔ لیکن آری سائز کی بڑی بھی ہوتی ہے۔ اس کام کے لیے کم از کم بارہ انچ سائز کی آری خریدنا چاہیے۔ آری عام چیر پھاڑ کے کام میں آتی ہے اور اس کے دندانے استینغ سے موٹے ہوتے ہیں۔ جب کہ استینغ کے دندانے پتلے ہوتے ہیں اور چیرتے وقت ایک سیدھ میں چیرتی ہے۔ یعنی خود ملتی نہیں۔ اسی لیے خاص نام سے یاد کی جاتی ہے۔ ڈبوں کے دانے کاٹ کر ڈھکنے علیحدہ کرنے کے لیے استعمال ہوتی ہے۔

یہ دو قسم کی آریاں لوہے کے سامان بیچنے والے دوکانداروں سے ملتی ہیں۔

رنیا یا سوہان: اس کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ ایک قسم دندانے دار یا کانٹے دار ہے جس کو کھری ریتی کہتے ہیں۔ کشمیری میں اس کا ٹھدواڈ اور انگریزی میں فائل راسپ FILLE RASF کہتے ہیں۔ یہ تین شکلوں میں بنی ہوتی ہیں۔ ایک کی شکل چپٹی۔ دوسری نیم گرد۔ یعنی ایک طرف چپٹی اور ایک طرف گول شکل ہوتی ہے تیسری شکل گول چھڑی جیسی ہوتی ہے۔

Marfat.com

دوسری قسم کی ریتی کانٹے دار نہیں ہوتی بلکہ اس میں چھریاں سی ہوتی ہیں۔ اس لیے اس کو چھریاں والی ریتی بھی کہتے ہیں اسے رگڑتے وقت تھوڑی سی چھیلن اکٹھی ہے کشمیری اصطلاح میں اس کا نام "پچھرواو" اور انگریزی میں فائل (FILE) کہتے ہیں۔ اس کی چار شکلیں ہوتی ہیں۔ چپٹی، نیم گرد، تکون، اور گول۔ اس قسم کی ریتی تھوڑی سی چھیل اٹھانے کے وقت استعمال ہوتی ہے۔ ہر ساختہ کی صفائی انہیں ریتیوں سے کی جاتی ہے گتہ ساختہ کی گولائی کونے نالیاں اور نشیب و فراز کی ہمواری انہیں ریتیوں سے کی جاتی ہے۔ بازار سے ناپ کے حساب سے اصلی اسپات (STEEL) کی بنی ہوئی خریدنی چاہیے۔

کرنی :- کو عام طور پر گلکار یا راج۔ کہگل کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ انگریزی میں اس کا نام ٹراول (TRAWL) ہے۔ ساختہ سازی میں تین ناپوں کی کرنیاں استعمال ہوتی ہیں۔ ایک بڑی جو پانچ انچ لمبی اور ڈھائی انچ چوڑی ہوتی ہے دوسری جو تقریباً ۳½ لمبی اور پونے دو انچ چوڑی ہوتی ہے۔ تیسری دو انچ لمبی اور ایک انچ چوڑی ہوتی ہے۔ گتہ کی ساختہ سازی میں کسی وقت چھوٹی کرنی استعمال کرنی پڑتی ہے۔ زیادہ تر یہ تینوں ناپوں کی کرنیاں کاغذی بورے کی ساختہ سازی میں استعمال کی جاتی ہیں۔ لہٰذا ریتیلے اسپات والی کام میں بہترین ثابت ہوتی ہیں ساختہ سازی میں کرنی سے بھورا ڈھانپنے کے وقت ہموار رکھا جاتا ہے۔ اگرچہ گتہ کے ساختہ میں ہمواری نہیں کرنی پڑتی لیکن کسی وقت کسی چیز کا تنکا اٹھ جاتا ہے تو اس تنکے کی جگہ چھیلن اور مسالہ بھر کے ہموار کرنا پڑتا ہے۔ گتہ کے کسی چیز کے ڈھکنے کو ابھری سطح کا بنانا پڑتا ہے۔ اس وقت چھیلن (میں مایہ ملا کر) ڈھانپ کر کرنی سے ہموار کیا جاتا ہے۔ بازار میں لوہاروں کے علاوہ بارڈوبر والوں سے بھی ملتی ہیں۔

بٹا : تقریباً آدھ سیر وزن کا یہ پتھر کا ٹکڑا۔ اس کو انگریزی میں مولر (MOLLER) کہتے ہیں۔ اس کا ایک طرف چپٹا اور باقی اطراف میں سے کوئی ڈھلوان کوئی ترچھا، کوئی نشیبی ہونا چاہیے۔ اس قسم کا بٹا ساختہ سازی میں بہترین اوزار ہے۔ یہ بٹا کنکر نما پتھر جو پہاڑوں سے بہنے والے ندی نالوں میں ہوتے ہیں۔ اس قسم کے ندی نالوں کو "آرہ" کہتے ہیں۔ اور بٹا کو کشمیری اصطلاح میں "وٹہ" کہتے ہیں۔

Marfat.com

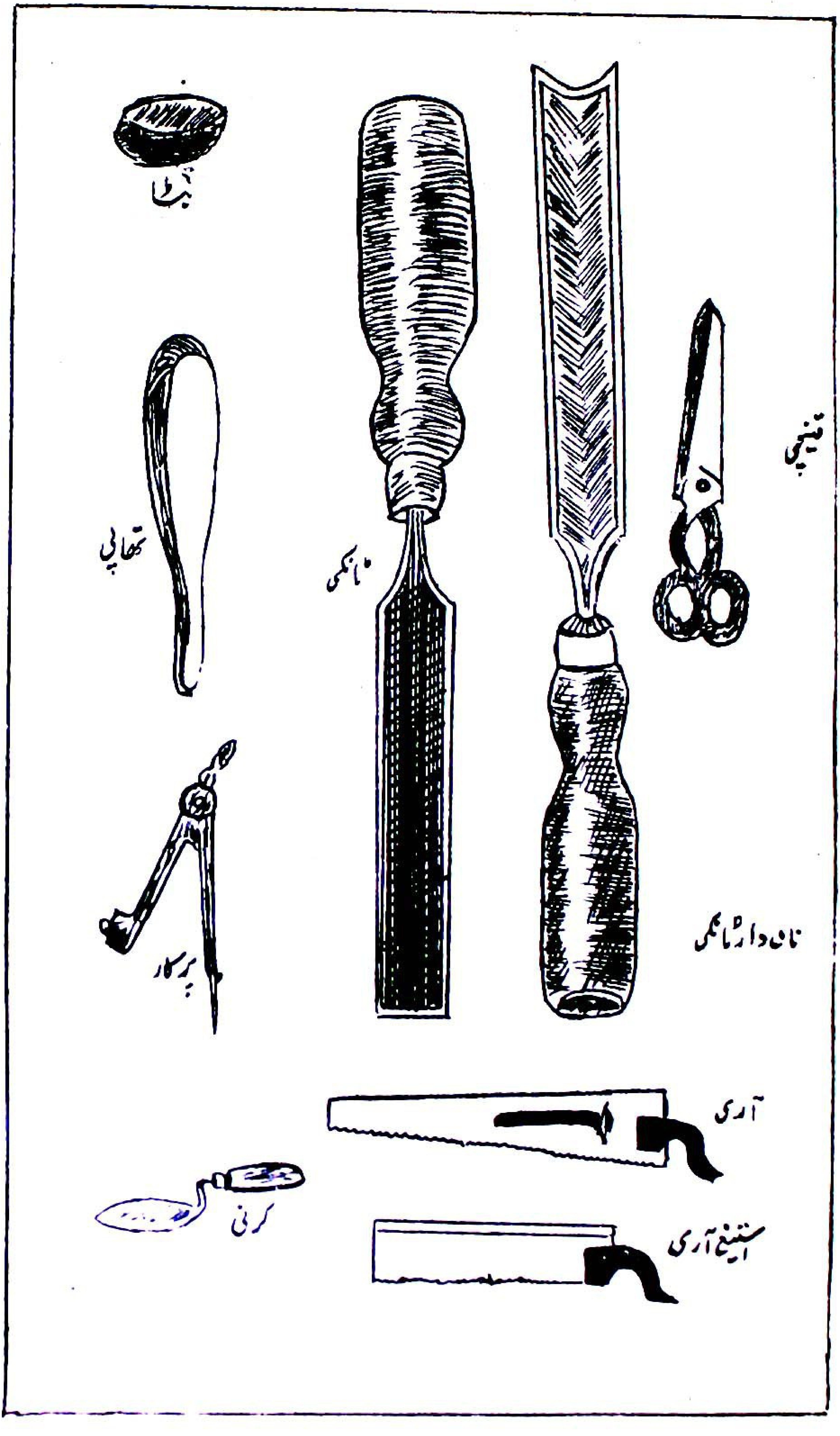

بٹا
ٹانکی
قینچی
تھاپی
نالی دار ٹانکی
پرکار
آری
کرنی
استینغ آری

Marfat.com

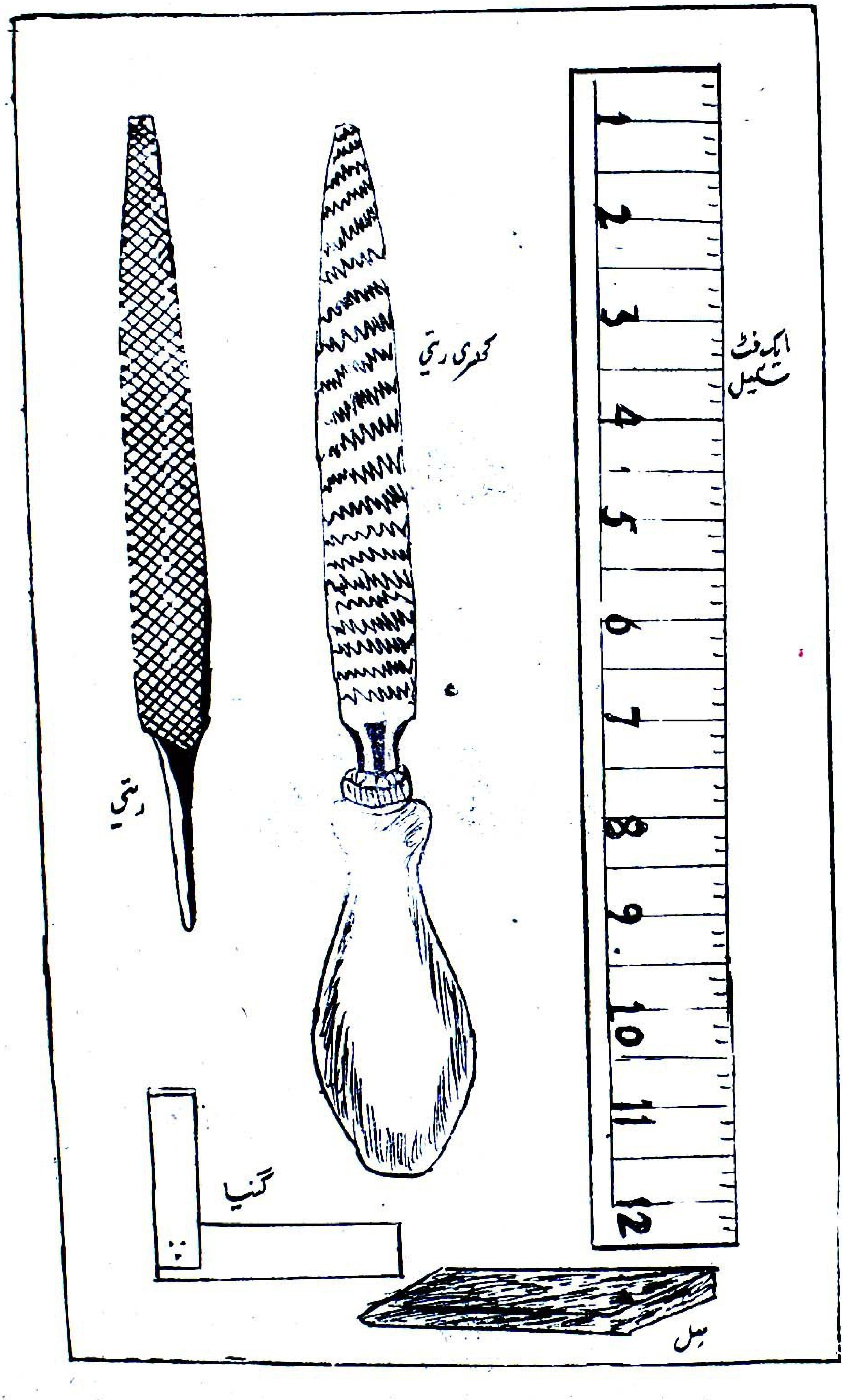

Marfat.com

جب اس قسم کے بٹے کی ضرورت ہو تو کشمیری میں اس کو "آرہ وٹھ" کہتے ہیں۔ متذکرہ بالا تعریفوں والا بٹا کہیں سے ڈھونڈھ کر حاصل کرنا چاہیے۔ اسے کاغذی بورے کے ساختہ کو نیم خشک ہونے کے وقت ہموار بنانے کے لیے دباتے ہیں۔ بورے کی چیزیں کوئی گول، کوئی چپٹی، کوئی ڈھلوان، کوئی نشیبی سطح کی ہوتی ہے۔ اس لیے بٹا مختلف سطحوں والا ہونا چاہیے تاکہ ہر شکل کی سطح کو داب سکے۔ اس کے علاوہ یہ بٹا تھاپی کا کام بھی دیتا ہے۔ اس کی قیمت نہیں۔ البتہ شکل اور سطحوں کو مدنظر رکھ کر پہاڑی نالوں میں ڈھونڈنا پڑتا ہے۔

پرکار: جس کی شکل اور نام سے ہم واقف ہیں۔ انگریزی میں اسکو کمپاسس (COMPASS) لکھتے ہیں۔ اس کی ٹانگیں برابر اور تیز نوک والی ہونی چاہئیں۔ پنسل جوڑنے والا سوراخ اور اس پر لگا ہوا پیچ صحیح ہونے کے علاوہ جوڑ کی کیل مضبوط ہونا ضروری ہے۔ عام قسم کا سائز چھوٹا ہوتا ہے جو بڑی چیزوں کے کناروں تک نہیں پہنچتا۔ اس لیے بڑے سائز کا کم سے کم ۶ انچ کا بھی رکھنا چاہیے۔

جدول یا سکیل: ناپنے اور خطوط کھینچنے کے کام آتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ کنارے صحیح ہونے چاہئیں۔ ایک فٹ کے علاوہ ایک میٹر کی لمبائی کا رکھنا چاہیے۔

ریگ مال: کو انگریزی میں SAND PAPER کہتے ہیں ۱۲" × ۱۰" سائز کے موٹے کاغذ پر چپکا ہوا شیشے کا چورا ہوتا ہے۔ ایسے تختے نمبروں کے لحاظ سے بازار میں ملتے ہیں۔ اور یہ نمبر اکثر ۵۰، ۸۰، ۱۰۰، ۱۵۰، ۲۰۰ والے زیادہ کارآمد ہوتے ہیں جبکہ ۸۰ نمبر والا موٹا ہوتا ہے اور ۲۰۰ نمبر والا باریک ہوتا ہے۔ زرد رنگ والا بہتر کام آتا ہے۔

پنسل: بہت کارآمد اوزار ہے۔ اچھے قسم کی H.4 حاصل ہو تو کام میں مددگار رہے گی۔ اس نمبر کے پنسل کا سیسہ سخت ہوتا ہے جس سے لکیریں گہری لگتی ہیں اسکے مقابلہ میں نرم سیسے والی پنسل H.B کہلاتی ہیں۔

گنیا:۔ انگریزی حرف "L" کی صورت میں یہ اوزار کسی بھی چیز کو نہ

والی شے کے لیے مسالحہ کاٹنے کے وقت اس کے زاویہ قائمہ کو صحیح رکھنے یا پرکھنے کے کام آتا ہے

ساختہ

سانچے سے ڈھال کر تیار کی ہوئی چیز کو ساختہ کہتے ہیں۔ جب کہ پیپر میشی کا ساختہ کاغذی کانٹ چھانٹ کو پانی میں بھگو کر اوکھل میں موگری سے کوٹ کر بولے بناتے ہیں اس بورے کے ساتھ لئی لگا کر سانچے پر کاغذی غلاف چڑھا کر ڈھانپا جاتا ہے۔ خشک ہونے کے بعد ریتی سے ہموار کر کے آری سے دو حصوں میں کاٹ کر سانچے سے الگ کر کے سریشم سے جوڑتے ہیں۔ باقی ساخت برداخت کر کے یہ ساختہ گچ لپائی وغیرہ کام کے لیے تیار ہوتا ہے۔ اس کے برعکس کم لاگت اور آسان بناوٹ کے پیش نظر گتہ کے ساختے تیار کیے جاتے ہیں۔ جن کی بناوٹ کا تذکرہ عملی تجربہ کیے بغیر بے فائدہ ہے۔

گتہ کے ساختہ کی تیاری

گتہ جو ہمارے ساختہ کی بنیاد ہے۔ تین حجموں کا استعمال کرنا ہوتا ہے۔ پتلا جو وزن کے لحاظ سے نصف پونڈ اور موٹائی ⅛" کا ہوتا ہے۔ درمیانی گتہ کا حجم ⅛" اور وزن ایک پونڈ ہوتا ہے۔ اسی طرح موٹے حجم کا گتہ ⅛" اور وزن ڈیڑھ پونڈ ہوتا ہے۔ جب کہ ہم گول سانچے پر گول شکل کا ڈبہ انھیں تین حجموں والے گتہ سے تیار کریں گے۔

آؤ پہلے ہم ⅛" حجم والے گتہ سے ۳" کی چوڑائی کا ایک تر نیزا کاٹیں گے۔ اس تر نیزے کا ایک سرا ایک انچ تک بتدریج ریتی سے چھیلیں گے۔ تاکہ حجم باریک ہو جائے تو سریشم لگا کر سانچے کے گھیرے کے گرد لپیٹتے ہوئے آخری سرے تک سریشم لگاتے جائیں گے۔ جب ایک لپیٹ پورا ہوگا تو اسی طرح دوسری لپیٹ دیدیں گے۔

Marfat.com

جہاں پر گتے کی دوسری لپیٹ ختم ہو گی۔ دو انچ لمبائی سے زیادہ رکھ کر گتے کے باقی حصے کو کاٹ لیں گے۔ اور اس سرے کو جوڑ کی جانب ریتی سے اسی طرح چھیلیں گے جس طرح پہلا سرا چھیلا ہے۔ جیسے کہ پہلے ناپ کے واسطے سانچا پر گتے کو لپیٹ لیا تھا۔ اسی طرح چھیلے ہوئے سرے کو اوپر کی طرف رکھ کر سریش لگاتے جائیں گے مگر سریش نہ زیادہ پتلا ہو گا نہ گاڑھا۔ یہ سریش لکڑی کے چمچے سے لگاتے جائیں گے۔ ساتھ ساتھ گتہ کو بھی سختی سے لپیٹتے جائیں گے۔ دو لپیٹیں ختم ہوں گی تو گتہ کا دوسرا سرا بھی ختم ہو گا اس جوڑ کو مضبوطی سے پکڑیں اور سُتلی سے گانٹھ لیں۔ سُتلی کی دو چار لپیٹ گتہ کے اوپر اور سانچے کے دوسری اطراف پر بھی ایک دو لپیٹیں دے دیں۔ اس طرح گتے کا پیندے والا حلقہ تیار ہو گا۔ سانچے کو خشک ہونے کے لیے رکھ دیں گے۔ جب گتہ کا سریش خشک ہو جائے گا سُتلی کھول دیں گے۔ حلقے کو سانچے سے اس طرح علیحدہ کریں جس طرح ہاتھ سے چوڑی اتارتے ہیں۔ سانچے کو حلقے میں پھر داخل کریں گے۔ نصف پونڈ حجم والے گتے سے ایک انچ چوڑائی کا ایک ترپزا اور کاٹیں۔ پہلے کی طرح ایک سرے کو ایک انچ کی لمبائی پر چھیل دیں گے۔ اور اسی طرح گتے کے حلقہ پر دو لپیٹیں دے دیں۔ ان لپیٹوں کے علاوہ دو انچ کی لمبائی پر گتہ کو کاٹ کر تختہ کھول دیں۔ دوسرے سرے کو بھی اندر کی جانب ایک انچ کی لمبائی پر اتنا چھیل دیں کہ سرے کا کنارہ کاغذ کے ورق کے حجم کے برابر رہ جائے۔ پہلے حلقہ کی طرح سریش لگاتے جائیں اور لپیٹتے جائیں۔ یہ دونوں لپیٹیں ختم ہونے پر جوڑ کے اوپر سُتلی سے گانٹھ لیں۔ سُتلی کی دو تین لپیٹیں دے کر خشک ہونے کے لیے رکھ دیں گے یہ ڈھکنے کا حلقہ تیار ہو گیا۔ خشک ہونے پر سُتلی کھول دیں۔ پہلے حلقے اور دوسرے حلقے اور سانچے کو چوڑی کی طرح علیحدہ کریں۔ ایک پونڈ والے یعنی دوسرے درجے کے حجم والے گتے کو ڈھکنے والے حلقے کے اوپر رکھ دیں۔ گتے پر حلقے کے باہر کی طرف کنارے کے متوازی ⅛ انچ پنسل سے خط دے دیں گے۔ اسی طرح ڈیڑھ پونڈ والے گتہ پر پیندے والا حلقہ ایک کونہ کی جانب رکھ کر اور حلقہ کے باہر متوازی ⅛ انچ خط دے دیں۔ اس طرح دونوں حلقوں کے ایک ایک کنارے کو ریتی سے ہموار کریں۔ اب دونوں قسم کے گتوں پر دو دائرے

Marfat.com

سے بن گئے۔ پرکار سے دونوں دائروں کے مرکز معلوم کریں۔ دیکھیں کہ دائرے برابر ہیں یا نہیں۔ کہیں پرکار کے نشان سے پنسل کا دیا ہوا خط اندر باہر تو نہیں! اگر پنسل کا خط ٹھیک نہیں ہے تو پرکار سے اسی نشان کے ساتھ ساتھ صحیح دائروں کے خط لگائیں گے نالی دار ٹانکی موجود ہے۔ پرکار کے خط پر ٹانکی رکھ کر تھاپی سے ٹھونکتے ہوئے گتے کے گول ٹکڑوں کو تختوں سے علیحدہ کریں گے۔ موٹے حجم کا گول گتہ ڈھکنے والے حلقہ پر صاف کیے ہوئے کنارے پر اس طرح لگائیں گے کہ ڈھکنے کا کنارہ حلقہ کے ساتھ گتہ کے متوازی جم جانے کے بعد باہر کی جانب مہمیز بچ جائے۔ اس پر کوئی مسطح وزن رکھ کر دبا دیں۔ پھر خشک ہونے کے لیے رکھ دیں۔ اسی طرح نچلے حلقہ یعنی پیندے کے گھیرے کے صاف کیے ہوئے کنارے کے ساتھ دوسرے درجہ کی موٹائی والے گول گتہ کو کنارے کے متوازی جوڑ دیں۔ اوپر کوئی مسطح وزن رکھ کر خشک ہونے کے لیے رکھ دیں۔ اب ہمارے ڈبے کے ڈھکنے اور پیندے کا سریش خشک ہو گیا ہے۔ وزن جو رکھے گئے ہیں اٹھائیں۔ ڈھکنے کو پیندے کے اوپر دبا کر دیکھیں کہ ڈھکنا کتنا سخت ہوا ہے۔ اگر زیادہ سخت ہے تو نیم گرد ریتی سے (جسے کشمیری میں "پھروالو" کہتے ہیں) سے پیندے اور ڈھکنے کے کنارے کا کھردرا پن صاف کریں گے۔ باہر کے جوڑوں پر ریتی کے چپٹے طرف سے اتنی چھیل دیں گے سطح ہموار ہو جائے۔ اندر اندر کے جوڑوں پر ریتی کی گول سمت سے اتنی چھیل دیں کہ اندر کی سطح ہموار ہو جائے پیندے اور ڈھکنے کے مہمیز والے کناروں کو ایک سیدھ میں ہموار کریں گے۔ پیندے کے گھیرے کو باہر کی طرف اور ڈھکنے کے گھیرے کو اندر کی طرف ذرا سا چھیل دیں تاکہ ڈھکنا آسانی سے اٹھا سکیں۔ بلکہ جو رنگ اس ڈبہ پر لیا جائے گا اس کے لیے بھی گنجائش رہنی چاہیے۔ ایسا کرنے کے بعد دیکھیں گے کہ کناروں نے منحنی شکل اختیار تو نہیں کی ہے۔ اگر کی ہے تو سدھاریں گے۔ اور ایک نمبر والے ریگ مال سے ایک مربع ٹکڑا کاٹ کر پیندے اور ڈھکنے کی اندر اور باہر صفائی کریں گے۔ ڈھکنے کی اوپر والی سطح کو کنارے کے متوازی ۱/۸ انچ کا خط دبا دیں گے اور ریتی سے کناروں کی جانب ڈھلوان سطح بنا کر ریگ مال سے صاف کریں گے۔ اس طرح یہ ایک خوش نما ڈبہ تیار ہو گیا اب یہ ڈبہ نقاشی کا کام کرنے کے لیے تیار ہے۔

Marfat.com

سانچوں کے سبق میں ہم نے دو قسم کے سانچے تیار کیے تھے۔ ایک گول اور ایک چورس شکل کا۔ گول شکل والے پر ہم نے ایک ڈبہ ڈھانپ کر تیار کیا اب دوسرے مربع نما شکل والے سانچے پر مربع نما شکل کا ڈبہ بنانا ہے۔ اس کی بناوٹ ہمیں آسان ہوگی۔ کیونکہ ہم نے ایک ڈبہ بنا کر دیکھا اور سمجھا کہ کس طرح بناتے ہیں۔ اس ڈبہ پر بھی ہاف پونڈ کا گتہ استعمال ہوگا۔ جن حجموں کا اس سے پہلے ڈبہ کے لیے استعمال ہوا۔ مربعی شکل کے سانچے کو سامنے لائیں اس کی اونچائی ایک انچ ہے اور لمبائی چوڑائی تین تین انچ ہے ہاف پونڈ والے گتہ سے ۱½ انچ کی چوڑائی کا ایک تریزا اس کے ایک جانب ایک سیدھ میں کاٹیں گے ایک دوسرے کو ایک انچ کی لمبائی پر چھری والی ریتی سے چھیلیں گے۔ سانچے کے گھیرے پر کسی ایک جگہ اس چھیلے ہوئے سرے کو پکڑیں گے۔ اور گتے کو سانچے کے گھیرے پر دو لپیٹیں دیں گے۔ کونوں کی جگہ ہر بار شکن دے کر جب دو لپیٹیں ختم ہونگی گتے کو لمبائی میں دو انچ زیادہ رکھ کر کاٹیں گے۔ اس سرے کو بھی اندر کی طرف ایک انچ کی لمبائی پر ترچھی سطح پر چھیلیں گے (سریش تیار رکھا ہے) جس جگہ سے گتے کے پہلے سرے کو حلقہ پر رکھا تھا پھر وہیں پر رکھ کر سریش لپیٹتے ہوئے ساتھ ساتھ لپیٹتے جائیں گے۔ کونوں پر تو ہم نے پہلے ہی گتے کو شکن دے رکھا ہے۔ اس لیے سریش دے کر گتہ لپیٹنے میں کوئی دقت نہ ہوگی۔ اسی طرح دونوں لپیٹ ختم ہوں گی۔ اس جوڑ پر ستلی کی دو تین لپیٹ دے کر گانٹھ لیں گے اور سانچے سمیت حلقہ کو خشک ہونے کے لیے رکھیں گے۔ جب گھیرا خشک ہوگا۔ ستلی کی گانٹھ کھول کر گھیرے کو سانچے سے الگ کریں گے، پھر حلقے میں سانچے کو بھر دیں گے۔ ہاف پونڈ والے گتے سے ایک انچ کی چوڑائی کا ایک تریزا اور کاٹیں گے۔ پہلے تریزے کی طرح سرے کو چھیلیں گے۔ گھیرے کو ایک سرے سے پکڑ کر دو لپیٹوں کو ناپیں گے۔ دو لپیٹ ختم ہونے پر لمبائی میں دو انچ زیادہ رکھ کر کاٹیں گے۔ اس سرے کو بھی اندر کی جانب ایک انچ پر ترچھی سطح پر چھیلیں گے۔ سانچے کے ایک سرے کو پکڑ کر سریش لپیٹتے رہیں گے اور کونوں پر شکن دیتے جائیں گے۔ دو لپیٹیں ختم ہونے پر جوڑ پر ستلی سے گانٹھ لیں گے۔ بلکہ ستلی کی دو تین لپیٹیں دیں گے۔ خشک ہونے کے لیے حلقے کو رکھ دیں گے۔ جب حلقہ خشک ہوگا ستلی کھولیں گے۔ دونوں حلقوں کو ایک دوسرے سے چوڑیوں کی طرح علیحدہ کریں گے اس طرح سانچا بھی علیحدہ ہوگا۔ حلقوں کے کنارے ریتی سے ہموار کریں گے۔ پیندے کے حلقے کو ڈھکنے کے حلقہ میں اور سانچہ کو پھر حلقہ میں

Marfat.com

بھر دیں گے۔ ایک پونڈ اور ڈیڑھ پونڈ والے گتوں پر علی الترتیب رکھ کر حلقہ کے ½ انچ متوازی چاروں طرف پنسل سے خط لگا دیں گے۔ چپٹی ٹانکی کو ہتھالی سے ٹھونک ٹھونک کر گتوں سے دونوں ٹکڑے علیحدہ کریں گے۔ حلقوں کو سانچے سے علیحدہ کر کے پیندے کے (حلقہ کے) کنارے کو ایک پونڈ والے گتہ کے ٹکڑے کے ساتھ اس طرح جوڑ دیں گے کہ پیندے کے حلقہ کے باہر اس تلوے کی جانب اور برابر اور متوازی مہمیز رہ جائے۔ اسی طرح ڈھکنے کے حلقے کو ڈیڑھ پونڈ والے گتے کے ٹکڑے کے ساتھ جوڑ دیں گے۔ اور پیندے کے تلوے کی طرح ڈھکنے کو متوازی مہمیز رکھیں گے۔ دونوں کے اوپر سطح دباؤ رکھیں گے تاکہ بل نہ جائیں۔ اور سریش کا جوڑ ٹیڑھا نہ ہو جائے۔ سریش خشک ہو گیا۔ ڈھکنے کو پیندے کے اوپر رکھ کر پڑتال کے بعد ریتی کے چپٹے طرف سے کنارے کے باہر اور اندر کے جوڑ وغیرہ صاف کریں گے۔ ڈھکنے کی اوپر کی سطح پر کنارے کے متوازی نصف انچ کا خط چاروں جانب لگائیں گے۔ اور ریتی سے کنارے کی جانب ڈھلوان بنائیں گے۔ ایک نمبر کے ریگ مال سے اندر باہر کناروں کے بل وغیرہ بالکل صاف و ہموار ہو گئے۔ اس طرح یہ ڈبہ ایک خوش نما چیز بن گیا۔

سل بٹا

سل: پتھر کا چوڑا صاف تختہ۔ بٹا: رنگ مصالحہ پیسنے کا چھوٹا پتھر کا ٹکڑا۔ پتھر کو کشمیری میں "کٹِن" کہتے ہیں۔ بٹا کو "وَٹھ" کہتے ہیں۔ وُیٹھ اس پتھر کے ٹکڑے کو کہتے ہیں جس کے متعلق ساختہ سازی کے سبق میں بتایا گیا ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ اس کو "کاجہ وُٹھ" کہتے ہیں۔ اور اس بٹہ کی ایک طرف ضرور صاف چپٹی ہونی چاہیے۔ تاکہ سل پر کوئی بھی چیز مثلاً کچھ رنگ وغیرہ لیا جائے۔ "کاجہ" کانچ کا مخفف ہے۔ کانچ کشمیری میں شیشہ کو کہتے ہیں۔ اور یہاں کشمیر سرینگر کے ایک ضلع خانیار میں ایک محلہ کا نام شیشہ گری محلہ ہے۔ جس میں اب بھی خاندانی شیشہ گروں کی اولادیں موجود ہیں۔ یہ لوگ شیشہ پیس کر استعمال کرتے تھے۔ جب ان کا شیشہ گری کا کام بند ہو گیا، تو انھوں نے ہمیر مٹی کے رنگ پیسنے کا پیشہ اختیار کیا تھا۔ کیوں کہ رنگ بھی پتھر کے قسم کے تھے جب اس

Marfat.com

قسم کے رنگوں کا پسنا بند ہو گیا تو انھوں نے پیپر میشی کا کام شروع کیا۔ اور آج بھی ان میں سے دو تین گھرانے باقی ہیں اور وہ اس وقت بھی پیپر میشی کا کام کرتے ہیں۔ فتح کدل کے نزدیک بھی ایک محلہ کا نام کاجہ گری محلہ اسی باعث کہتے ہیں کہ وہاں کاجہ بنگرہ " یعنی شیشہ کی چوڑیاں بنانے والے رہتے تھے جو شیشہ کو سِل پر بٹے سے کوٹتے تھے۔ اسی لیے اس کو کاجہ ڈٹھ کہتے ہیں۔ یہ پتھر سبز رنگ اور سخت قسم کے پتھر کی کانوں سے ایک طرف (قدرتی) سطح دیکھ کر نکالے جاتے تھے اور کسی آبشار کے تلے اس طرح رکھتے تھے کہ پانی کی دھار اس پر گرتی رہے۔ اس طرح پتھر کی کھرکھراہٹ صاف ہو جاتی تھی۔ بٹا تو خود ہی پانی میں گھسا ہوا ہوتا تھا۔ اب تو اس قسم کی سل کوئی نہیں بناتا۔ کیوں کہ پرانے نقاشوں کے پاس اس قسم کے سل بٹے موجود ہیں۔ جب ان گھسے ہوئے پتھروں پر کوئی چیز پیسی جاتی ہے تو بالکل سفوف بنتا ہے۔ پیپر میشی میں ساختہ پر جو گچ پپائی کرتے ہیں اس گچ کو اسی سل پر پیستے ہیں۔ اور جو کوئی رنگ پیپر میشی کی چیزوں پر استعمال ہوتا ہے اسی سل پر پیسا جاتا ہے۔

آج کل جو رنگ پیپر میشی کی چیزوں کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں مشینوں کے ذریعہ اتنے باریک پسے ہوئے بھی ملتے ہیں جن کو دوبارہ پیسنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بلکہ اسی طرح استعمال کیے جاسکتے ہیں۔ موٹے قسم کے رنگوں کو موسل (PESTEL MORTER) سے موسلی میں کوٹ کر استعمال کرتے ہیں۔ ایک اور طریقہ دستی مشین کے ذریعہ پیسنے کا ہے۔ ایسی مشین کا نام GRIDING MILL گرائیڈنگ مل ہے جس کو ہاتھ سے چلاتے ہیں۔ اس مل میں چکی لگی ہوتی ہے جو دستہ کے ذریعہ پھیر کر کسی بھی رنگ کو سفوف کی صورت میں تبدیل کر دیتی ہے۔

Marfat.com

گچ

گچ، جس کو انگریزی میں پلاسٹر (PLASTER) کہتے ہیں۔ دراصل ایک قسم کا چونا ہے جس کو دیواروں پر کہگل کی طرح لگاتے ہیں کافی وقت گزرنے کے بعد اس کو دیواروں سے اکھاڑتے ہیں اور یہی گچ کہلاتا ہے۔ تازہ ترین گچ پیر میشی میں استعمال نہیں کیا جاتا۔ کیوں کہ گچ دراصل چونا ہے جب کہ چونے میں گیس موجود ہوتی ہے جو معمولی پانی پڑنے سے باہر آجاتی ہے۔ اس لیے چونا پہلے اس قسم کی گیس سے پاک ہونا چاہیے۔ اور ایسا تبھی ہوتا ہے جب کہ اس چونے کو کہیں مٹی یا اینٹوں کی دیوار یا فرش پر کہگل کیا جائے۔ اور کچھ مدت تک اسی طرح رہ کر اس سے گیس خارج ہوتی ہے۔ ایسی گیس سے خالی شدہ چونے کو گچ کہتے ہیں۔

اگر یہ گچ مٹی اور ریت وغیرہ سے خالی ہوتا ہے۔ لیکن کبھی کبھار اس کے ساتھ مٹی سرخی اینٹ وغیرہ کے ٹکڑے ہوتے ہیں۔ یہ چیزیں اسی لیے اس کے ساتھ ملی ہوتی ہیں کیوں کہ یہ کہگل شدہ ہوتا ہے اور دیواروں وغیرہ سے اکھیڑنے پر اپنے ساتھ ان چیزوں کو بھی اٹھا لاتا ہے۔ اس قسم کی چیزوں کو گچ سے علیحدہ کرنا چاہیے اور صاف گچ کو استعمال میں لانا چاہیے۔ یہ گچ عام طور پر بڑے بڑے بنگلے اکھاڑنے والے ٹھیکیداروں سے یا ان کے ایجنٹوں سے حاصل ہوتا ہے کیوں کہ وہی دیواروں سے اس قسم کے کہگل وغیرہ کو اکھاڑتے ہیں۔ اس کے علاوہ دندان سازوں سے بھی دندانوں کے قالب مل سکتے ہیں۔ جو گچ کے طور پر استعمال ہو سکتے ہیں۔ یہ قالب دراصل پلاسٹر آف پیرس سے بنائے جاتے ہیں جو صحیح طور پر گچ ہی ہوتا ہے۔ دندان ساز اسے مصنوعی دانت بنانے کی خاطر استعمال کر کے ضائع کرتے ہیں۔ بنگلوں سے اکھاڑا ہوا گچ نہ ملنے کی صورت میں یہی گچ حاصل کرنا چاہیے کیوں کہ یہ گچ بالکل صاف ہوتا ہے۔ اس میں کسی قسم کی ملاوٹ نہیں ہوتی

Marfat.com

اس لیے نقاش لوگوں کو صاف کرنے کی محنت نہیں کرنی پڑتی۔ لیکن ضرورت پر سل بٹے سے پیستے ہیں اور پیسنے کا طریقہ یہ ہے :- صاف کیے ہوئے گچ کے ایک ایک ٹکڑے کو بٹے سے پہلے چورچور کرتے ہیں حسب مقدار اس چورے کو پانی میں ڈالتے ہیں اور بٹے سے گھستے ہیں۔ پانی اتنا ہی ڈالتے ہیں کہ سل پر فرنی جیسا بن جائے۔ کیوں کہ سل کی کوئی گہرائی نہیں ہوتی اور زیادہ پانی ڈالنے سے رسنے کا خطرہ ہوتا ہے اس لیے پانی کم ڈالنا چاہیے۔ اور بتدریج تھوڑی دیر گھسنے کے بعد دو تین بار اسی طرح ڈالنا چاہیے۔ اگر ساختہ سرف گتہ یا لکڑی کا ہو تو گچ کو خشخاش کے دانوں جیسا پیسا جاتا ہے۔ اگر ساختہ بورے کا بنا ہو تو ساگو دانہ جیسا پیسنا چاہیے۔ ہمارا ساختہ اس وقت گتے کا بنا ہوا ہے۔ اس لیے چاہیے کہ ہم گچ کو خشخاش کے دانوں جیسا پیسیں گے۔ جب تیار ہوگا تو مٹی کے برتن میں اٹھائیں گے اور سل اور بٹے کو اٹھا کے رکھیں گے۔ گچ پیسنے کے لیے دو زانوں ہو کر بیٹھنا پڑتا ہے اور دائیں ہاتھ سے گچ یا رنگ بٹا کو گھما گھما کر پیسا جاتا ہے تھوڑی تھوڑی مقدار میں پانی ملانے سے جلد از جلد باریک ہو جاتا ہے۔ رنگ کو سل کے درمیان پیسنا ضروری ہے اور سل کو مسطح جگہ لگانا بھی بہت ضروری ہے۔ کیوں کہ سل یک طرفہ رہنے سے رنگ یا گچ رسنے کا خطرہ ہے۔

گچ لپائی

ساختہ کے نام سے جب سبق میں ہم نے دو شکلوں کے ڈبے بنائے ہیں۔ اور اور سل پر بٹے سے گچ بھی پیسا ہے۔ سریش کو (کوئلوں کے) انگاروں پر تیار کریں گے۔ اس میں سے تھوڑا سریش پانی ڈال کر پتلا بنائیں گے۔ یہ پتلا سریش نقاشوں کی اصطلاح میں "مایہ" کہلاتا ہے۔ یہ مایہ گرم گرم ساختوں پر ہر ایک جگہ اندر اور باہر صرف اتنا لیپنا چاہیے کہ ساختہ جلدی جلدی جذب ہو۔ جب تک ساختہ پر خود بخود مایہ خشک نہ ہو جائے، اس پر کوئی کام نہیں کریں گے۔ گچ کے سبق میں ہم نے اپنے ڈبوں کے واسطے گچ پیس کر رکھا ہے۔ اس کو

Marfat.com

سامنے لائیں جب کہ ہر ساختہ پر گچ لپائی کرنی ہوتی ہے۔ اس لیے اس کے واسطے ایک بڑے پیالہ نما برتن کو مخصوص رکھیں۔ اس برتن کو پہلے پانی میں بھگودیں۔ پھر پانی سے نکال کر اس میں پتلے سریش کا مایہ ڈال دیں۔ جب مایہ خشک ہوگا تو اس میں پسا ہوا گچ ڈالیں۔ اوپر سے تھوڑا سا پانی ڈالیں تو گچ گارا جیسا بن جائے گا۔ سریش انگاروں پر تیار کریں گے۔ لیکن اس میں زیادہ پانی نہیں ڈالیں گے۔ صرف اتنا پانی ڈالیں کہ سریش پانی کے ساتھ ساتھ پگھل کر خالص دودھ کی سی صورت اختیار کرے گچ میں سریش ملانے کے لیے اندازے سے کام لیا جاتا ہے۔ لہذا احتیاط اور عقل سے کام لیں۔ پہلے یہ سوچیں کہ گچ کا خشک وزن کیا ہوگا۔ اور پانی کے بغیر سریش کا وزن کیا ہوگا۔ اگر گچ کا وزن نصف سیر ہوگا اور سریش کا وزن نصف پاؤ ہو تو گچ میں پانی سمیت سریش ملائیں۔ وزن میں کم ہونے کی صورت میں اس گچ اور سریش کو کسی ڈوئی سے کھرل کریں اور پوری طرح حل کر دیں۔ گچ کی مقدار زیادہ ہونے کی صورت میں چاہیے کہ اس گچ اور سریش کو ہاتھ ڈال کر ملائیں اس طرح جلدی رل مل جائیں گے۔ اگر گرمیوں کے دن ہوں تو گرم کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر سردیوں کے دن ہوں تو ہمیں یہ گچ انگاروں پر گرم کرنا پڑے گا اور جتنی دیر ہم ساختوں پر گچ کو لیپ کرتے رہیں گے۔ انگاروں پر ہی رکھنا پڑتا ہے۔ کیونکہ سرد موسم میں سریش جم جاتا ہے اور زیادہ گرمی سے گاڑھا ہوتا ہے اس لیے پتلا کرنے کے لیے اس میں تھوڑا سا پانی اور ڈالیں۔ جب کہ گتے کی چیزوں پر گاڑھا گچ لیپ نہیں کرتے۔ کیوں کہ گتے کی چیزوں پر گڑھے یا شکنیں نہیں ہوتیں جس طرح بورے کے ساختے میں اکثر ہوا کرتی ہیں۔ اور اسی لیے بورے کے ساختہ پر لپائی کا دانے والا اور گاڑھا لیپ چڑھانا پڑتا ہے۔ گتے کے ساختوں پر اس قسم کے پتلے گچ کی لپائی کا نام نقاشوں کی اصطلاح میں "دوغہ" ہے۔

پچھلے سبق میں ہم نے گچ پیسنے کے واسطے گدھے کے ایال کی کوچی بنائی ہے اس کو پہلے پانی میں بھگو دیں گے جب پولا پورا گیلا ہو جائے گا تو گچ میں ڈال دینگے۔

Marfat.com

اور اس کے پوٹے پر بار بار گچ اٹھا کر ساختے پر پہلے اندر کی طرف لیپ کریں گے۔ جب اندر کی لیپ خشک ہو جائے گی تو ان کے پیندے اور ڈھکنے بند کریں گے۔ اور بند ڈبوں کو ہی باہر کی طرف پہلے کی طرح پوٹے پر بار بار گچ اٹھا اٹھا کر لیپ کریں گے۔ جب ڈبوں کی گچ لپائی ختم ہو گی تو خشک ہونے کے لیے رکھ دیں گے۔ جب گچ پچھتر فی صدی خشک ہوگا تو ڈھکنے کو کھول دیں گے۔ اور چند لمحوں کے بعد پھر بند کر دیں گے۔ جب سو فی صدی خشک ہوں گے تو دوسری گھسائی کا عمل شروع ہوگا۔

Marfat.com

حریرہ

حریرہ دراصل ایک قسم کے ہلکے اور پتلے ریشم کا نام ہے۔ لیکن یہ اسی طرح کا باریک کاغذ ہے جس کو نقاش اپنی اصطلاح میں حریرہ کہتے ہیں۔ انگریزی میں اس کاغذ کو ٹشو پیپر (TISSUE PAPER) کہتے ہیں۔ اس حریرے کے بہت سے رنگ ہوتے ہیں لیکن پیپر میشی کی چیزوں پر سفید رنگ کا حریرہ ہی چپکایا جاتا ہے۔ ہمارے استعمال کا حریرہ چپٹا اور ہلکا ہونے کے علاوہ مایہ دار ہونا چاہیے۔ اس قسم کے حریرے کی سطح ایک طرف چمکیلی اور ایک طرف کھردری ہوتی ہے۔

گھسے ہوئے ساختے پر کیوں یہ حریرہ چپکایا جاتا ہے؟ اس لیے کہ ساختے پر گچ کی لپائی کی جاتی ہے۔ جب کہ یہ بتایا گیا ہے کہ گچ دراصل چونا ہے جس کے کھاری مادّے خارج کیے جاتے ہیں اور وہ صرف مٹی جیسا رہ جاتا ہے۔ اگر کچھ کھاری مادہ رہ گیا ہو تو وہ دیواروں یا فرشوں پر کھنگل کرنے سے خارج ہو جاتا ہے۔ کئی ملکوں میں چونے سے سائنٹفک طریقوں سے کھاری مادّے خارج کر کے گچ بناتے ہیں۔ کسی بھی طریقہ سے یہ کھاری مادّے خارج کیئے جائیں پھر بھی اس میں کھاری مادے کا کچھ نہ کچھ لگاؤ ہوتا ہے۔ یہ لگاؤ ساختہ پر گچ کو گھسنے پر ختم ہوتا ہے اور گچ کی لیپ میں شگاف سے پیدا ہو جاتے ہیں بعض اوقات، گچ میں کھاری مادہ زیادہ ہونے کی وجہ سے ساختے میں بھی شگاف پڑ جاتے ہیں۔ یہی شگاف ہو جانے کے پیش نظر گچ لیپ کی گھسائی کی ہوئی چیز پر حریرہ چپکایا جاتا ہے۔ دوسری وجہ حریرہ چپکانے کی یہ ہے کہ ساختے کو سانچے سے علیحدہ کرنے کے بعد سریش سے جوڑا جاتا ہے۔ یہ سریش خشک ہونے کے بعد کڑا ہو جاتا ہے جو بعد میں جھریوں کی صورت میں نمودار ہونے کے علاوہ شگافوں

Marfat.com

میں بھی تبدیل ہوتا ہے۔ اس لیے حفظ ما تقدم کے طور پر حریرہ چپکایا جاتا ہے جس سے ایسی جھریاں رنگ شدہ سطح پر نہیں آتی ہیں۔

حریرے کو پانی جیسے سریش سے (جس کو مایہ کہتے ہیں) گھسی ہوئی سطح پر چپکاتے ہیں۔ اس کے چپکانے کا طریقہ یہ ہے:۔ حریرے کو چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں کاٹتے ہیں جیسی کہ چیز کی سطح چھوٹی بڑی ہو۔ اگر چیز کی اونچائی کم ہے۔ تو اسی لمبائی کے مطابق کاٹنے چاہئیں۔ زیادہ اونچائی کی صورت میں دو یا تین حصے چپکانے چاہئیں۔ اسی طرح چیز کے لپیٹ والی لمبائی کے لیے مناسبت کے ساتھ دو یا تین انچ چوڑے ٹکڑے چپکانے کے لیے کاٹنے چاہئیں۔ چیز کی سطح کو سریش مایہ کی ایک لپائی کرنی چاہیے۔ یہ لپائی کپڑے کے چھوٹے ٹکڑے سے ہوگی۔ جس کو اصطلاح میں مایہ دھجی کہتے ہیں۔ جب پہلی مایہ لپائی ختم ہوگی تو سطح کے کسی بھی حصے سے شروع کرکے حریرہ کو چپکانا شروع کریں۔ حریرہ چپکانے کے پہلے ہر ٹکڑے کے برابر سطح کو مایہ سے گیلا کرنا چاہیے۔ اور ساتھ ہی حریرہ کے ہر ٹکڑے کو بالکل ہموار صورت میں پھیلا کر چپکانا چاہیے۔ کیوں کہ اس میں شکن آنے سے سطح پھر کھردری بن جاتی ہے۔ ایک ٹکڑے کے بعد دوسرا، تیسرا ٹکڑا بتدریج چپکاتے ہوئے سطح کو مکمل کرنا چاہیے۔ اس بات کا خیال رکھا جائے کہ حریرے ٹکڑوں کے کنارے ایک دوسرے پر نہ چپک جائیں اس طرح دوہری تہہ جم کر سطح پر لکیروں جیسے بل آجاتے ہیں جو بعد میں مشکل سے ہی اٹھتے ہیں۔ پھر بھی سطح کھردری رہ جاتی ہے۔ لہذا احتیاط برتنی چاہیے۔ اگر کسی جگہ کنارے ایک دوسرے پر جم گئے ہوں۔ جہاں بے احتیاطی کے باعث شکنیں یا بل پڑے ہوں۔ تو اسے ریگ مال سے صاف کرنے چاہئیں۔ عام طور پر ایسے بل یا شکنیں گول سطح والے پاؤڈر کے ڈبوں، لیمپ سٹینڈوں یا شمع دانوں پر جم جاتے ہیں۔ ریگ مال سے صاف ہونے کی صورت میں ایسی سطح پر کسکٹ کی گھسائی کرنی پڑتی ہے۔ لیکن یہ گچ والی سطحوں جیسی گھسائی نہیں ہونی چاہیے۔ بلکہ ہلکی گھسائی بالکل احتیاط کے ساتھ کرنی چاہیے کیوں کہ حریرہ بالکل کمزور

Marfat.com

ہوتا ہے۔ جو معمولی رگڑ سے اکھڑ جاتا ہے۔ چیزوں کی اندرونی سطحوں پر حریرہ نہیں چپکایا جاتا۔ لیکن جب گچ کی خرابی کی وجہ سے ایسی سطح پر شگاف یا شکن نظر آتی ہوں تو ایسی سطحوں پر بھی حریرہ چپکایا جاتا ہے۔ چیز کی نچلی تلہٹی پر بھی حریرہ نہیں چپکایا جاتا ہے۔ بلکہ اسی طرح جیسے اندرونی سطح پر چپکانا پڑتا ہے۔ جب یہ حریرے کی سطح بلوں اور شکنوں سے صاف ہو جائے تو زمین رنگ کی لپائی کے لیے تیار ہوتی ہے۔

Marfat.com

رنگ

رنگوں سے انسان کو قدرتی طور پر دل چسپی ہوتی ہے۔ کیوں کہ رنگوں سے ہی قدرت کے کرشموں کا اظہار دل چسپ ہونے کے علاوہ پر کشش ہوتا ہے۔ جب نقاش انہی قدرتی اثمار و اشجار کی نقل کرتا ہے، تو ضروری ہے کہ ان میں وہی رنگ آمیزی کی جائے جو قدرت نے ان کو بخشی ہوتی ہے۔ چنانچہ ابھی تک تین قسم کے رنگ تین ذرائع سے حاصل کیے جاتے ہیں۔ ان میں سے رنگوں کی پہلی قسم جو پگ منٹ کلر (PIGAMENT COLOUR) جماداتی رنگ کہلاتے ہیں۔ قدرتی معدنوں سے حاصل ہونے کے علاوہ مختلف دھاتوں مثلاً سیسہ، جست، تانبا، قلعی، چاندی اور سونے وغیرہ سے کشتے بنا کر تیار کیے جاتے ہیں۔ جب کہ قدرتی معدنوں سے بھی کشتہ شدہ (OXIDISED) ہی ملتے ہیں۔ ان میں سے کچھ رنگ مٹی جیسے ہوتے ہیں جو زمین کی اوپری تہوں سے ہی حاصل ہوتے ہیں۔ اور کچھ زمین کے اندر متذکرہ دھاتوں کی کانوں سے ملتے ہیں۔ چنانچہ جب ان کے انگریزی نام گنوائے جاتے ہیں۔ تو پتہ چلتا ہے ...... کہ یہ کن دھاتوں سے تعلق رکھتے ہیں ان دھاتوں میں سے اکثر سیسہ (LEAD) جیسے دھات سے منسوب ہیں۔ جیسے وہائٹ لیڈ، بلیک لیڈ، ریڈ لیڈ، بلیو لیڈ۔ اسی طرح مٹی والے رنگوں کا بھی ایک گروپ ہے جو اوکرس (OCHURS) نام سے منسوب ہے۔ جیسے بلیک اوکر، یلو اوکر، گولڈن اوکر، ریڈ اوکر، رومن اوکر، کروم اوکر، بلیک اوکر۔ جب کہ اوکر سے مٹی مراد ہے۔ اسی طرح کچھ رنگ عنبر نام سے منسوب ہیں۔ جیسے را عنبر، برنٹ عنبر وغیرہ۔ جب کہ عنبر (UMBER) سے بھی مٹی ہی مراد ہے۔ ایسے رنگ تمام کے تمام سلطوں

Marfat.com

کی بیائی یا چھپکی رنگ آمیزی کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں ان تمام رنگوں کی بہت ساری جھلکیاں ملتی ہیں۔ ان کے مقابلہ میں رنگوں کی دوسری قسم نباتاتی ...... (VEGETABLE) اثمار و اشجار سے حاصل کی جاتی ہے۔ ایسے رنگ لیکس (LACKS) نام سے منسوب ہیں جیسے کرمزن لیک، یلو لیک، ریڈ لیک، میڈر لیک، اسکارلٹ لیک، پرپل لیک، بلیو لیک وغیرہ۔ رنگوں کے یہ دوسرے گروپ پیپر میشی نقاشی میں رنگ آمیز شدہ منقشی پر پرداز وغیرہ کو انجام دینے میں کام آتے ہیں۔ اس کے علاوہ نقاش دو رنگ۔ سیاہ اور قرمزی خود تیار کرتے ہیں (جن کی تیاری کا تذکرہ آگے آئے گا) رنگوں کی تیسری قسم وہ ہے جو سنتھیٹک طریقے پر تیار کی جاتی ہے۔ خاص طور پر یہ اونی اور سوتی کپڑوں کی رنگائی میں استعمال کیے جاتے ہیں۔ ایسے رنگ اگرچہ پیپر میشی میں استعمال نہیں ہونے چاہئیں۔ لیکن سستے قسم کی بھدو نقاشی تیار کرنے والے منقشی کو پرداز کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ جو چند گھنٹوں دھوپ کھا کر ہی غائب ہو کر منقشی کو روپ ریکھاؤں سے خالی چھوڑتے ہیں جس سے چیزوں کی منقشی پھیکی بلکہ بالکل بگڑی اور داغ دھبوں والی بنتی ہے۔ ایسے رنگوں میں سے یہ نقاش، سرخ، نیلا، اور دونوں کو ملا کر منقشی رنگ استعمال کرتے ہیں۔ اس طرح ظاہر ہے کہ جو لوگ روایتی اور پائیدار نقاشی کرتے ہیں وہ صرف، اول الذکر دو قسم کے رنگ یعنی (پگمنٹس) جمادی اور نباتاتی، جن کو وجی ٹیبل (VEGITABLE) کلرس کہتے ہیں۔

چونکہ جماداتی رنگ کثیف (OPAQUE) مانے جاتے ہیں کیوں کہ جب ان رنگوں کو کسی بھی نرمات۔ والی سطح (مٹی، پلاسٹر، لکڑی وغیرہ) پر جماتے ہیں تو اپنی تہہ سے سطح کی اصلیت کو چھپا کر خود نمایاں ہوتے ہیں۔ اس کے مقابلے میں نباتاتی یا کیمیائی (DYE COLORS) رنگائی کے رنگ نہ کوئی تہہ بنا سکتے ہیں نہ سطح کی اصلیت کو چھپاتے ہیں۔ اس لیے ان کو لطیف، اوپیک کلرس OPAQUE - (COLOURS) رنگ کہا جاتا ہے۔ جب کہ دونوں اپنی نوعیت کے مطابق استعمال کے لیے نہایت ہی اہم ہیں۔

Marfat.com

جماداتی رنگ روشنی اور تاریکی کے لحاظ سے دو حصوں میں تقسیم ہوتے ہیں۔
جب کہ روشن ترین رنگ سفید مانا جاتا ہے۔ اس کے بعد زرد رنگ دوسرے درجہ پر آتا ہے۔ اسی طرح تاریک ترین سیاہ مانا جاتا ہے۔ اور نیلا دوسرے درجہ پر تاریک سمجھا جاتا ہے۔ طبعی طور پر ان رنگوں کو گرم اور سرد گروپوں میں بانٹا گیا ہے۔ اس طرح گرم گروپ میں پہلا نمبر سرخ مانا جاتا ہے اور دوسرے نمبر پر زرد رنگ آتا ہے۔ جب کہ تیسرے نمبر پر (ان دو سرخ اور زرد رنگوں کی ملاوٹ سے تیار ہونے والا) نارنجی رنگ مانا گیا ہے۔ اسی طرح سرد ترین رنگ سیاہ اور نیلا مانا جاتا ہے۔

جب کہ ایسے (سرد اور گرم تاثرات کے پیش نظر) رنگوں سے علاج معالجہ بھی کیا جاتا ہے۔ جیسے گرم مزاج والے یا جنونی آدمی کو سرخ رنگ والے کمرے میں نہیں رکھنا چاہیے۔ اس کے مقابلہ میں اندھے اور جنونی کو سیاہ رنگ شدہ کمرے میں علاج کے طور پر رکھتے ہیں۔

تاثرات کے لحاظ سے بھی رنگوں کو بانٹا گیا ہے۔ جب کہ سفید رنگ امن و سلامتی کی نشانی سمجھا جاتا ہے۔ سرخ رنگ انقلاب، جنگ اور ہنگامی حالات میں استعمال ہوتا ہے۔ سبز رنگ خوش حالی کے لیے اور سیاہ رنگ غم و ماتم کے اظہار کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

اس کے علاوہ جماداتی رنگوں کو خصوصی طور پر سفوف کی صورت میں کئی دواؤں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جب کہ سفید، جو سفیدہ کاشغری کہلاتا ہے، پھوڑے پھنسیوں کے لیے پلیٹیس بنانے میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اسی طرح سیندور جس کو ریڈ لیڈ کہتے ہیں۔ جب کہ سیاہ رنگ کے طور پر استعمال ہونے والا بلیک لیڈ کو سرمہ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن علاج معالجے میں دواؤں کے طور پر استعمال ہونے کے مقابلہ میں ایسے جماداتی رنگوں میں کتنے ہی زہریلے اثرات ہیں جو معمولی طور پر ملاوٹ ہونے سے مہلک ثابت ہوتے ہیں۔ جب کہ بیرونی ممالک میں ایسے رنگ بیچنے والوں اور استعمال کرنے والوں کے لیے قانونی پابندیاں ہیں تاکہ وہ متعلقہ لوگوں کو ایسے رنگوں کے زہریلے اثرات سے آگاہ کرنے کے علاوہ احتیاط برتنے کی ہدایات کیا کریں۔ رنگوں کے ان فوائد اور نقصانات سے ہر انسان واقف ہیں۔ زرد رنگ (زرنکا جو سنکھیا کی ایک قسم ہے)

Marfat.com

کو بال اتارنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ اسی طرح سبز رنگ (جو انگریزی میں سبزہ کہلاتا ہے) کو چوہا مارنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ لیکن نئے نقاش خصوصاً چھوٹے نو آموز ان نقصانات سے بے خبر ہونے کے باعث ان کے مہلک اثرات کا شکار ہوتے ہیں (اس کی مثال میں بذات خود ہوں جب کہ میں بچپن میں رنگوں کو استعمال کرنے کے لیے پسائی اور پلاؤٹ کے علاوہ چیزوں پر لپائی وغیرہ کرنے پر مامور تھا۔ ان کے چھوت سے بچنے کے سلسلے میں لاپروائی کے باعث اندر ہی اندر جوڑوں کے درد میں مبتلا ہو گیا جو کافی دیر بعد نمودار ہوا اور بہت علاج و معالجے کے بعد ایک ڈاکٹر نے ایسے رنگوں کے اثرات کا سبب بتایا جب کہ مجھے اس زمانے میں ان رنگوں کی چھوت چھات سے احتیاط برتنے کے لیے ہدایت کرنے کی زحمت کسی نے بھی گوارہ نہیں کی تھی۔

بہر صورت دنیا کی ہر چیز رحمت بھی ہے اور شامت بھی۔ اس لیے نقصانات (خصوصاً صحت پر اثر انداز ہونے والے) سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ ایسے رنگوں کو ہاتھوں سے تیار کرنے کے بعد ہاتھوں کو اچھی طرح سے دھونا چاہیے۔ منھ کے ذریعہ گرد یا رقیق صورت میں معدہ میں نہیں جانا چاہیے۔ جب کہ بعض نقاش رنگ بھرے برش کو زبان سے تر کرتے ہیں جو بہت ہی خطرناک بات ہے۔

رنگوں کی افادیت اور نقصانات کو یاد رکھنے کے علاوہ ضروری ہے کہ ان رنگوں کی خصوصیات، رجحانات اور تاثرات کو بھی ذہن میں رکھیں جبکہ نقاشی کی اشیا، خریدنے والے حساس ہونے کے ساتھ ساتھ بہت ہی سنجیدہ ہوتے ہیں اور انہی رجحانات اور تاثرات کے پیش نظر رکھ کر اپنی پسند و ناپسند کا فیصلہ کرتے ہیں۔ جس سے چیزوں کی فروخت پر کافی اثر پڑتا ہے۔ اس لیے چیزوں کی تیاری کے وقت مختلف الخیال و مذاق رکھنے والوں کے مطابق زمین رنگ کے علاوہ نقش پر رنگ آمیزی کا خاص خیال رکھنا چاہیے۔ رنگوں کے رجحانات اور تاثرات ان باتوں کو نظر میں رکھ کر بیان کیے گئے ہیں:

بے حد خوش فہم اور دور اندیش لوگ گہرا سرخ رنگ پسند کرتے ہیں۔ محبت اور خدمت شعار لوگ گلابی رنگ پسند کرتے ہیں۔ دانشور اور سنجیدہ مند نیلا رنگ پسند کرتے ہیں۔ تمکین مزاج ہلکا زرد پسند کرتے ہیں۔ خود پسند لوگ نارنجی رنگ

Marfat.com

پسند کرتے ہیں۔ متانت پسند اور پُرجذبات والے لوگ سفید رنگ کو پسند کرتے ہیں۔ روحانیت پسند لوگ نیلا رنگ پسند کرتے ہیں۔ قوت فیصلہ رکھنے والے گہرا نیلا، روایت پسند خاکی رنگ، خوش مزاج اور پُرامید لوگ سبز رنگ، ہمدردانہ جذبات رکھنے والے لوگ زمردی رنگ، بندگی اور عبادت گزار بنفشی رنگ پسند کرتے ہیں۔ رنگوں کے حالات وکیفیات سے واقف ہونے کے بعد ضرورت اس بات کی ہے کہ اسکا استفادہ کریں۔ تاکہ ہماری صحت کا تحفظ ہونے کے علاوہ ہمارے کاروبار میں بھی ترقی کا باعث بنے۔

جمادانی رنگ جو ہماری صنعت کی بنیاد ہیں ہزاروں سال پہلے سال استعمال کیے جاتے تھے جس کا پتہ اجنتا کے غاروں میں ملتا ہے۔ یہ معدنی رنگ مختلف طریقوں سے حاصل کیے جاتے ہیں۔ کشمیر میں پیپر میشی کے لیے ایسے رنگ لداخ اور کشمیر کی پہاڑی کانوں کے علاوہ کاشغر اور سمرقند سے بھی کرتے تھے۔ کشمیر میں خودمختار حکومت کے زمانہ میں یا اس کے بعد بھی یہ رنگ بہتات سے مہیا ہوتے تھے۔ کیونکہ مغل اور کشمیر کی حکومتوں کے آپسی تعلقات خوشگوار تھے۔ اس طرح ایرانی علاقہ میں پیدا ہونے والے رنگ بآسانی پہنچ سکتے تھے آج کل یہ رنگ سفوف کی صورت میں پیکٹوں میں آتا ہے۔ یہ رنگ اکثر ہندوستان میں تیار ہوتے ہیں۔ جہاں کانوں سے حاصل کر کے مشینوں کے ذریعہ صاف کر کے گھوٹتے ہیں اور ایک ایک پونڈ کے وزنی پیکٹوں میں یہاں لاتے ہیں۔ کشمیر کے ہارڈویر دوکاندار ان رنگوں کو منگوا کر فروخت کرتے ہیں۔ اگرچہ یہ رنگ مشینوں میں گھوٹے جاتے ہیں پھر بھی استعمال کے قابل نہیں ہوتے اس لیے ان رنگوں کو ازسرنو سل پر کوٹا جاتا ہے کیونکہ ان رنگوں میں اکثر ایسے دانے موجود ہوتے ہیں جو گھل نہیں سکتے۔ مشین کے باریک کوٹے ہوئے رنگ بازار میں مشکل سے ملتے ہیں اور ان رنگوں کی قیمت بہت زیادہ ہوتی ہے اسلیے چیزوں پر بہت زیادہ لاگت آنے کے باعث نقاش دانے دار (کوٹے ہوئے) رنگوں کو خود اپنے ہاتھوں سے ازسرنو کوٹتے ہیں۔ مختلف رنگوں کی قیمت مختلف ہوتی ہے۔ ان رنگوں میں اصلی اور نقلی بھی ہوتے ہیں۔ نقاشی میں استعمال ہونیوالے کئی رنگوں کے ناموں کے ساتھ لیڈ بھی (LEADS) لکھتے ہیں۔ مثلاً سفید کو

Marfat.com

عام طور پر انگریزی میں وائٹ کہتے ہیں اور لکھتے وقت اس رنگ کو وائٹ لیڈ (WHITE LEAD) لکھتے ہیں۔ لیکن پیپر میشی کی چیزوں پر یہ رنگ سفید استعمال نہیں کیا جاتا۔ کیوں کہ وارنش کرنے کے بعد یہ رنگ سفید کالا ہو جاتا ہے۔ پہلے زمانہ میں اس سفید کی بجائے پتھری سفید استعمال کیا جاتا تھا۔ جس کو فنی اصطلاح میں بس وتری کہتے تھے۔ اصلی وائٹ لیڈ اور ریڈ لیڈ سیندور کو انگاروں پر ڈال کر پرکھا جاتا ہے۔ اگر تانبے کی طرح سرخ ہو تو اصل ہے اگر کالے ہو جائیں تو نقلی ہیں۔ البتہ اندرونی سطحوں یا ابتدائی لپائی کی جائے تو کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ اسی طرح بازار میں ہندوستانی لیمپ بلیک بکتے ہیں۔ لیکن وہ پانی کے ساتھ مشکل سے حل ہوتا ہے (اس لیے اصلی رنگوں کو استعمال کرنا چاہیے) سیاہ رنگ دو قسموں کا ہوتا ہے۔ ایک وہ جو پیپر میشی کا چیزوں کی سطح پر زمین رنگ کی صورت میں لیپا جاتا ہے۔ یہ سیاہ رنگ گائے کے خشک گوبر کو جلا کر کوئلوں کی صورت میں سل پر بٹے سے کوٹتے ہیں۔ جب باریک ہوتا ہے تو استعمال کرتے ہیں۔ سیاہ رنگ کی دوسری قسم: دیا جلا کر اس کے شعلہ کے اوپر مٹی کی بنی ہوئی رکابی رکھتے ہیں۔ اس طرح اس دیے کا دھواں رکابی پر جمع ہوتا ہے۔ کچھ مدت کے بعد اس رکابی سے یہ کاجل اٹھا کر استعمال کرتے ہیں۔ اس دیے میں السی یا سرسوں کا تیل جلاتے ہیں۔ اس طریقہ سے بنا ہوا سیاہ رنگ فنی اصطلاح میں دودہ سیاہی" کہلاتا ہے۔ ایسی سیاہی نقاشی میں پھولوں کی برگ کشائی اور تصویروں کی چہرہ کشائی وغیرہ کے استعمال میں لائی جاتی ہے۔ خاص کر جب طلا یا نقرہ والی طرح ہو۔

تمام رنگوں کو پتھر کی سل پر بٹے سے کوٹتے ہیں چاہے یہ رنگ پتھر کے ہوں۔ یا معدنی مٹی کے ہوں۔ پتھریلے رنگوں کو پہلے سل پر بٹے کی نوک سے آہستہ جو کوب کرتے ہیں۔ اور بعد میں آہستہ آہستہ کوٹتے ہیں جب بہت باریک ہو جاتا ہے تو شہادت کی انگلی سے پختہ مٹی کے چھوٹے برتن میں اٹھا کر خشک کرکے استعمال کرتے ہیں۔ اسی طرح معدنی رنگوں کو آہستہ آہستہ کم کم پانی ملا کر کوٹ کر مٹی کے پیالے میں اٹھاتے ہیں۔ ان رنگوں کو چپٹی سل پر بٹے سے گول چکروں میں

Marfat.com

پھر پھر کر گھوٹتے ہیں۔ رنگ گھوٹنے والا ہر وقت سل پر بٹا سے رنگ کو اِدھر اُدھر گراتا ہے اور ساتھ ساتھ تھوڑا تھوڑا پانی بھی ملاتا ہے۔ کیوں کہ گاڑھا رنگ گھوٹنے سے باریک نہیں بنتا۔ اس لیے رنگ کو گھوٹتے وقت نہ زیادہ گاڑھا رکھنا چاہیے اور نہ زیادہ پتلا۔ کیوں کہ زیادہ پانی ملانے سے سل پر سے رنگ بہہ جاتا ہے۔ اس لیے پانی اتنا ہی ملانا چاہیے جتنا سل پر رسنے کی بجائے آسانی سے گھوٹا جاسکے۔ اس طرح رنگ کے موٹے موٹے دانے پتلے ہوجاتے ہیں۔ جب گھوٹنے والے کو رنگ سے اطمینان ہوجاتا ہے تو برتن میں اکٹھا کر خشک کرکے استعمال کرتا ہے۔

دنیا میں ہر کسی چیز کا رنگ ایک دوسرے سے مختلف ہے۔ اس طرح ہزاروں کیا لاکھوں رنگ نظر آتے ہیں۔ یہ سارے رنگ ایک دوسرے رنگ کی آپسی ملاوٹ سے بن جاتے ہیں۔ یوں تو صرف تین رنگوں کو قدرتی اور بغیر ملاوٹ کے ثابت کیا گیا ہے جو سرخ۔ زرد۔ اور نیلے ناموں سے گنے جاتے ہیں۔ سائنس کے تجربوں نے انہیں تین رنگوں کو ابتدائی قرار دیا ہے۔ لیکن فن نقاشی میں اور دو ایسے رنگ ہیں جن کو نقاش بغیر ملاوٹ کے تصور کرتے ہیں۔ یہ رنگ سفید اور سیاہ تصور کیے جاتے ہیں۔ اس طرح فن نقاشی کے لحاظ سے ابتدائی یا بغیر ملاوٹ کے پانچ رنگ ہیں۔

یہ ٹھیک ہے کہ سورج کی روشنی سے سرخ۔ زرد۔ نیلا۔ اور ان تین رنگوں کی آپسی ملاوٹ سے مزید تین رنگ سبز، ارغوانی، نارنجی ظاہر ہوتے ہیں۔ سرخ، زرد، نیلا۔ تینوں ابتدائی تسلیم کیے گئے ہیں۔ سفید اور سیاہ رنگ اگرچہ غیر تسلیم شدہ ہیں۔ لیکن جس وقت ہم قدرتی روشنی دیکھتے ہیں تو اس کا رنگ سفید معلوم ہوتا ہے۔ اسی طرح جب ہم اندھیرا دیکھتے ہیں تو اس کا رنگ سیاہ ہے۔ اگر یہ قدرتی رنگ نہیں ہیں تو یہ دونوں روشنی اور اندھیرا ہم کیسے ظاہر کریں گے۔ جس وقت ہم لپائی کے لیے یہ دونوں سفید سیاہ رنگ بغیر ملاوٹ کے استعمال کرتے ہیں تو اپنی اصلی حالت پر اپنے ہی ناموں سے جتلائے جاتے ہیں۔ لیکن جب ان میں کسی دوسرے رنگ کی آمیزش ہوتی ہے تو دوسری جھلکوں میں

Marfat.com

دکھائی دیتے ہیں۔ اسی طرح یہ دونوں رنگ بغیر ملاوٹ کے ابتدائی رنگوں میں شمار کیے جاسکتے ہیں اور ان کی تعداد پانچ بن جاتی ہے۔ ان رنگوں کو ایک دوسرے کے ساتھ ملاتے ہیں دوسرے درجے کے رنگ کہلاتے ہیں۔ اور ان کی تعداد دس بن جاتی ہے۔

ابتدائی درجے کے رنگ

(۱) قرمزی + سرخ = کرمزن لیک ریڈ
(۲) نیلا آسمانی = پرشین بلیو
(۳) صاف زرد = لیمن یلو
(۴) سفید = وہائٹ
(۵) سیاہ = بلیک

دوسرے درجے کے رنگ

(۱) سرخ + زرد = نارنجی
(۲) سرخ + نیلا = ارغوانی
(۳) زرد + نیلا = سبز
(۴) زرد + سفید = کپاسی
(۵) سرخ + سفید = گلابی
(۶) بلیو + سفید = ملائی۔ شربتی۔ کبودی
(۷) سیاہ + سفید = سلیٹی
(۸) سیاہ۔ سرخ = بھورا
(۹) سیاہ + زرد = پستئی
(۱۰) سیاہ + نیلا = مشکی

اسی طرح تیسرے درجے کے رنگ تین یا چار رنگوں کی آپسی ملاوٹ

Marfat.com

سے بنتے ہیں :

(۱) ارغوانی اور سبز ملانے سے زیتونی رنگ بنتا ہے۔

(۲) سبز اور نارنجی ملانے سے ترنجی رنگ بنتا ہے۔

(۳) نارنجی اور ارغوانی ملانے سے گندمی رنگ بنتا ہے۔

(۴) گلابی اور زرد ملانے سے پیازی رنگ بنتا ہے۔

(۵) گلابی اور نیلا ملانے سے بنفشی رنگ بنتا ہے۔

(۶) سبز اور سیاہ ملانے سے اردی سبز رنگ بنتا ہے۔

رنگوں کی تیاری

جب کہ مفرد رنگوں کو ایک دوسرے کے ساتھ ملانے سے نامزد کیے گئے رنگوں کے علاوہ اور رنگ بھی بن جاتے ہیں۔ جن کو رنگوں کی خاص جھلکوں کے بنا پر تیار کیا جاتا ہے۔

ان رنگوں میں کوئی ایسی طاقت نہیں جس سے کاغذ، دیوار، لکڑی یا پیپر میشی کی کسی چیز پر لیپنے سے خود بخود مضبوط بن جائیں۔ اس لیے مضبوط بنانے کی خاطر ان رنگوں کے ساتھ سریش ملایا جاتا ہے۔ ہر رنگ کے ایک پونڈ میں دو چھٹانک سریش پانی میں حل کر کے ملاتے ہیں۔ اس طرح یہ رنگ لکڑی یا بورے کے ساختوں پر استعمال کرنے کے قابل بن جاتا ہے۔ سریش کے بغیر کوئی رنگ کسی چیز پر لیپ کر گرد کی صورت میں اٹھ جاتا ہے۔ اگر کسی وقت تک چیز پر قرار کرے تو کسی قسم کی شیڈنگ یا خاکہ کشی کرنی مشکل ہو جاتی ہے۔ جب کہ بازار سے مطلوبہ رنگ خرید کے جائیں تو گھوٹ کر خشک ہونے کے لیے رکھتے چاہئیں۔ کیوں کہ گھوٹ کر گیلے رنگ کو استعمال میں لانے سے جھاگ پیدا ہوتا ہے۔ جو کہ پانی کے ساتھ ساتھ چیز کی سطح پر آ جاتا ہے۔ اس لیے گھوٹ کر خود بخود خشک شدہ رنگوں کو سریش ملا کر صافی کے استعمال سے صاف کرنا چاہیے۔ صافی (باریک ململ) کو رنگ کے پیالہ یا برتن پر ڈھانپ کر سریش ملایا ہوا رنگ گذارنا چاہیے۔ اس طرح رنگ کے موٹے دانے اور سریش کی گندگی صافی میں رہ

Marfat.com

جاتی ہے اور صاف رنگ پیالہ میں آجاتا ہے۔ ہر ایک رنگ کے لیے اپنا ایک ایک پیالہ بڑا یا چھوٹا (جیسا کہ رنگ استعمال کرنا ہو) رکھنا چاہیے خواہ یہ رنگ مفرد ہوں یا مرکب۔

عام طور پر مندرجہ ذیل رنگوں کو چیزوں کی سطح پر لیا جاتا ہے: سفید، سیاہ، لاجورد، شنگرف، کپاسی، کبودی۔ ان رنگوں کو مٹی کے بڑے پیالہ نما برتنوں میں تیار کر کے رکھنا چاہیے۔ کیوں کہ ایک چیز کی سطح پر ایک ہی رنگ چار بار لینا پڑتا ہے تاکہ رنگ روغن کے استعمال سے داغ دھبوں والی سطح ظاہر نہ ہو سکے خصوصاً جب کہ چیز کی سطح کا رنگ سفید یا کپاسی ہو۔ اس طرح یہ رنگ مقدار کے لحاظ سے زیادہ خرچ ہو جاتے ہیں۔ چیزوں کی سطح پر مطلوبہ رنگوں کو تیار کر کے کوچیوں سے لیا جاتا ہے اور ہر رنگ کے لیے الگ ایک کوچی رکھی جاتی ہے تاکہ کوچیوں کے ذریعہ ایک دوسرے رنگ میں ملاوٹ نہ ہو جائے۔ اس طرح رنگوں کی اصلیت بگڑ جاتی ہے۔ رنگوں کو گرد اور کوڑا کرکٹ سے بچانے کے لیے ایک بکس بنانا چاہیے۔ جس میں یہ رنگوں کے پیالے کوچیاں وغیرہ سامان محفوظ رہ سکے۔

چیزوں کی سطح پر مطلوبہ رنگ لینے کے بعد کھول بوٹے وغیرہ انہی رنگوں سے بناتے ہیں جو چھوٹی چھوٹی مٹی کی روغن شدہ پیالیوں میں تیار رکھے جاتے ہیں اور ضرورت کے وقت رنگ کے مطابق پانی ڈال کر (اگر موسم سرد ہو تو آگ پر گرم کر کے اگر موسم خوش گوار ہو تو یونہی) شہادت کی انگلی سے رنگ کو حل کریں۔ رنگ پانی کے ساتھ حل ہو جائے گا۔ پھر برشوں سے مطلوبہ کام پر استعمال کیا جاتا ہے۔ برشوں یا لکڑی کے تنکوں سے پیالوں میں خشک رنگوں کو پانی کے ساتھ حل نہیں کرنا چاہیے۔ اس طرح برش خراب ہو جاتے ہیں اور رنگ بھی اچھی طرح حل نہیں ہو پاتا۔ مرکب رنگوں کو اچھی طرح حل کرنا چاہیے۔ کیوں کہ کئی رنگ ایسے ہیں جو حل کرنے کے بعد یک دم پیالہ یا برتن کی نچلی سطح پر بیٹھ جاتے ہیں اور کئی رنگ حل کرنے کے بعد افقی سطح پر آجاتے ہیں اس لیے دوبارہ حل کرنے کے وقت مرکب رنگوں کو اچھی طرح حل کرنا چاہیے۔ ورنہ ایک وقت تیار رکھے ہوئے رنگوں کو دوبارہ استعمال کرنے پر فرق آجاتا ہے۔ لیکن یہ فرق اچھی طرح سے حل نہ کرنے

Marfat.com

سے ہی آجاتا ہے۔

کاغذ پر کسی ڈیزائن یا منظر کو رنگوں سے سجانے کے لیے ابتداء یہی رنگ استعمال کیے جاتے ہیں۔ لیکن ان رنگوں میں اگر سریش کے بجائے گوند استعمال کیا جائے تو کام اچھی طرح کیا جا سکتا ہے۔ کیوں کہ کاغذ پر کام کرنے میں ابتداءً سطحی رنگ کی پپائی نہیں ہوتی ہوتی۔ یا کام ختم کر کے وارنش نہیں کی جاتی۔ جس کے لیے رنگوں کو مضبوط بنانا ضروری ہے۔ گوند کے استعمال سے دوسرا فائدہ یہ ہے کہ رنگ ہر وقت گیلے رہتے ہیں۔ اور خشک ہونے پر پانی ڈال کر جلدی حل ہو جاتے ہیں۔ اگر سرد موسم ہو پھر بھی رنگوں کو گرم کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بلکہ ضرورت سے پہلے پانی ڈال کر خود بخود حل ہوتے ہیں۔ اس لیے کاغذی کام کے لیے رنگوں میں سریش کے بجائے گوند کا استعمال فائدہ مند ہے۔ ہر بات کا مطلب تجربہ کرنے سے سمجھ میں آتا ہے۔ اس لیے ہم بنائے ہوئے ڈبوں پر پپائی کرنے کی خاطر بازار سے پانچوں ابتدائی رنگ خرید کر سل پر گھوٹ کر مٹی کی رکابیوں میں خشک ہونے کے واسطے رکھیں گے۔ کیوں کہ مٹی کا برتن پانی کو یک دم چوستا ہے۔ رنگ ہونے پر سریش کو گرم کریں گے۔ چھٹانک بھر سفید رنگ کو تقریباً تین تولے سریش (خشک) پانی میں حل شدہ ڈالیں گے۔ سریش اور رنگ کو حل کر کے بڑے پیالہ پر صافی کو اچھی طرح باندھ کر بائیں ہاتھ سے پکڑیں گے اور دائیں ہاتھ سے حل کیا ہوا رنگ صافی کے درمیان سے گزاریں گے۔ جب سارا رنگ صافی سے گزر کر پیالہ میں جمع ہو جائے گا تو صافی کو نچوڑ کر دھو کر محفوظ رکھیں گے۔

اس طرح پانچوں ابتدائی رنگوں کو الگ الگ پیالوں میں تیار کر کے رکھیں گے۔

ایک کوچی سفید رنگ کی پپائی کرنے کے واسطے استعمال کریں گے۔ اس کوچی کا بال خشک ہے۔ لہذا پہلے پانی میں بھگو دیں۔ اور دیکھیں کہ اس میں کوئی دوسرا رنگ موجود تو نہیں جس کی ملاوٹ سے سفید رنگ تبدیل ہو جائے گا۔ کوچی صاف ہے تو سفید رنگ کے پیالے میں ڈال دیں۔ حریرہ چپکائے ہوئے ڈبے کی بیرونی سطح پر ریگ مال پھیر دیں تاکہ حریرہ کی شکنیں وغیرہ صاف ہوں۔ اور ڈھکنے کو بند رکھ کر پہلے گھیرے پر کوچی سے تھوڑا تھوڑا رنگ اٹھا اٹھا کر لیپ دیں۔ گھیرے پر رنگ لیپنے کے وقت ڈبے کو بائیں ہاتھ سے نیچے اور ڈھکنے کی جانب

Marfat.com

پکڑ لیں گے۔ جب گھیرے کی سطح ختم ہو جائے گی تو ڈبے کو ہتھیلی پر رکھ کر ڈھکنے کی سطح پر لیپ دیں گے۔ یہ سطح ختم کر کے خشک ہو جانے کے لیے کسی صاف اور مسطح جگہ پر رکھ دیں گے۔ جب وہ پچھتر فیصد خشک ہو جائے گی تو ڈھکنے کو گھیرے سے علیحدہ کر کے پھر بند کر دیں گے اور مکمل خشک ہونے پر ریگ مال کر کے پہلے کی طرح رنگ لیپ دیں گے۔ اسی طرح بار بار رنگ لیپ کرنے کے بعد اس ڈبے کی سطح بالکل چٹی سفید بن جائے گی کسی جگہ کوئی دھبہ وغیرہ دکھائی نہیں دے گا۔ اگر کہیں دھبہ وغیرہ دکھائی دے تو وہاں پر رنگ کی کونچی پھیر دیں۔ اس طرح یہ ڈبہ رنگ لپائی کر کے مکمل ہوا۔ اور کسی طرح کی خاکہ کشی کرنے کے لیے تیار ہے۔ اسی طرح ہر ایک چیز کی سطح پر اپنے مطلوبہ رنگ کی لپائی کرتے ہیں جس چیز کی اندرونی سطح پر رنگ لپائی کرنی ہوتی ہے۔ ڈھکنے اور گھیرے پر علیحدہ علیحدہ رنگ لیپتے ہیں۔ اگر رنگ گاڑھی دھار کا ہو تو تین بار ہر ایک چیز پر لیپا جاتا ہے۔ اگر پتلی دھار کا ہو تو چار بار لیپنا پڑتا ہے اس لیے رنگ گاڑھا ہی رکھنا چاہیے۔ جس چیز پر گہری منقشی ختم کی جاتی ہے تو اس پر وارنش لیپی جاتی ہے جو ٹین کے ڈبوں میں تیار شدہ بازار میں ہارڈویر دوکانداروں سے حاصل ہوتا ہے۔

اس طرح دروں دیواروں سائن بورڈوں اور لکڑی کے فرنیچری چیزوں پر روغنی رنگوں کی لپائی کی جاتی ہے جو مختلف قسم کے آہنی ہارڈویر دوکانداروں سے ملتے ہیں۔ ان رنگوں کو تیار کرنے والی فیکٹری والوں نے کام کے استعمال میں لانے کی خاطر بالکل تیار کر رکھا ہے۔ ان رنگوں میں وارنش ملا ہوتا ہے۔ صرف ڈبوں کو کھول کر لکڑی کی چھوٹی ڈوئی سے کھرل کی جاتی ہے۔ اس طرح رنگ اور وارنش حل کر کے برش سے مطلوبہ جگہوں یا چیزوں پر لیپا جاتا ہے۔ یہ رنگ سرخ، سفید، بلیو، سیاہ، کھورا، زرد وغیرہ الگ الگ ڈبوں میں تیار ہوتا ہے اور دوکاندار روغنی رنگ معہ رنگ کا نام ظاہر کر کے مہیا کرتا ہے۔ ان رنگوں کو پتلا بنانے کی خاطر تارپین ملایا جاتا ہے۔ ایسے رنگ سیاہ اور کھورے بیئر میٹنی چیزوں کی تلہٹیوں پر کیا جاتا ہے۔

Marfat.com

طرح کی خاکہ کشی

کسی ایک چیز پر جب سطح کے رنگ کی لپائی مکمل ہوتی ہے تو یہ سطح نقاشوں کی اصطلاح میں "زمین" کہلاتی ہے۔ جب کہ اس زمین پر طرح کا خاکہ ڈالنا ابتدائی عمل ہے۔ اسلیے پہلے اس رنگین سطح پر باریک ریگ مال سے صفائی ہوگی۔ اور طرح کی نوعیت کے مطابق شے یا چیز (جس کو نقاش اپنی اصطلاح میں "وسلہ" کہتے ہیں) کی زمین کو اتنے حصوں میں تقسیم کرتے ہیں جتنے حصوں میں طرح کے گل بوٹے ڈالنے ہوں۔ مثال کے طور پر ہمارے سامنے اس وقت وہی ایک ڈبہ ہے جس کو ہم نے پچھلے اسباق میں تیار کیا ہے۔ طرح ڈالنے کی خاطر اس ڈبے کی دو باہری سطحیں نمایاں ہیں۔ ان میں سے ایک سطح گھیرے کی ہے، اور دوسری سطح ڈھکنے کی ہے۔ گھیرے کی سطح پر طرح کا خاکہ ڈالنے کے لیے سطح کا تقسیم کرنا آسان ہے۔ کیوں کہ یہ سطح چوڑائی میں یکساں ہونے کے ساتھ ساتھ گھیرے کی لپیٹ کے مطابق لمبائی میں بھی یکساں ہے۔ اس کے برعکس ڈھکنے کی سطح گول ہے جس پر طرح ڈالنے کی خاطر حصے مخروطی صورت میں عیاں ہوں گے۔ یہ حصے کرنے سے پہلے ہمیں یہ طے کرنا ہے کہ اس ڈبے پر کس قسم کی طرح کا خاکہ ڈالیں گے۔ ایسا کرنے کے لیے طرحوں کی تیاری کے سلسلے میں آخری مشق کے طور پر ایک خاکہ آٹھ بوٹیوں والا تیار کیا ہے۔ جس کے مقابلہ میں ڈبے کے گھیرے کی سطح پر نو ۹ بوٹیوں کا خاکہ ڈالنا ہوگا۔ اس طرح ایک بوٹی دوبار آئے گی کیوں کہ گھیرے کا لپیٹ نو ۹ انچ ہے۔ اور ہماری خاکہ بوٹی کی چوڑائی بھی ایک انچ ہے۔ اس طرح گھیرے کا خاکہ مکمل ہوگا جن میں چار مختلف بوٹیوں کی بیلیں ڈھکنے کے مرکز سے شروع ہوں گی۔ اور گل کاری ڈھکنے کے کنارے کی جانب آئے گی۔ اس طرح ڈبے کا خاکہ مکمل ہوگا۔

Marfat.com

Marfat.com

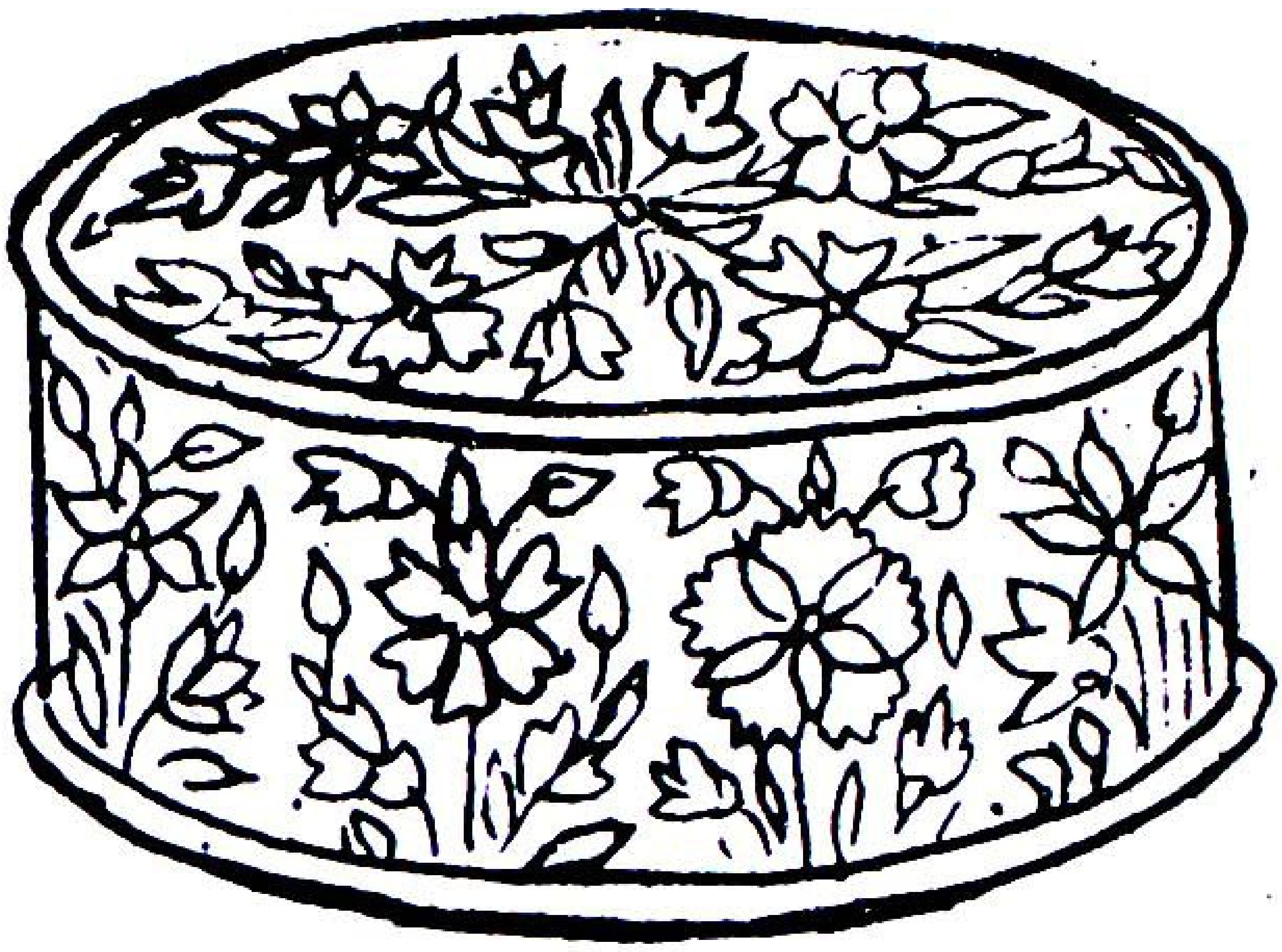

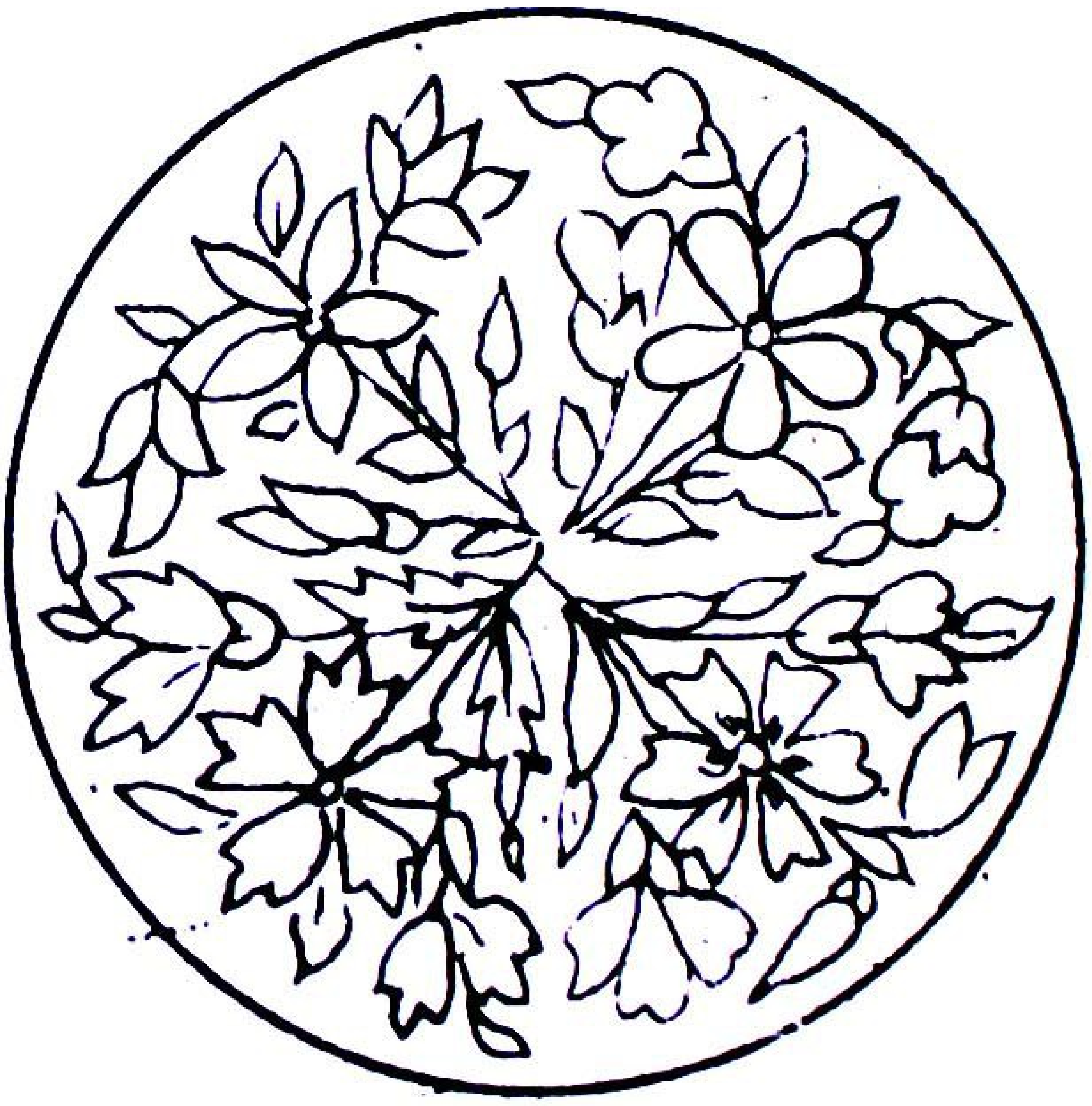

ڈھکنے کے اوپر والی سطح کا خاکہ

Marfat.com

ذخیرہ محمد اقبال مجددی لاہور

رنگ آمیزی

جب کہ چیز (وسلہ) ہر طرح کی خاکہ کشی مکمل کر کے خاکہ کے مطابق رنگ آمیزی کرنی ہوتی ہے تو ایسا کرنے کے لیے دیکھنا ہوتا ہے کہ جتنے بھی پھول بوٹے چیز کی سطح پر آئے ہیں ان کو کتنے رنگوں کے مطابق تقسیم کرنا ہے۔ اس طرح اگر گھیرے پر آٹھ پھول بوٹے آئے ہوں اور ان کو چار رنگوں میں بھرنا مقرر کیا جائے تو رنگوں میں توازن پیدا کرنے کی خاطر پہلی بوٹی میں گلابی دوسری میں سفید تیسری میں بنفشی اور چوتھی میں زرد ہلکا۔ یادانتی بھر کر باقی چار بوٹیوں میں بھی علی الترتیب دہرانا ہوتا ہے اور پتیوں کو معہ بیلوں کے ایک جھلک والے سبز سے رنگ آمیز کیا جاتا ہے۔

اس رنگ آمیزی پر پانی جیسا سریش مایہ اس لیے پھیرا جاتا ہے تاکہ پرداز کرنے میں موقلم آسانی سے پھرنے کے علاوہ روشنی اور سایہ نمایاں ہو۔ یہ سریش مایہ سوکھنے کے بعد متعلقہ منفرد رنگوں سے پرداز (جس کو اصطلاح میں ڈھکھو پر تازہ کہتے ہیں) کیا جاتا ہے۔ یہ پرداز سبھی پھولوں، کلیوں اور پتیوں بیلوں وغیرہ پر اس غرض سے کیا جاتا ہے کہ پھول بوٹے قدرتی پھولوں جیسے متشابہ ہوں۔ جب ہی اس پرداز پھولوں کے پتے علیحدہ علیحدہ نکالنے (جس کو تحریرہ کہتے ہیں) کے علاوہ برگوں میں نزاکت پیدا کرنے والی باریک باریک لکیروں سے کیاں پت، اُٹھاؤ۔ جھکاؤ کے علاوہ روشنی اور سایہ ظاہر کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ آخر میں ان پھول بوٹوں میں ترج (جو پھولوں کے درمیان میں ایک چھوٹے سے دائرے کی صورت میں عام طور پر زرد رنگ کا ہوتا ہے) دکھایا جاتا ہے۔ اس طرح پھول بوٹوں کی تکمیل کے بعد (سطح) زمین کی صفائی ستھرائی کر کے کناروں کے ساتھ ساتھ ایک یا دو متوازی خط لگا کر گل کاری کو محدود کیا جاتا ہے۔ ایسا کرنے کے بعد اس منقش پر روغن (VARNISH) وارنش لیپ کر منقش کو محفوظ بہ آبرسانی (WATER - PROOF) کیا جاتا ہے۔ اگر چیز کی باہری سطحوں کے علاوہ اندرونی سطحیں

Marfat.com

بھی ہوں تو ان پر سفید یا دانتی رنگ کی لپائی کر کے صاف و شفاف بنایا جاتا ہے۔ ایسی سطح کو اسپرٹ وارنش سے محفوظ بہ آب رسانی بنایا جاتا ہے۔ اسی طرح چیز کی تلہٹی پر سیاہ جیسے رنگ کی لپائی کر کے اسپرٹ وارنش لیپی جاتی ہے۔ آخر میں باہر کی منقشی پر پھر ایک بار روغن کی لپائی کی جاتی ہے۔ جس سے چیز کی سطح جھلملا اٹھتی ہے۔ (اس لپائی کو جلاؤ کہتے ہیں) اس طرح یہ شے بازار میں فروخت کے لیے تیار ہو جاتی ہے۔

یہ کتاب مبتدیوں کے لیے بالکل مختصر طور پر پیش کی جا رہی ہے۔ اس حصہ پر مکمل مہارت حاصل کر کے ہی آگے بڑھنا چاہیے۔ اس کے علاوہ آئندہ ہنر سے متعلقہ طرحوں کو اپنی اصل تصویروں میں بنانے کے لیے ذہن کے ساتھ ساتھ آنکھوں اور ہاتھوں کو بھی تیار کرنا ازحد ضروری ہے جس کے لیے صرف تجربات ہی ضامن ہو سکتے ہیں اور یہ تجربات کرنے کے لیے ضروری ہے کہ دیے گئے خاکوں کو سامنے رکھ کر نقلوں کی صورت میں مشقیں کی جائیں تاکہ ایسے خاکے آنکھیں بند کر کے بھی کھینچنے میں کوئی غلطی یا بھول چوک نہ ہونے پائے۔ تب ہی آگے چل کر ایک ماہر کاریگر بن سکیں گے۔

Marfat.com